خطبات محمود

"ملاوی" کے بیانات کا مجموعہ

جلد: ۶

افادات

حضرت مولانا مفتی محمود حافظ جی ابن مولانا سلیمان صاحب بارڈولی دامت برکاتہم
جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک، گجرات، ہند

ناشر
نورانی مکاتب
www.nooranimakatib.com

يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ.

خطبات محمود

جلد:٦

افادات

حضرت مولانا مفتی محمود حافظ جی ابن مولانا سلیمان صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک، گجرات، ہند

ناشر

نورانی مکاتب

www.nooranimakatib.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب	خطبات محمود
جلد	ششم
ازافادات	حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم
ضبط وترتیب وکمپوزنگ	مولوی، مفتی محمد اویس کنجری، فاضل جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل حافظ عمار ابن مولانا اشرف صاحب تاجپوری
اشاعت اول	۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰۱۵ء

ملنے کا پتہ:

ہال سیل کے لئے تجار حضرات ان سے رابطہ کریں

Molana Yusuf Bhana Aasnavi
Simlak, Aasna
Mo. 09824096267
Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

اجمالی فہرست

فہرست

﴿تقریظ﴾

حضرت الاستاذ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب سملکی دامت برکاتہم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین.

دین کی خدمت کے دو عظیم شعبے ہیں: (۱) حفاظتِ دین یعنی دین کی حفاظت کرنا (۲) اشاعتِ دین یعنی دین کو پھیلانا۔

دین کے ان دونوں شعبوں میں کامیاب خدمات انجام دینے کے لئے ''زبان کا استعمال'' ناگزیر ہے، انبیا کی مقدس زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے زبان کا بھرپور استعمال فرمایا، خود خاتم الانبیا والمرسلین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی پوری حیاتِ طیبہ وعظ ونصائح اور بیان وموعظت سے لبریز ہے، نہ صرف یہ کہ نبیٔ کریم ﷺ نے زبان وبیان کو استعمال فرمایا: بلکہ بیان کی تاثیر، دلوں میں اس کے برپا کئے ہوئے انقلاب، اور اس کی عظمتِ شان کا اعتراف واقرار کرکے امت کو اس کی طرف متوجہ بھی فرمایا، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

ان من البیان لسحرا.

بے شک بعض بیان اپنے تئیں جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔

آج کل کچھ لوگ بڑی شد و مد کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ بات سے، بیان سے، کچھ نہیں ہوتا اصل تو عمل ومحنت ہے، ایسے لوگوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست

ہے کہ اسلامی تاریخ اور قرآن وحدیث کے نصوص پر گہری نظر رکھیں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ قرآن تو کہہ رہا ہے:

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین .

وعظ ونصیحت مؤمنوں کو نفع پہنچاتی ہے اور لوگ اس کے علی الرغم کہتے ہیں کہ باتوں سے کچھ نہیں ہوتا، انبیا کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور خصوصاً جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے بیانات نے کیسا انقلاب برپا کیا! حضرت جعفر طیارؓ کی تقریر دلپذیر نے حبشہ میں کیا کارنامہ انجام دیا! امام ابن جوزیؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جیسے سینکڑوں بزرگوں کے مواعظ نے کتنی زندگیوں کے رخ بدلے! طارق بن زیاد سے لے کر امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ تک کی پر جوش تقریروں نے افراد نہیں؛ قوموں اور ملکوں کی کایا پلٹ دی۔

غرض یہ ہے کہ تقریر وبیان اور مواعظ وخطبات کی اپنی ایک اہمیت ہے اور عمل ومحنت کی اپنی ایک افادیت، کسی ایک کی وجہ سے دوسرے کی اہمیت وافادیت سے اعراض یا انکار کرنا ناانصافی ہے، مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ تقریر وخطابت اور زبان وبیان سے معاشرے میں انقلاب پیدا کرنے والے خطبا اور واعظین درحقیقت ''کوہِ صفا کے مقدس واعظ'' (ﷺ) کی مبارک سنت پر عمل کرنے والے ہیں۔

زبان وبیان کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر مدارسِ اسلامیہ میں اس کی مشق وتمرین اور اس کے سیکھنے سکھانے کے لئے باقاعدہ انجمنوں کا قیام عمل میں لایا گیا،

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں بھی عرصہ ہائے دراز سے اس کے لئے انجمن جاری وساری ہے، مختلف زمانوں میں اس کے مختلف نام رہے فی الحال اس کا نام ’’شعبہ تقریر وتحریر‘‘ ہے، بے شک اس شعبہ نے امت کو شعلہ فشاں مقررین اور شیریں بیان واعظین عطا کئے، اس کی خدمات کی اپنی ایک قابلِ رشک تاریخ ہے، جس کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے؛ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ جب بھی مؤرخ جامعہ کی تاریخ پر قلم اٹھائے گا، شعبہ کی خدمات کا ذکرِ خیر ضرور آئے گا، انشاءاللہ!!!

زیرِ نظر کتاب اسی شعبہ کے فیض یافتہ، ہونہار اور ممتاز فاضل، دلنشیں اندازِ خطابت کے مالک، رقت آمیز طرزِ بیان کے ماہر عزیز القدر مفتی محمود بارڈولی سلمہ اللہ تعالی وعافاہ کے ملاوی کی مستورات میں کئے گئے بیانات کا مجموعہ ہیں، اس سے پہلے ان کے بیانات کی پانچ جلدیں شائع ہوکر مقبولِ خاص وعام بن چکی ہیں۔

امید ہے کہ اس چھٹی جلد کو بھی ویسی ہی پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہوگی۔ انشاءاللہ!!!

عزیز موصوف کی خطابت اور شیریں بیانی کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کی تعریف وتعارف کرنے کے مترادف ہے، ان کی خطابت کی سحر آفرینی اور ان کے وعظ کی رقت انگیزی مشہور ومسلم ہے، نہ کتاب کسی تعریف وتعارف کی محتاج اور نہ صاحبِ کتاب۔ تاہم عزیز موصوف کا اصرار تھا کہ اس جلد پر کچھ خامہ فرسائی کروں، ان کی اس خواہش کے پیش نظر یہ چند سطریں گھسیٹ دی گئی ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ کتاب وصاحبِ کتاب دونوں کو قبولیتِ تامہ وعامہ عطا فرمائیں، نافع بنائیں، آفات وبلیات سے حفاظت فرمائیں اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائیں۔ آمین

عبدالرحمٰن سملکی غفرلہ

خادمِ قرآن جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

۲۲/رجب ۱۴۳۶ھ

مطابق ۱۲/مئی ۲۰۱۵ء

یوم سہ شنبہ

پیش خدمت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام علٰى سيدنامحمد خاتم النبيين وعلٰى اٰله وصحبه وعلٰى من تبعهم باحسان الٰى يوم الدين آمين.

امابعد!

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے خطبات کی چھٹی جلد منظر عام پر آرہی ہے، اللہ تعالی اس کو شرف قبولیت سے مالا مال فرماوے، یہ سب خطبات ملاوی میں مستورات کے مجمع کے ہیں، صرف ایک بیان ٹکولی کا ہے۔

اللہ تعالی اپنے بندے، بندیوں کے لئے دینی نفع کا ذریعہ بنائے۔

بندہ کا معمول ہے کہ اپنی کتاب کا ثواب اپنے اکابر میں سے کسی نہ کسی کو ایصال کرتا ہے۔

محض اللہ تعالی کے کرم سے تیار ہونے والی خطبات کی اس چھٹی جلد کا ثواب اپنے استاذ مرحوم مشفقی ومربی، شیخ الحدیث حضرت مولانا اکرام علی صاحب بھاگلپوری ؒ کی روح کو ایصال ثواب کرتا ہوں، اللہ تعالی حضرتؒ کو غریق رحمت فرماوے۔

حضرتؒ کا میرے والد صاحبؒ سے تعلق

چونکہ میرے والد مرحوم بھی دار العلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت شیخ الاسلام

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد، مرید اور عاشق زار تھے اور استاذ مرحوم بھی حضرت مدنیؒ کے شاگرد، مرید اور عاشق زار تھے، اسلئے والد مرحوم سے بہت گہرے تعلقات اور روابط تھے، حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کا بار بار بارڈولی تشریف لانا ہوتا رہتا تھا، دو تین مرتبہ رمضان میں بھی بارڈولی میں قیام فرمایا اور بارڈولی میں مشہور مینارہ والی مسجد میں اصلاحی بیانات فرمایا کرتے تھے۔

حضرتؒ اور ڈاکٹر پنکج صاحب

جب کبھی طبیعت ناساز ہوتی تو فوراً بارڈولی تشریف لے آتے اور ڈاکٹر پنکج صاحب کے پاس پہنچ جاتے، حضرتؒ کو ڈاکٹر صاحب سے اور ڈاکٹر صاحب کو حضرتؒ سے بڑی مدارات اور رواداری کا معاملہ تھا، بلکہ بات کچھ ایسی تھی کہ ڈاکٹر پنکج صاحب کے پاس پہنچ کر حضرتؒ کو بہت ہی سکون ملتا تھا، ان کے سوا کسی کی تشخیص پر توجہ نہیں دیتے تھے، اور اگر کسی مرض میں کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانا ہوا تو اس میں بھی ڈاکٹر پنکج صاحب کا مشورہ ہوتا، حضرتؒ کے وصال کے وقت جب ڈاکٹر صاحب ڈابھیل تعزیت کے لئے تشریف لائے، تو دفتر اہتمام میں ہمارے جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا احمد صاحب بزرگ کے سامنے اور حضرتؒ کے قیام گاہ پر پہنچ کر گھر والوں کے سامنے دھاڑے مار مار کر روئے، ایسا لگتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے سگے باپ کی موت واقع ہوئی ہو، اس سے اندازہ لگاؤ کہ ایک غیر مسلم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ حضرتؒ کا کیسا اخلاق کا برتاؤ ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب پر حضرتؒ کی موت کا اس قدر اثر ہوا۔ حضرت شیخ

الحدیثؒ اوران کے گھر والوں کے لئے ڈاکٹر صاحب کا ہسپتال بالکل فری خدمت کے طور پر ہمیشہ رہا، حالانکہ ڈاکٹر پنکج صاحب ہمارے بارڈولی اور اس کے اطراف میں بڑے ماہر، بڑے مشہور اور کثیر المرجع بثمین الاجرت ڈاکٹر سمجھے جاتے ہیں، اللہ تعالی ڈاکٹر صاحب کو ہدایت کی دولت سے مالا مال فرمائے اور آخرت میں بھی حضرت کی معیت نصیب فرمائے۔

حافظ امتیاز صاحب کی خدمات

ہمارے بارڈولی کے حافظ امتیاز چاند صاحب کو حضرت الاستاذ نے اپنا بیٹا جیسا بنایا تھا، دوا، ہسپتال کی لائن کی تمام خدمات انہیں کی وساطت سے ہوتی تھی، ڈاکٹر پنکج صاحب سے تعلق قائم ہونے میں وہ ہی ذریعہ بنے، اور آج بھی وہ حضرت کے گھر والوں کی برابر خدمت انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی خدمت کو قبول فرماوے۔

بندے کے ساتھ حضرتؒ کا تعلق

بندے کے ساتھ استاذ شاگرد کے تعلق سے آگے بڑھ کر ایک روحانی بیٹے کی طرح کا تعلق تھا، میرے دورۂ حدیث کے سال حضرت الاستاذ کا برطانیہ کا پہلا دورہ اور حج بیت اللہ کا سفر ہونے کی وجہ سے ترمذی شریف کا سبق عارضی طور پر حضرت الاستاذ علامہ ابراہیم پٹنی صاحب مدظلہ العالی کے پاس شروع ہوا، اسلئے ترمذی شریف کی ابتدائی چند احادیث کے بعد مکمل ترمذی شریف اور بخاری شریف جلد اول مکمل پہلی

مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا اکرام علی صاحبؒ سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ماموں جان کا معمول

میرے رشتہ کے ماموں حاجی حسین بنگ صاحبؒ علماء صلحاء سے بڑی محبت رکھتے تھے، جمعہ کو بارڈولی کے طلباء جب گھر سے مدرسہ کو آتے ہوئے ان کو نظر آجائے تو جامعہ کے چند حضرات کے لئے مرغی بھیجنے کا ان کا مسلسل معمول رہا۔

ماموں کا حضرت کو مرغی بھیجنا اور بندے کی دعوت

ایک مرتبہ ماموں صاحب نے میرے ساتھ بھی حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے لئے مرغی بھیجی، مغرب کے وقت جمعہ کو حضرتؒ کی قیام گاہ پر مرغی پہنچا کر کے آیا، اس دور میں ترمذی شریف کا صبح میں پہلا گھنٹہ ہوا کرتا تھا۔

جیسا کہ ہمارے بعض مدارس میں رواج ہے کہ شیخ الحدیث پڑھانے آئے تو لینے جانے اور چھوڑنے جانے کا معمول ہے، بندہ بغیر ضرورت کے عام طور پر اس رسم میں شریک نہیں ہوا، جب سنیچر کو حضرت ترمذی شریف کا درس دے کر کے تشریف لے جا رہے تھے تو جامعہ کے پرنور انوری دورۂ حدیث میں جب میری نشست گاہ کے قریب پہنچے، تو رک کر کے ارشاد فرمایا کہ: بخاری شریف کے گھنٹہ سے پہلے کمرہ میں آ جانا، پھر جب تیسرا گھنٹہ پورا ہونے پر حضرتؒ کے حجرے پر پہنچا تو حضرتؒ نے ارشاد فرمایا کہ: سامنے والے کمرے میں چلے جاؤ اور کھانا کھالو، اس دور میں حضرت بغیر فیملی کے اکیلے رہتے تھے، اسلئے مدرسہ کی طرف سے حضرت کے بازو والا کمرہ حضرتؒ

کے خادم کا ہوا کرتا تھا، اور وہی حضرتؒ کا مطبخ ہوا کرتا تھا، جب میں اس کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ دسترخوان بچھا ہوا تیار ہے، سالن، روٹی، پانی سب رکھا ہوا ہے، اور بہت ہی لذیذ کھانا پکا ہوا تھا، بعد میں پتہ چلا کہ اس دن خود حضرتؒ نے کھانا پکایا تھا اور اس قدر شفقت فرما کر کے اہتمام سے کھانا کھلایا، علمی، روحانی غذاؤں کے ساتھ شفقت کرنے والے ہمارے ان اساتذہ کو اللہ تعالی غریق رحمت فرماوے۔

ایک شعر

بخاری شریف کا درس جب شروع کرتے تو عام طور پر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

بے عشق محمد (ﷺ) کے جو پڑھتا ہے بخاری
آتا ہے بخار، آتی نہیں بخاری

دنیا میں آخری ملاقات

زندگی کی آخری علالت کے موقع پر سورت کے مشہور لوکھات ہسپتال میں، حضرتؒ کی عیادت کی نیت سے حاضری ہوئی تو والد صاحبؒ کی طرف سے سلام پیش کیا اور دعا کی درخواست کی تو حضرت الاستاذؒ آب دیدہ ہو گئے اور بہت ہی تواضع اور انکساری کے ساتھ فرمانے لگے، میں نا کارہ، بہت ہی گنہگار خود ہی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

حضرتؒ کے پڑوس میں

جب جامعہ میں بندے کی تدریس کی ابتداء ہوئی تو اس وقت حضرت کے گھر

والے بھی ڈابھیل آچکے تھے، تو جامعہ میں کھپریل والے قدیم کواٹر میں بندہ کو چند ماہ کے لئے استاذ مرحوم کے پڑوس میں رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

نکاح کے خطبے میں ہمارے علاقہ میں عام طور پر دو حدیث ہی پڑھی جاتی تھی، **النكاح من سنتي، قال فمن رغب عن سنتي فليس مني.**

لیکن حضرت مرحومؒ سے پہلی مرتبہ نکاح کے خطبے میں آیات قرآنیہ کے بعد بخاری شریف کی **يا معشر الشباب** والی پوری حدیث شریف سننے کو ملی، پھر اس کو ہمارے علاقہ میں عام رواج ملا۔

انتقال کے بعد نوارانی چہرہ

سورت ہسپتال سے جنازہ جب جامعہ میں پہنچا، غسل کفن کے بعد، جب جنازہ دارالسنہ میں لاکر رکھا گیا تو چہرے پر عجیب رونق اور نورانیت ظاہر ہوئی اور درس بخاری کے دوران کبھی کبھی کسی بات پر جو مسکراتے تھے،، اور مسکراہٹ کا ایک خاص انداز تھا ویسی ہی مسکراہٹ انتقال کے بعد آپ کے چہرے پر سب کو دیکھنے کو ملی، محترم قاری یعقوب مملا صاحب زید مجدھم (امام وخطیب مسجد غریر دبئ) خود مجھ سے فرمانے لگے کہ دیکھو ہنسی کتنی اچھی ہے۔

نماز جنازہ

صاحب زادگان کی درخواست پر جنازے کی نماز برکت العصر، فقیہ الزماں، محدث وقت، آپ کے تدریس بخاری کے شریک شیخ الحدیث حضرت مفتی احمد صاحب

خانپوری دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔

چونکہ آپ کی مفصل سوانح برادر مکرم مفتی رشید احمد فریدی صاحب نے جمع کی ہے، جو حضرت شیخؒ کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ رشید العلوم چمپانگر ضلع بھاگلپور، بہار کے حال کے مہتمم آپ کے بڑے صاحب زادے حضرت مولانا انعام صاحب نے شائع کی ہے، اسلئے اس قدر مضمون پر اکتفاء کرتا ہوں۔

بندہ اپنی اس خطبات کی چھٹی جلد کا مکمل ثواب حضرت الاستاذؒ کو ایصال کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اللہ تعالی آخرت میں اپنے نیک بندوں کے زمرے میں مجھ گنہگار بندہ کو بھی شامل فرماوے، اللہ تعالی ان خطبات کے فیض کو عام فرمائے، اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔

اور حضرت مولانا سلیم صاحب کمکوتری کی وساطت سے ملاوی کے جو حضرات اس خطبات کی طباعت میں حصہ لے رہے ہیں، اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جامعہ ڈابھیل کے قابل مدرسین مفتی معاذ بمبوی، مولانا عبدالرشید املساڑی اور مولانا عمران گودھروی کا ممنون ہوں، انہوں نے خطبات کی تصحیح کا کام انجام دیا۔

فجزاهم الله تعالى احسن الجزاء فى الدارين .

محمود بارڈولی

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک

۲۰/رجب المرجب ۱۴۳۶ھ

﴿۱﴾

دین کی مجلس کے آداب اور عورتوں کے لئے کچھ ضروری باتیں

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆	ہر ماں باپ اپنی اولاد کو اچھے سے اچھا تحفہ ہدیہ دینا چاہتے ہیں؛ لیکن حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ باپ کا بچے کو عمدہ اخلاق سکھانا، اچھے آداب سکھانا بہترین تحفہ ہے، کیونکہ اچھے اخلاق اور آداب سے بچوں کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتے ہیں۔
☆	ایک مسلمان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ دین کی جو بھی بات سنتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔
☆	نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسماء تم بھی سنو اور جن عورتوں نے تم کو میرے پاس بھیجا ہے، ان سب عورتوں کو بھی بتلا دو کہ: جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے شوہر کو خوش رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو گھر میں بیٹھے بیٹھے ان تمام چیزوں کا ثواب عطا فرما دیں گے۔
☆	شوہر کو خوش رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے خلاف، دین کے خلاف کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔ دین کی، شریعت کی حد میں رہ کر کے ہم اپنے شوہر کو خوش رکھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو گھر بیٹھے بیٹھے ان تمام عبادت کا ثواب عطا فرما دیں گے۔

﴿۱﴾

﴿دین کی مجلس کے آداب اور عورتوں کے لئے کچھ ضروری باتیں﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَشَفِیۡعَنَا وَحَبِیۡبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَاَھۡلِ طَاعَتِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡراً کَثِیۡراً...... اَمَّا بَعۡدُ !

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ٥ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِھِمۡ خَاشِعُوۡنَ. [پارہ:۱۸، سورۃ المؤمن، آیت:۱،۲] صدق اللّٰہ مولانا العظیم.

دین کی نسبت پر جمع ہونا اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان ہوا، کرم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نسبت پر پھر سے ہم کو جمع ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا میرے لئے، آپ کے لیے احسان وکرم ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں بھی برکت عطا فرمائی، میری زندگی میں بھی برکت عطا فرمائی اور پھر سے ایک اور رمضان کے مہینے میں اللہ نے

ملاقات کرائی، پھر یہ ہمارا جمع ہونا، بیٹھنا، میرا کچھ کہنا اور آپ کا سننا؛ یہ سب اللہ تعالیٰ کے دین کے خاطر ہیں، دین سیکھنے اور سکھانے کی نیت سے ہیں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے کہ آج کے زمانے میں لوگ گناہوں کے خاطر جمع ہوتے ہیں اور ایک جگہ جمع ہو کر اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسے نافرمانی اور گناہ والے مجمع سے مجھے اور آپ کو بچایا اور دین کی نسبت پر یہاں ہم کو جمع فرمایا، یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے جمع ہونا یہ بھی انشاء اللہ میرے اور آپ کے لئے ثواب کا ذریعہ ہے۔

دین کی نسبت پر سفر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے

اسی طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے جو اتنے دور دراز کے ملکوں سے سفر کر کے یہاں پر پہنچایا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ آج کے زمانے میں لوگ گناہوں کے لئے سفر کرتے ہیں، برائیوں کے لئے سفر کرتے ہیں، وہ سفر انسان کو جہنم میں لے جانے کا ذریعہ بنتا ہے، اس سفر میں جو دولت خرچ ہوئی؛ پیسہ خرچ ہوا وہ بھی جہنم میں لے جانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی نسبت پر مجھے اور آپ کو چلنے کی اور سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ انشاء اللہ یہ دین کے لئے چلنا اور سفر کرنا بھی ثواب اور نیکی کا ذریعہ بنے گا، آپ اپنے گھروں سے نکل کر کے یہاں تک آئیں، کوئی پیدل چل کر کے آیا، کوئی گاڑی میں سوار ہو کر کے پہنچا، انشاء اللہ دونوں چیز اللہ تعالیٰ کے یہاں ثواب کا اور نیکی کا ذریعہ بنے

گی۔

دین کی مجلس میں باوضوء اور نیک نیت کے ساتھ آنا چاہئے

اس لئے میں آپ سب سے کہتا ہوں کہ روزانہ جب گھر سے نکل کر کے یہاں مجلس میں آؤ تو وضو کے ساتھ آؤ، جو بہن وضو کر کے آئے تو اللہ تعالیٰ خاص طور پر انشاء اللہ اس کو نورانیت اور برکت عطا فرمائیں گے اس لئے کہ یہ دین کی مبارک مجلس ہے اور دین کی مجلس میں ہم وضو کے ساتھ آئیں تو اس کا فائدہ زیادہ ہو جائے گا اور گھر سے نکلتے وقت پر نیت کر لے کہ ہم اللہ کا دین سیکھنے کے لئے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا دین سیکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے، تو آپ کا گھر سے نکلنا، چلنا، گاڑی کا پٹرول جلنا یہ سب چیزوں پر انشاء اللہ ثواب ملے گا۔ جتنی دیر کے لئے آپ یہاں مجلس میں بیٹھیں گے یہ چیزیں بھی آپ کے لئے ثواب کا ذریعہ بنے گی۔

گھر سے باہر نکلتے وقت چند باتیں ذہن میں رہیں

جب آپ دینی مجلس میں آنے کے لئے گھر سے نکلو، تو چند باتوں کا خاص دھیان رکھو:

(۱) اسلامی پردہ برقع کی پابندی کرو۔ سر سے پاؤں تک پورا بدن چھپا کر کے آؤ۔

(۲) خوشبو لگا کر نہ آؤ۔

(۳) آواز نکلتی ہو، بجتا ہو، ایسا زیور پہن کر نہ آؤ۔

(۴) راستے کے کنارے چلو۔

(۵) مردوں کی بھیڑ میں داخل مت ہوؤ۔

(۶) مردوں سے دور ہٹ کر چلو۔

(۷) ایک محلے سے دوسرے محلے میں آنے جانے کا معاملہ ہے، پھر بھی محرم کے ساتھ آنے جانے کی کوشش کرو، کوئی محرم مرد پہنچانے آوے اور مجلس کے بعد کوئی محرم لینے آجاوے تو بڑی اچھی بات ہوگی۔

ایسے دوسرے ضروری مقاصد کے لئے بھی گھر سے نکلتے ہوئے، ان باتوں کا لحاظ کرنا چاہیے۔

مجلس میں خلل ہو ایسا کام کرنا بے ادبی ہے

اور خاص درخواست یہ ہے کہ مجلس میں پورے دھیان کے ساتھ باتوں کو سنے آپس میں بات چیت نہ کریں اور خصوصی درخواست یہ ہے کہ اپنے موبائل کو سائلنٹ پر کر دے، موبائل کی گھنٹیاں بجتی رہیں گی تو دوسری بہنوں کو بھی دین کی بات سننے میں خلل ہوگا اور دین کی بات سننے میں خلل ہو جائے تو یہ چیز بھی بے ادبی ہے اور بے ادبی کرنے سے انسان محروم ہو جاتا ہے، ادب کی برکت سے اللہ تعالیٰ بہت ساری نعمتیں عطا فرماتے ہیں اور بے ادبی کی وجہ سے انسان محروم ہوتا ہے، اس لئے اپنے موبائل کو سائلنٹ پر کر دے اور یہ بھی درخواست ہے آپ سے کہ مجلس کے دوران WHATSAPP پر لکھنا، MESSAGE کرنا، جواب دینا یہ

سب کام کاج بھی آپ سب لوگ بند رکھیں۔ یہاں قرآن کی باتیں آپ کو بتلائی جائیں گی، حضرت نبی کریم ﷺ کی باتیں بتلائی جائیں گی، اور دین کی بات کے بیچ میں ہم WHATSAPP پر، میسیج میں لگے رہیں؛ لکھتے رہیں تو یہ بھی ایک بے ادبی ہے اور یاد رکھو! اللہ کے دین کی بے ادبی انسان کو محروم کر دیتی ہے۔

مسلمان کی خوبی

اسی طریقے سے پورے دھیان کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ ہم بات سنیں اور ساتھ میں ہمارے دل میں نیت اور جذبہ یہ ہو کہ دین کی جو بات بھی ہم سنیں گے انشاءاللہ اس پر عمل کریں گے اور ہماری زندگی میں اسکو لائیں گے۔ ایک مسلمان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ دین کی جو بھی بات سنتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی اس خوبی کو بہت پیارے انداز میں بیان فرمایا:

سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ إِلَیْکَ الْمَصِیْرُ.

(پارہ۳/سورۂ بقرہ/آیت ۲۸۵)

"سمعنا" اے اللہ! ہم نے آپ کے دین کی بات سنیں، قرآن کی باتیں سنیں، نبی کی باتیں سنیں، "و أطعنا" اور ہم اطاعت کریں گے، عمل کریں گے، اس کے مطابق اپنی زندگی کو بنادیں گے، غفرانك ربنا اے ہمارے رب! ہمارے اللہ آپ ہماری غلطی اور بھول کو معاف فرمادیجئے، و إليك المصير اے اللہ! ہم سب کو آپ کے پاس ایک دن لوٹ کر کے آنا ہے۔

دین پر عمل کرنا اور دوسروں کو پہنچانا

اس لئے عمل کے پکے ارادے کے ساتھ سنو اور جو بات سنو اس کو اپنی زندگی میں لاؤ اور ہماری جو بہنیں اس وقت ہماری مجلس میں نہیں ہیں، کوئی بھی وجہ ہوئی وہ نہیں آسکیں تو ان لوگوں کو تک ہم ان باتوں کو پہنچا دیں۔ جو ہماری بہنیں دوسرے ملک میں رہتی ہیں، دوسری کنٹریز میں رہتی ہیں ان سے ہمارا فون پر رابطہ ہوتا ہے، بات چیت ہوتی ہے تو آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں جب بھی ٹیلیفون پر بات کرو اپنی بہنوں سے، رشتے دار عورتوں سے تو ہم اپنی ضروری بات کے ساتھ کوئی ایک دین کی بات ضرور ان کو بتلا دیں، ہم اپنی دنیا کی ساری باتیں کرتے ہیں لیکن دین کی ایک بات کم سے کم ضرور ان کو بتلا دیں، تو آپ کا وہ ٹیلیفون، آپ کی وہ بات چیت بھی انشاء اللہ تعالیٰ نیکی اور ثواب کا ذریعہ بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی ہماری دینی بہنوں کو ماشاء اللہ یہ جذبہ بہت اچھا عطا فرمایا ہے؛ میں دنیا میں بہت سارے ملکوں میں الحمدللہ جاتا ہوں، میں نے بہت سی جگہوں پر لوگوں کے سامنے آپ لوگوں کی اس خوبی کی تعریف کی ہے، ابھی بھی الحمدللہ مسلسل سات ملکوں کے سفر سے آپ کے یہاں آرہا ہوں اور اب تو جو آپ کے بیچ میں بیانات ہوتے ہیں، وہ کتاب میں چھپ رہے ہیں اس سال الحمدللہ اس کا چوتھا اور پانچواں حصہ چھپ گیا، تو کتاب میں بھی آپ کے بارے میں لکھ دیا ہے ساری دنیا کے مرد عورت عالم سب پڑھتے ہیں کہ ماشاء اللہ ملاوی کی ہماری مسلمان دینی بہنیں سننے

میں بھی آگے ہیں اور عمل میں بھی آگے ہیں، بہت شوق سے سنتی بھی ہیں اور عمل بھی ماشاء اللہ کرتی ہیں، آپ جب وہ کتاب دیکھو گے تو اس میں دیکھو گی کہ آپ کے لئے اس میں کتنی اچھی بات لکھی ہوئی ہے، تو میں یہی امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی آپ لوگوں کا یہی جذبہ باقی رہے گا کہ جو بات سنیں گے، اس پر عمل کریں گے اور دوسروں کو یہ بات پہنچائیں گے اور خاص طور پر پورے اخلاص کے ساتھ، شوق اور رغبت کے ساتھ، دھیان اور توجہ کے ساتھ ہر مجلس میں بات سنیں گے، ایک بات اور آپ کو کہہ دوں کہ جب یہاں پر آئیں تو وضو کر کے آئیں گے تو اشراق کی، چاشت کی نماز بھی پڑھ کے آئیں۔ وضو کرو، کم سے کم دو رکعت نماز پڑھ لو اور نماز پڑھ کر مجلس میں آیا کرو، چار پڑھ لو تو زیادہ اچھا ہے، جن کا بھی نماز کا سلسلہ جاری ہے وہ ضرور دو رکعت نماز پڑھ کے آئیں، جن کو عذر ہے ان کے لئے کوئی بات نہیں، انشاء اللہ تعالیٰ یہ چیز ہمارے لئے خیر کا، برکت کا، رحمت کا ذریعہ بنے گی۔

اولاد کے لئے بہترین تحفہ

ہر ماں باپ اپنی اولاد کو اچھے سے اچھا تحفہ ہدیہ دینا چاہتے ہیں؛ لیکن حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ باپ کا بچے کو عمدہ اخلاق سکھانا، اچھے آداب سکھانا بہترین تحفہ ہے، کیونکہ اچھے اخلاق اور آداب سے بچوں کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتے ہیں، اس لئے آپ یہاں سے اچھی بات سیکھ کر جاؤ اور اپنی اولاد کو سکھاؤ، آپ کی طرف سے بہت عمدہ تحفہ ہوگا۔

بچوں کی تعلیم و تربیت والدین پر ضروری ہے

ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے پاس آکر یہ شکایت کی کہ میرا بیٹا میری بات نہیں مانتا اور نہ ہی میرے حقوق ادا کرتا ہے، حضرت عمرؓ نے اس کے لڑکے کو بلایا اور اس کو باپ کی نافرمانی اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے پر تنبیہ کی تو اس لڑکے نے سوال کیا کہ: اے امیر المؤمنین! کیا اولاد کا باپ پر کوئی حق نہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا: ہاں! بالکل ہے تو اس نے پوچھا کہ وہ حقوق کیا ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ باپ پر اولاد کا یہ حق ہے کہ وہ ان کے لئے اچھی ماں کا انتخاب کرے، (یعنی نیک عورت سے شادی کرے؛ تاکہ اولاد اس کی زیرِ تربیت رہ کر نیک بنے)، ان کا نام اچھا رکھے اور ان کو قرآن کی تعلیم دے۔ اس لڑکے نے کہا کہ: میرے ابا نے ان میں سے ایک بھی حق ادا نہیں کیا، جہاں تک ماں کا سوال ہے تو انہوں نے ایک مجوسی کی حبشی باندی سے شادی کر رکھی ہے، پھر میرا نام بھی جُعل (گندگی کا کیڑا/بد شکل آدمی) رکھ دیا ہے اور مجھے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں سکھایا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم حقوق ادا نہ کرنے کے سلسلے میں اپنے بیٹے کی شکایت کرتے ہو، حالاں کہ تم نے اس سے پہلے خود اس کا حق ادا نہیں کیا ہے، اس کے برا سلوک کرنے سے پہلے تم نے خود اس کے ساتھ برا سلوک کیا ہے۔ [التفاعل التربوی: ۱/۳]

عورتوں میں تعلیم کا اہتمام

آپ ﷺ عورتوں کی تعلیم کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ایک مرتبہ عید کے موقع پر آپ ﷺ نے لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمائی، اس موقع پر کچھ عورتیں بھی تھیں، جو مردوں سے پیچھے تھیں، آپ ﷺ کو محسوس ہوا کہ میری آواز عورتوں تک نہیں پہنچ رہی ہے، تو آپ ﷺ حضرت بلالؓ کے ساتھ نکلے اور ان عورتوں کے قریب گئے اور ان کو بھی وعظ ونصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔(بخاری شریف ص:۹۸عن ابن عباسؓ)

حضور ﷺ کا عمل مبارک مستورات میں بیان کے متعلق

حضور ﷺ کے زمانے میں خود عورتوں کے اندر بھی دین کی باتیں سیکھنے کا بہت شوق اور جذبہ تھا، چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک خاتون حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! مرد حضرات دین کی باتیں سیکھنے میں آگے بڑھ گئے، (کیوں کہ وہ تو ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور دین کی باتیں سیکھتے ہیں؛ لیکن ہم عورتوں کو تو ایسا موقع نہیں ملتا) اس لئے ہمارے لئے بھی کوئی ایک دن مقرر کر دیجئے، جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ باتیں سکھائیں جو اللہ تعالی نے آپ کو بتائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ فلاں دن فلاں جگہ میں آجایا کرو، چنانچہ عورتیں ایک جگہ جمع ہو جاتی تھیں اور آپ ان کے پاس جا کر ان کو وہ باتیں بتاتے جو اللہ تعالی نے آپ کو بتائی تھی۔[بخاری:۷۲۱۰عن ابی سعیدؓ]

اس لیے ہماری دینی بہنو! کے لئے یہ جو مجالس کی جاتی ہیں وہ نہایت اہم ہیں، اس کی برکت سے انشاء اللہ پورا معاشرہ اسلامی بنے گا اور اس کے اچھے اثرات عام ہوں گے؛ انشاءاللہ۔

یہ علم دین کی مجالس ہیں

میری دینی بہنو! یہ مجالس جو آپ کے لئے قائم کی جاتی ہیں وہ دین اور علم سکھانے کی مجلس ہے، جب آپ گھر سے نکلیں تو علم اور دین سیکھنے کی نیت ضرور کر لیں اس پر بہت بڑا ثواب ملے گا۔علم کو حاصل کرنے کی فضیلتیں حدیث میں آئی ہیں وہ تمام آپ کو حاصل ہوں گی۔حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ علم سیکھنے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر جمع ہوتے ہیں اور اتنے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔(طبرانی، رقم:۷۳۴۷)

علم دین کی مجلس میں آنے کے فوائد

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیںؒ کہ: جو شخص کسی عالم کے پاس بیٹھتا ہے، مگر باتوں کو یاد رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ سات انعام کا مستحق ہوتا ہے:

(۱) طالب علم کی فضیلت اسے حاصل ہوتی ہے۔

(۲) جب تک عالم کے پاس بیٹھا رہے گا گناہوں سے محفوظ رہے گا۔

(۳) جب علم کی نیت سے گھر سے چلتا ہے اس پر خدا کی رحمت کا نزول

شروع ہو جاتا ہے۔

(۴) علمی حلقہ پر جو خصوصی رحمت اور سکینہ نازل ہوتی ہے ان سے مالا مال ہوگا۔

(۵) جب تک عالم کی بات سنتا رہے گا اس وقت تک عبادت کرنے والا شمار کیا جاوے گا۔

(۶) بات سننے کے بعد سمجھ میں نہ آنے پر جو درد ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے نزدیکی کا ذریعہ بنے گا، کیوں کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہوں۔

(۷) علماء کی عزت کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے اور ان کے پاس بیٹھنا پسند کرتا ہے۔

جب دین کی بات یاد نہ رہے تو اتنے سارے فوائد ہیں، تو یاد رکھے اور عمل کرے اور دوسروں تک پہنچاوے تو کتنے فوائد ہوں گے۔

ملاوی کی عورتوں کا ایک مبارک عمل

پچھلے دو سال میں آپ لوگوں نے بہت اچھا عمل کیا درود شریف کا، کلمۂ طیبہ لا إله الا اللّٰه کا معمول بنایا تو میں آپ سب دینی بہنو سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے عمل کو مسلسل جاری رکھیں، جب اس سال کے سفر کا آخری بیان ہوگا تو اس دن انشاء اللہ آپ کی کارگزاری کاغذ پر لیں گے جیسے دو سال سے آپ کارگزاری دیتے

ہیں کم از کم ہماری ہر دینی بہن روزانہ ایک ہزار مرتبہ لا إلــه الا اللّٰــه پڑھنے کی پابندی کر لے۔ پہلے آپ کو حدیث سنائی تھی رمضان میں کلمۂ طیبہ زیادہ پڑھنا چاہیئے تو آپ اگر پچھلے پہلے عشرہ میں نہیں پڑھ سکیں، تو اب شروع کر دو اور پہلے عشرہ میں پڑھا ہے تو بہت اچھا، کلمۂ طیبہ لا إله الا اللّٰه جتنا پڑھو اتنا زیادہ اچھا ہے۔ اور جن بہنوں نے گذشتہ سال ۷۰۰۰۰/مرتبہ لا إلـه الا اللّٰه پڑھ لیا تھا، انہوں نے تو بہت اچھا کام کیا اور جن بہنوں نے ۷۰۰۰۰/مرتبہ لا إلـه الا اللّٰـه ابھی تک نہیں پڑھا، ان بہنوں سے میں درخواست کرتا ہوں کہ تھوڑا تھوڑا کر کے وہ بھی اپنے لئے، اپنی آخرت کے لئے ۷۰۰۰۰/مرتبہ لا إلـه الا اللّٰه کا کلمہ پڑھ لیں، ہم اپنے مرحوموں کے لئے پڑھتے ہیں؛ خود اپنے لئے بھی پڑھ کے اللہ تعالیٰ کے یہاں جمع کرا دیں۔ تو یہ ایک کام ہوا لا إله الا اللّٰه پڑھنا۔

کم سے کم ۳۰۰/مرتبہ درود پڑھنا چاہیئے

دوسری درخواست یہ ہے کہ ماشاء اللہ درود شریف کا بہت مبارک سلسلہ شروع ہوا تھا تو کم سے کم روزانہ ۳۰۰ مرتبہ آپ لوگ درود شریف ضرور پڑلیں۔ اور زیادہ پڑھ لو تو بہت اچھی بات ہے، لیکن کم سے کم ۳۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی عادت بنا لیں اور جن بہنوں نے اس کی عادت بنا لی ان بہنوں کے عمل کو اللہ تعالیٰ قبول کرے ایسی ہم دعا کرتے ہیں، اب اس سال ایک نیا عمل کرنا ہے جو آج کی اس پہلی مجلس میں بتلا دیتا ہوں، پھر آئندہ کل سے انشاء اللہ الگ الگ مضمون پر

آپ کے سامنے بیان کریں گے۔

ایک عجیب حدیث عورتوں کے لئے

اس عمل کو بیان کرنے سے پہلے ایک حدیث جو حضرت شیخؒ نے فضائل اعمال میں نقل فرمائی ہیں: سناتا ہوں، حضرت اسماءؓ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، بہت ساری عورتوں نے مل کر ان کو نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا تھا، ان کا ایک سوال تھا۔ اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر کوئی دینی سوال ہو تو اس کو پوچھ لینا چاہیے اور ماشاء اللہ آپ کا یہ جذبہ بھی بہت اچھا ہے کہ دینی سوالات بھی الحمد للہ آپ لوگ بہت اچھے کرتے ہیں اور اس کے مطابق آپ کا عمل بھی ہوتا ہے، تو حضرت اسماؓ بنت یزید انصاریہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، انہوں نے آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرد اور عورت دونوں کے لئے نبی بنا کر کے بھیجا ہے آپ مردوں کے لئے بھی نبی ہیں اور آپ عورتوں کے لئے بھی نبی ہیں اور ہم عورتیں آپ ﷺ پر ایمان لاتی ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان لاتی ہیں۔ (الحمد للہ یہ دونوں نعمتیں میرے اور آپ کے پاس ہیں کہ ہمارا ایمان نبی کریم ﷺ پر ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھی ہے۔) اس کے بعد حضرت اسماءؓ نے کہا کہ ہم عورتیں گھروں میں رہتی ہیں، پردے میں رہتی ہیں، ہم مردوں کے گھروں میں گھری رہتی ہیں اور مردوں کی خواہش ہم سے پوری کی جاتی ہیں، ہم مردوں کی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے رہتی ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں

ہم سے آگے رہتے ہیں اور ہمارے جو مرد ہیں وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جاتے ہیں، جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نماز مسجد میں پڑھتے ہیں تو ستائیس گنا ثواب ملتا ہے۔ مرد لوگ بیمار کی خبر پوچھنے کے لئے بھی جاتے ہیں اور بیمار کی خبر پوچھنا بھی بہت بڑا ثواب ہے، مرد لوگ جنازے کی نماز میں بھی جاتے ہیں اور جنازے کی نماز میں جانا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور حج پر حج کرتے ہیں، مرد لوگ جہاد میں جاتے ہیں اور اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور مرد کے سفر میں جانے کے بعد ان کے مال اور اولاد کی حفاظت ہم کرتے ہیں۔ حضرت اسماءؓ یہ کہنا چاہتی تھیں کہ ہم عورتوں کو گھروں میں رہنے کی وجہ سے یہ سب ثواب اور نیکیاں نہیں ملتی ہیں، جماعت کی نماز کا ثواب نہیں ملتا اور جمعہ کا ثواب نہیں ملتا، جنازے کی نماز کا ثواب نہیں ملتا، جہاد کا ثواب نہیں ملتا ہم تو ثواب میں بہت کم ہے۔

جب ان کا سوال پورا ہوا تو روایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ اس سوال سے بہت خوش ہوئے اور خوش ہو کر کے آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسماء سے بہتر دین کے بارے میں کوئی سوال کرنے والی سنی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو خیال میں بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسماء تم بھی سنو اور جن عورتوں نے تم کو میرے پاس بھیجا ہے، ان سب عورتوں کو بھی سنا دو، سب کو بتلا دو

کہ: جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے شوہر کو خوش رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو گھر میں بیٹھے بیٹھے ان تمام چیزوں کا ثواب عطا فرمادیں گے۔

کتنی بڑی بات ہے میری بہنو! کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے جماعت کی نماز کا ثواب، جمعہ کا ثواب، جنازے کا ثواب تمام نیکی جو مرد باہر جا کر کے کماتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ تمام نیکی، تمام ثواب ہماری بہنوں کو گھروں میں عطا فرمادیتے ہیں، بس اتنی بات ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اچھے طریقے سے رہے، ان کو خوش رکھے۔

شوہر کو خوش رکھنے کا مطلب

اور میں پہلے آپ کو بتلا چکا ہوں کہ شوہر کو خوش رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے خلاف، دین کے خلاف کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔ دین کی، شریعت کی حد میں رہ کر کے ہم اپنے شوہر کو خوش رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کو گھر بیٹھے بیٹھے ان تمام عبادت کا ثواب عطا فرمادیں گے۔

کس عورت کے لئے بربادی ہے؟

ایک حدیث میں آیا کہ: جس عورت سے اس کا شوہر ناراض ہو اور ایسی حالت میں وہ دنیا سے چلی گئی، موت آگئی تو اس عورت کے لئے بڑی بربادی ہے یعنی حدیث میں ایسا آیا کہ جس عورت سے اس کا شوہر راضی ہے اور وہ موت پاوے تو وہ عورت جنتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردیں گے، کتنی بڑی نعمت ہے اور جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے اس عورت کی نماز اس کے سر

کے اوپر بھی نہیں جاتی۔ اس لئے میری دینی بہنو! آپ کے لئے ثواب کمانے کا اپنی نماز قبول کرانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں اچھے طریقے سے رہو، نماز، روزہ، زکوۃ یعنی فرائض اور واجبات ادا کرتی رہو، اور اپنے شوہروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی رہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ باہر کی سب نیکی آپ کو گھر میں بیٹھے بیٹھے عطا فرمادیں گے۔

آپ ﷺ کا ایک خواب

دوسری ایک حدیث سنو کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک خواب دیکھا، بہت لمبا خواب اور اس خواب میں دیکھا کہ کچھ مرد کچھ عورتیں ایسی ہیں کہ اللہ کے فرشتے ان کو عذاب دے رہے ہیں، کیسا عذاب دیتے ہیں کہ بڑے بڑے پتھر لا کر کے ان کے سر پر مارتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہیں، سر چورے چورا ہوجاتا ہے، اور وہ پتھر بہت دور جا کر کے گرتا ہے پھر وہ فرشتہ جو عذاب دیتا ہے وہ پتھر اٹھا کر کے لاتا ہے اتنے میں اس کا سر پھر سے اچھا ہوجاتا ہے، پھر پتھر اٹھا کر کے زور سے مارتا ہے اور اس کے سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہیں۔

میری بہنو! آج سر میں زرا سا زخم ہوجائے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے بتاؤ! ایک بڑا بھاری پتھر کوئی سر میں مارے تو اس کی وجہ سے کتنی تکلیف ہوگی، اللہ ہماری حفاظت فرمائے اور وہ بھی لگاتار سزا جاری کہ پتھر مارتے جارہے ہیں اور سر پھوٹ جاتا ہے، پھر پتھر مارے پھر سر پھوٹے پتھر مارے سر پھوٹے مسلسل عذاب جاری

رہتا ہے۔نبی کریم ﷺ کے ساتھ خواب میں دو فرشتے تھے، آپ ﷺ نے ان فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو فرشتوں نے بتلایا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں نماز چھوڑ کر کے سو جاتے تھے،اور جنہوں نے قرآن پڑھا تھا، پھر چھوڑ دیا تھا،یعنی یہ دو گناہ کہ نماز چھوڑ کر کے سستی میں سو جانا اور قرآن پہلے بچپن میں سیکھا تھا پھر چھوڑ دیا،اس کو پڑھا نہیں ، یہ دو اتنے خطرناک گناہ ہیں کہ آخرت میں قیامت سے پہلے برزخ کی زندگی میں اس کو لگا تار اللہ تعالی کے فرشتے اس کے سر پر پتھر ماریں گے، اس کا سر پھوڑ دیں گے،ایسی سزا جاری رہے گی۔

قرآن پڑھنا نہ چھوڑے

میری دینی بہنو! ہم نے بچپن میں قرآن پڑھا تھا اور پھر ہم لوگ قرآن پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں،اس لئے میں آپ سب سے کہوں گا کہ ہم قرآن پڑھنا نہ چھوڑیں، رمضان میں تو ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کریں، زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھیں۔

قرآن مجید کی تلاوت

میں پہلے آپ کو قصہ سنا چکا ہوں کہ حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے اپنے گھر کی عورت کی بات فضائل اعمال میں لکھی ہے کہ روزانہ ہمارے گھر کی عورتیں ۱۵-۱۷پارے قرآن کے پڑھتی ہیں تو میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ زیادہ قرآن پڑھو،خوب قرآن کی تلاوت کرو، آپ سب سے کہوں گا کہ روزانہ جس بہن

سے ہو سکے ۱۰ سپارے، ۵ سپارے، کم سے کم ۳ پارے ہماری بہنیں پڑھنے کی ہمت کریں ،تو انشاء اللہ بہت آسان ہے ، آج سے آپ یہ نیت کر کے سلسلہ شروع کرے کہ ۱۰ پارے، ۵ پارے، نہیں تو کم سے کم ۳ پارے ، یہ بہت بڑی نعمت ہے، قرآن مجید پڑھنا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی پابندی مجھے اور آپ کو نصیب فرمائیں،اور انشاء اللہ اس سفر کے آخری بیان کے دن آپ کی وہ کارگزاری سنیں گے کہ آپ نے کتنے پارے قرآن مجید کے پڑھے اور ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ابھی نیت کرلو کہ رمضان کے بعد بھی پورا سال قرآن پڑھیں گے، روز ایک پارہ، ایک پارہ نہیں پڑھ سکے تو آدھا پارہ، آدھا پارہ نہیں پڑھ سکے تو پاؤ پارہ ؛لیکن تھوڑا تھوڑا قرآن مجید پابندی کے ساتھ روزانہ پڑھنے کی نیت کرلو اور ہمت کرلو، اور وہ بھی آپ کارگزاری میں لکھیں گے کہ میں نے رمضان کے بعد پورا سال ایک پارہ، آدھا پارہ، پاؤ پارہ پڑھنے کی نیت کی ہے۔اور دوسری چیز نماز کی پابندی۔

شیطان کے دو کام

ایک کتاب میں عجیب مضمون لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں شیطان آنکھ سے نظر آتے تھے، شیطان لوگوں سے ملتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی کو شیطان نظر آیا تو اس آدمی نے شیطان سے پوچھا کہ بتلاؤ اگر تمہارے جیسا بننا ہو تو کیا کرے تو شیطان نے جواب دیا کہ دو کام کرو تو تم میرے جیسے بن جاؤ گے۔ایک کام یہ کہ تم نماز میں سستی کرو، جو نماز میں سستی کرے وہ شیطان جیسا بن جاتا ہے۔اور یہ منافق کی

نشانی ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿و إذا قاموا إلى الصلواة قاموا كسالى﴾

نماز پڑھے تو سستی کے ساتھ پڑھے یہ منافق کی نشانی ہے۔اور نماز میں سستی کرنا یہ شیطان جیسا بننے کا طریقہ ہے۔

اور دوسری چیز قسم کھانے میں پرواہ نہ کرے، جھوٹی سچی جیسی منہ پر آئی ویسی قسم کھاتے رہے، اس لئے میری دینی بہنو! بیکار قسم سے اپنے آپ کو بچاؤ اور نماز پڑھنے میں سستی مت کرو۔

مال اور گھر برباد

اور ایک حدیث میں آیا کہ: جس کی نماز چھوٹ گئی، تو اتنا بڑا نقصان ہوا کہ اس کا مال اور اس کے گھر والے سب برباد ہوگئے، میری دینی بہنو! ہمارے گھر میں مال کی چوری ہوجائے، کوئی دشمن آکر کے مال لوٹ جائے، ہم کو کتنی تکلیف ہوتی ہے کہ ہمارے مال کی چوری ہوگئی، لیکن نماز چھوٹ جاتی ہے ہم کو تکلیف نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ سب کے بچوں کو، سب گھر والوں کو سلامت رکھے؛ لیکن اگر کسی کے گھر میں بچے کا انتقال ہوجائے، بیٹی کا انتقال ہوجائے، شوہر کا انتقال ہوجائے آدمی کتنا روتا ہے، کتنا پریشان ہوتا ہے، میری دینی بہنو! لیکن نماز کے چھوٹنے پر ہم کو غم نہیں ہوتا۔

اور حدیث میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کی (فرض) نماز چھوٹ گئی

اتنا بڑا نقصان ہوا جیسے کہ اس کے گھر والے اور اس کا مال سب لوٹ گیا، سب برباد ہوگیا، سب ختم ہوگیا؛ اسی لئے نماز کے بارے میں چوکس رہو، نماز کے بارے میں غفلت مت برتو، اسی سے میں آپ کو اس سال ایک خاص کام سونپنا چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے اس کو آسان فرمائے، وہ کام قضاء نماز کی ترتیب۔

قضا نمازوں کو ادا کرنے کی ترتیب

دیکھو بالغ ہوتے ہی نماز کا پڑھنا فرض ہوجاتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد جو نماز بھی چھوٹ گئی، قضا ہوگئی، وہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں معاف نہیں ہوتی ہے، اس نماز کو قضا کرنا ضروری ہوتا ہے، اس لئے میں آپ تمام بہنوں سے کہوں گا کہ آج گھر جاکر کے کاغذ پر اپنی نماز کا حساب کرو کہ میری بالغ ہونے کے بعد کتنی نمازیں قضا ہوگئیں، اس کا ایک اندازہ نکالو۔ میں آپ کو اس کا آسان ایک طریقہ بتلاتا ہوں۔ ہماری ایک بہن بالغ ہوئے پانچ سال ہوگئے، تو اسلامک حساب سے ایک سال میں ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن ہوتے ہیں، اور روزانہ ہمارے لئے چھ نماز ہیں پانچ فرض اور چھٹی وتر، صرف فرض-فرض اور وتر اتنی نماز کا حساب کرنا ہے۔ اب اس میں ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ سال میں رمضان کا مہینہ آتا تھا تو ماشاء اللہ رمضان میں ہم پابندی سے نماز پڑھتے ہیں تو ۳۰؍دن ایک مہینہ کے اس کو حساب سے نکال دو۔ پھر ماشاء اللہ ہم جمعہ کی نماز پابندی سے پڑھتے ہیں تو ایک ہفتہ میں ایک جمعہ اور ایک سال میں ۵۵؍جمعہ آتے ہیں، اس کو بھی الگ کردو اور کچھ نمازیں ایسی ہوتی ہیں

جس کو ہم نے یقیناً پابندی سے پڑھی ہیں، بعض بہنیں عصر کی نماز پابندی سے پڑھتی ہیں، بعض مغرب کی نماز پابندی سے پڑھتی ہیں تو جو جو نماز بھی ہم پابندی سے پڑھتے ہیں وہ بھی نکال دو اور پھر جب سے ہم نے نماز کی پابندی شروع کر دی وہ بھی حساب میں سے نکال دو۔

جیسے بالغ ہونے کے پانچ سال ہوئے اور دو سال غفلت میں تھے اور تین سال پابندی کے تھے تو تین سال حساب سے نکال دو اس طرح ایک اندازہ تیار کرو کہ میری فجر کی نماز اتنی باقی، ظہر اتنی باقی، عصر اتنی باقی، مغرب اتنی باقی، عشاء اتنی باقی، وتر اتنی باقی اور حساب نکالنے میں کوئی تکلیف تو لکھ کر کے مجھے پوچھ لو میں انشاءاللہ تمہارا حساب تیار کر کے نکال دوں گا لیکن اپنی قضا نماز کا ایک حساب نکال لو اور وہ حساب کا مجموعی کر کے آئندہ کل سے رمضان کے مبارک مہینہ سے آپ لوگ نماز کی قضا کرنا شروع کر دو۔

جب تک فرض نماز باقی ہو نفل نہ پڑھنا چاہیے

جب تک نماز قضاء باقی ہو وہاں تک نفل کے بجائے قضا پڑھو۔ میں بہت اہمیت سے آپ کو مسئلہ بتلا رہا ہوں کہ جب جب بھی آپ کو وقت ملے، آپ قضاء نماز پڑھو۔ دو قضا، تین قضا، چار قضا، پانچ قضا صرف فرض-فرض، وتر-وتر اور اسکو کاغذ میں نوٹ کرتے رہو۔ اور نیت کرو کہ میری آخری ظہر کی نماز کی قضا یا آخری عصر کی قضا یا اس طرح نیت کرو کہ میری پہلی ظہر کی نماز کی قضا، میری پہلی عصر کی

نماز کی قضا، میری پہلی مغرب کی نماز کی قضا، ایسی نیت کر کے قضا نماز شروع کرو۔ ہماری بہت سی بہنیں وہ ہوں گی جن کی الحمدللہ ایک بھی قضا نہیں ہوگی، جن بہنوں کی تھوڑی سی قضا ہو تو وہ بہنیں بہت جلدی اپنی قضا نمازوں کو انشاءاللہ پوری کر دیں گی اور جن کی قضا زیادہ ہیں وہ ہمت نہ ہاریں محنت کریں، دعا کریں، لگا تار کوشش کریں اور دھیمے دھیمے کر کے اپنی تمام نمازوں کی قضا کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اپنے حساب کو پورا کر لیں، یہ قضا نماز کا حساب پورا کرنا بہت ضروری ہے، میں آپ کو بتلاؤں اگر کسی کی ذمہ میں قضا نماز باقی رہ جاوے اور وہ پڑھ نہ سکے، بیمار ہو گئے، بوڑھی ہو گئی، کمزور ہو گئی اور اب وہ قضا نماز نہیں پڑھ سکتی تو اس کے لئے وصیت کرنا، یا فدیہ نکالنا، شریعت کے قانون میں ضروری ہے۔ آپ اندازہ لگاؤ کہ وصیت کرنا، فدیہ نکالنا، نماز کا یہ ضروری تو پھر قضا نماز کا پڑھنا ہمارے لئے کتنا ضروری ہوگا، اسی لئے میں آپ تمام بہنوں سے کہوں گا کہ اپنی قضا نمازوں کا ایک حساب نکالو اور اس کی قضا شروع کر دو۔

حیض کی نمازیں

اور آپ کے لئے تو بہت آسانی ہے، اس لئے کہ ہر مہینہ میں ۱۰ دن، ۸ دن، ۷، دن ایسے بھی چھٹی کے ہوتے ہیں، ان کی تو قضا کرنی نہیں ہے، بہت آسان حساب ہے، مہینہ کے ۲۰ دن، ۲۲ دن، ۲۳ دن اس کا حساب نکالنا ہے بڑی آسانی اور سہولت ہے، لیکن انشاءاللہ دھیمے دھیمے کر کے آپ اپنی قضا نماز کو پوری کر

لیں، آج اس پہلی مجلس میں میں نے آپ کو چند کام بتلائے ہیں۔

پہلا کام: بتلایا کلمۂ طیبہ لا إلـه الا الله جن کا 70000 مرتبہ پورا نہیں ہوا تھا، وہ پورا کر لیں اور جن کا خود کے لئے پورا ہو گیا تھا وہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ کم سے کم پڑھے، اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کے لئے یہ نصاب پڑھ کر ایصال ثواب کی کوشش کریں۔

اور دوسرا کام: روزانہ ۳۰۰ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔

تیسرا کام: قرآن شریف کو بھی پڑھنے کا، روزانہ ۱۰ سپارے، ۵ سپارے کم سے کم ۳ سپارے کی نیت کر کے آپ لوگ اٹھیں۔

اور چوتھا: قضا نمازوں کی آپ ترتیب بنالیں اور جب تک قضا نماز باقی ہیں وہاں تک ابھی پوری توجہ سے قضا نماز پڑھو، اور جلدی اپنی قضا نماز کا حساب پورا کر لو۔

اور اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اس جمع ہونے کو قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے زندگی میں ایک اور موقع عطا فرمایا کہ میں اتنا لمبا سفر کر کے آپ کے یہاں آیا، دین کی بات سکھائی، آپ لوگ جمع ہووے، اللہ ہمارے اس ملنے کو، جمع ہونے کو قبول فرمائیں۔ اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائیں اور آئندہ بھی جتنی مجلس ہو اللہ تعالیٰ تمام مجلس کو برکت والی، رحمت والی، نورانی بنادیں اور اللہ تعالیٰ

آپ کے لئے اور پوری دنیا کی مسلمان عورتوں کے لئے، مردوں کے لئے ان مجلسوں کو فائدے کا، رحمت کا، برکت کا ذریعہ بنادیں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

درود شریف پڑھ لیں:

اللّٰهم صل على سيدنا محمد و على آل سيدنا محمد كما تحب و ترضى عدد ما تحب و ترضى لا اله الا اللّٰه استغفر اللّٰه أسألك الجنة و أعوذ بك من النار لا إله الا اللّٰه استغفر اللّٰه أسألك الجنة و أعوذ بك من النار لا إله الا اللّٰه استغفر اللّٰه أسألك الجنة و أعوذ بك من النار ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة إنك انت الوهاب، فاطر السمٰوٰت و الارض انت ولي في الدنيا و الآخرة توفني مسلما و الحقني بي الصالحين.

اے ہمارے اللہ! آپ نے پھر سے موقع عطا فرمایا، ہم دین کی نسبت پر اس شہر میں جمع ہو، اے اللہ! ہمارے اس جمع ہونے کو، ملنے کو قبول فرمالیجئے، اپنی رضا کا ذریعہ بنادیجئے، اے اللہ! ان مجالس کو قبول فرمالیجئے، ہماری ان بہنوں کے لئے اور پورے عالم کے مسلمانوں کے لئے اے اللہ! اس کو ہدایت کا، خیر کا، آپ کی رضا کے حاصل ہونے کا ذریعہ بنادیجئے۔ اے اللہ! رمضان کا ایک عشرہ گذر گیا ہم نے

کوئی نیک کام نہیں کئے ہماری اس بے ادبی کو معاف فرما دیجئے، ہماری غفلتوں کو معاف فرما دیجئے، اے اللہ! رحمت کا پہلا عشرہ ختم ہو گیا، ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا، جس کی وجہ سے ہم آپ کی رحمت کو حاصل کر سکے، اے اللہ! اپنے کرم سے، اپنے فضل سے، اپنی رحمتوں سے ہم سب کو مالا مال فرما دیجئے، ہمارے گھروں میں رحمت عطا فرما دیجئے، ہماری زندگیوں میں رحمت عطا فرما دیجئے، اے اللہ! اب مغفرت کا عشرہ ہے، اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما دیجئے، اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما دیجئے، ہم سب کی مغفرت فرما دیجئے، رمضان کی برکت سے تقویٰ عطا فرما دیجئے، کامل تقویٰ عطا فرما دیجئے، اس شہر کے مسلمانوں کی عزت، آبرو، گھر-بار، کاروبار، عصمت-عفت، پاک دامنی ہر چیز کی حفاظت فرما لیجئے، حلال برکت والی روزی عطا فرما دیجئے اور گھروں میں سکون چین، جوڑ- محبت عطا فرما دیجئے، حضرت نبی کریم ﷺ نے جتنی خیر مانگی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما دیجئے، حضرت نبی کریم ﷺ نے جن شرور سے پناہ چاہی ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما دیجئے۔ و صلی اللہ علی النبی الکریم سبحان ربك رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔

نوٹ: اس سال یعنی ۱۴۳۵ھ میں دوسرے عشرے میں حاضری ہوئی تھی، اور مجالس کا وقت صبح دس بجے رہا تھا۔

مناجات

نفس کے شر سے مجھ کو بچا لے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
پنجہ غم سے مجھ کو چھڑا لے ، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
سن میرے نالے، سن میرے نالے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
اپنا بنا لے ، اپنا بنا لے ، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
شغل میرا بس تو الٰہی! شام و سحر ہو، اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، آٹھ پہر ہو، اللہ اللہ
اپنی رضا میں مجھے کو مٹا دے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
کر دے فنا سب میرے ارادے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
جسم محبت اپنا پلا دے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
دل میں میرے یاد اپنی رچا دے، اے میرے اللہ! اے میرے اللہ!
شغل میرا بس تو الٰہی! شام و سحر ہو، اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، آٹھ پہر ہو، اللہ اللہ
دیدہ و دل میں تجھ کو بسا لوں، سب سے ہٹا لوں اپنی نظر مَیں
تیرا ہی جلوہ پیش نظر ہو، جاؤں کہیں مَیں، دیکھوں جدھر مَیں
تیرا ہی تصور ایسا جما لوں ،قلب میں مثلِ نقشِ حجر مَیں
بھول سکوں تا عمر نہ تجھ کو ، چاہوں بھلا لا خود بھی اگر مَیں
شغل میرا بس تو الٰہی! شام و سحر ہو، اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، آٹھ پہر ہو، اللہ اللہ

﴿۲﴾

حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا پاکیزہ واقعہ قرآن مجید میں

(قسط اول)

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆	تین طرح کے بڑے نقصان ہیں۔ ایک مال، دولت، ڈولر، روپیہ- پیسے کا برباد ہونا۔ دوسرا اپنا time وقت برباد ہونا۔ تیسری چیز اپنی صلاحیت، اپنی سوچ، اپنی فکر اس کے پیچھے برباد ہونا۔ یہ تین تو بڑے خطرناک نقصان ہیں۔
☆	آپ ﷺ نے زندگی ہمیشہ فقر میں گذاری۔ یہ جو حضور کی حالت تھی وہ اختیار تھی by choice تھی، لوگ ہدیہ دیتے تھے، gift دیتے تھے؛ لیکن جو ہدیہ آتا، جو gift آتی، جو مال آتا، جو پیسہ آتا، جو سامان آتا، نبی کریم ﷺ زیادہ تر فوراً صدقہ فرما دیتے تھے، اللہ کے نام پر خرچ کر دیتے تھے، اپنے پاس رکھتے نہیں تھے۔
☆	حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والے کئی کئی رات لگاتار بھوکے گذار دیتے۔ رات کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور جن دنوں میں کھانے کے لئے ملتا اس میں کبھی کبھی گیہوں کی روٹی ملتی باقی زیادہ تر جو کی روٹی ہوتی۔
☆	گھریلو کیچن کے سامان میں سب سے پہلی نئی چیز جو امت میں آئی وہ چھلنی ہے۔
☆	ہمارے گھروں کے حالات یہ ہیں کہ ناشتہ، دوپہر، شام تینوں اوقات قسم قسم کا کھانا تیار کیا جاتا ہے اور اس کے لئے مال اور وقت کی بڑی قربانیاں دی جاتی ہیں۔

۲

حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا پاکیزہ واقعہ قرآن مجید میں

(قسط اول)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ حَمۡدًاکَثِیۡرًاکَمَا اَمَر وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِیۡكَ لَهٗ فِیۡ الۡخَلۡقِ وَالۡاَمۡرِ،وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَلۡمَبۡعُوۡثُ اِلَی الۡاَسۡوَدِ وَالۡاَحۡمَرِ لِتَتۡمِیۡمِ مَکَارِمِ الۡاَخۡلَاقِ لَایُخۡلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوۡلٌ بَعۡدَهٗ ،لَا اُمّۃَ بَعۡدَ اُمّتِهٖ وَلَاشَرِیۡعَةَ بَعۡدَ شَرِیۡعَتِهٖ وَلَا کِتَاب بَعۡدَ کِتَابِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَلَّذِیۡنَ هُمۡ خلاصة الۡعَرَبِ الۡعَرۡبَاءِ وَخَیۡرُ الۡخَلَائِقِ بَعۡدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَهُمۡ کَالنُّجُوۡمِ فِی السَّمَاءِ لِلۡاِهۡتِدَاءِ وَالۡاِقۡتِدَاءِ وَهُمۡ مَفَاتِیۡحُ الرَّحۡمَةِ وَمَصَابِیۡحُ الۡغُرَرِ وَهُمۡ اَفۡضَلُ الۡخَلَائِقِ بَعۡدَ الۡاَنۡبِیَاءِ. اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ o بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتَهَا فَتَعَالَیۡنَ اُمَتِّعۡکُنَّ وَ اُسَرِّحۡکُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلاً وَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا،یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنۡ یَّاۡتِ مِنۡکُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ ضِعۡفَیۡنِ وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرًا.

[پارہ۲۱ ر سورۃ احزاب: آیت ۲۸، ۲۹، ۳۰]

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہو کہ: اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ تحفے دے کر خوبصورتی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور عالم آخرت کی طلبگار ہو، تو یقین جانو اللہ نے تم میں سے نیک خواتین کے لئے شاندار انعام تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کسی کھلی بے ہودگی کا ارتکاب کرے گی، اس کا عذاب بڑھا کر دوگنا کر دیا جائے گا، اور اللہ کے لئے ایسا کرنا بہت آسان ہے۔

یہ قرآن مجید کی اکیسویں پارے میں سے سورۃ الاحزاب کی آیتیں میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہیں۔ ان آیتوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک خاص واقعہ بیان فرمایا ہے۔ وہ واقعہ آپ کی خدمت میں بیان کرنا ہے اور اس واقعہ میں جو نصیحت اور عبرت کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ آج کے زمانے میں مجھے، آپ کو اور پوری دنیا کے مسلمان بہنوں کو، بھائیوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آج کے زمانے میں کچھ حالات مسلمانوں میں ایسے ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ قصہ سننا اور اس میں آئی ہوئی جو نصیحت ہے اس کو زندگی میں اپنانا ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے۔ خاص طور

پر آج ہمارے مسلمانوں میں ،مردوں میں بھی ہماری دینی بہنوں میں بھی ،ایک بہت بڑی فکر کی بات ہے کہ گھر کے خرچے بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ گھر میں پہننے-اوڑھنے کا سامان ،استعمال کے برتن، کپڑے، کھانے- پینے کی چیزیں اس کے پیچھے ہماری دولت ، ہمارا روپیہ، ہمارے پیسے، ہمارے ڈولر بہت زیادہ خرچ ہو رہے ہیں۔اور مال خرچ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے پیچھے ہمارا وقت بہت زیادہ برباد اور ضائع ہوتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ ہماری دماغی صلاحیت، ذہن، اور سوچ اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں، گویا اسراف، بےضرورت خرچ، عیاشی اچھی چیز نہیں ہیں۔

تین طرح کے بڑے نقصانات

اوراس میں تین طرح کے بڑے نقصان ہیں۔

ایک مال، دولت، ڈولر، روپیہ- پیسے کا برباد ہونا۔

دوسرا اپنا time وقت برباد ہونا۔

تیسری چیز اپنی صلاحیت، اپنی سوچ، اپنی فکر اس کے پیچھے برباد ہونا۔ یہ تین تو بڑے خطرناک نقصان ہیں۔

چوتھا گناہ: اور ساتھ میں ایک چوتھا بڑا گناہ جو ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس کی وجہ سے خود کو بڑا اچھا، اونچا، مال والا سمجھتے ہیں اور دوسروں کو اس کی وجہ سے نیچا، حقیر سمجھتے ہیں۔

جس کے پاس کپڑے زیادہ ہوں، اچھے اچھے، عمدہ- عمدہ بہترین اور قیمتی

کپڑے ہوں وہ دوسری بہنوں کو جس کے پاس اتنے مہنگے کپڑے کم ہیں یا نہیں ہیں، ان کو نیچا سمجھتی ہیں، جس کے پاس گھر بہت بڑا، بہت اچھا ڈیکوریشن والا، گھر میں فرنیچر بہت اچھا، گھر میں کیچن بہت اچھا، گھر میں سامان، برتن بہت اچھا وہ دوسری بہنوں کو نیچا سمجھتی ہیں، حقیر سمجھتی ہیں، یہ حرام ہے۔ یہ چوتھا خطرناک گناہ ہے۔

پانچواں گناہ: اور پانچویں برائی اس میں یہ ہے کہ آج ہم نے ان چیزوں کو دکھلاوے کا ذریعہ بنا دیا، ریاکاری کا ذریعہ بنا دیا، money power (مالی طاقت) کے show (دکھلاوے) کا ذریعہ بنا دیا کہ میرے پاس اتنے پیسے ہیں، اتنی دولت ہیں، دیکھو ہمارا گھر، ہمارے کپڑے، ہماری گاڑی، ہمارا سامان۔

تو آج ہم نے ان چیزوں کو پیسے کے دکھلاوے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

یہ پانچ خطرناک برائی، گناہ، نقصان میں آج تقریباً پوری دنیا کے مسلمان مبتلا ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں یہ آیت اور اس آیت میں آیا ہوا قصہ اور اس میں آئی ہوئی نصیحت سننا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

یہ قصہ خود میرے اور آپ کے آقا تاجدارِ مدینہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی family کا ہے، خود حضور کے گھر مبارک کا اور آپ ﷺ کی پاک بیویوں کا ہے۔

حضور ﷺ کی پاک بیویوں کو ہم ماں کہتے ہیں۔ عربی میں أم المؤمنين کہتے ہیں، أم المؤمنين کا معنی ہوتا ہے قیامت تک آنے والے تمام مسلمان کی ماں اور جب ہم جمع کا صیغہ بولتے ہیں تو کہتے ہیں أمهات المؤمنين یعنی نبی کریم ﷺ

کی عورتیں جو قیامت تک آنے والے تمام ایمان والوں کی مائیں ہیں؛ ان کا یہ قصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پاک ﷺ کی پاک بیویوں کو ہماری ماؤں کو امت کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائیں۔

قصے میں بڑی حکمت ہے

یہ بات اچھی طرح ذہن میں رکھ لو کہ یہ جوان کا قصہ ہوا، اس میں ایک بڑی حکمت ہے، ایسا سمجھو کہ ان سے کروایا گیا تا کہ قیامت تک آنے والے مسلمان مردوں-عورتوں کے لئے ایک سبق مل جائے، ایک نصیحت مل جائے۔ ورنہ اس دنیا میں حضرت نبی کریم ﷺ کی مبارک بیویاں یعنی ہماری پاک مائیں ان کے جیسی کوئی عورت نہیں ہوسکتی۔

خود اللہ تعالیٰ قرآن میں فرمائیں:

یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ.

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

اس آیت میں اللہ نے یہ بتلایا کہ پوری دنیا کی عورتوں میں حضرت نبی کریم ﷺ کی بیویوں کا ایک خاص درجہ ہے، ایک خاص فضیلت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک خاص درجہ میں رکھا ہے۔

آپ ﷺ کے گھر میں فقر وفاقہ رہتا تھا

پہلی بات یہ سمجھو کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے گھر میں ہمیشہ فقر وفاقہ رہتا تھا،

جس کی وجہ سے گھر میں لوگوں کو بھوکا رہنا پڑتا تھا، خود نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔

اللّٰھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرني في زمرت المساکین. (ابن ماجہ شریف ص:٣٠٤، رقم ٤١٢٦)

ترجمہ: اے اللہ تعالی! تو مجھے ساری زندگی مسکین بنائے رکھو اور مسکین کی حالت میں موت دینا اور مساکین کے گروہ میں ہی میرا حشر کرنا۔

حضرت نبی کریم ﷺ چاہتے تو اللہ تعالیٰ مکہ، مدینہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیتے، لیکن حضور نے پوری زندگی کبھی مالداری کی دعا نہیں مانگی، اے اللہ! مجھے مالدار بنادے، اے اللہ! تو میرے لئے شاندار palace بنادے، عالی شان بنگلہ بنادے، کبھی میرے حضور نے یہ دعا نہیں مانگی۔

آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا

آپ ﷺ نے زندگی ہمیشہ فقر میں گذاری۔ یہ جو حضور کی حالت تھی وہ اختیاری تھی by choice تھی، لوگ ہدیہ دیتے تھے، gift دیتے تھے؛ لیکن جو ہدیہ آتا، جو gift آتی، جو مال آتا، جو پیسہ آتا، جو سامان آتا، نبی کریم ﷺ زیادہ تر فورا صدقہ فرمادیتے تھے، اللہ کے نام پر خرچ کردیتے تھے، اپنے پاس رکھتے نہیں تھے۔

حضور ﷺ نے کبھی دو وقت پیٹ بھر کر نہیں کھایا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے گھر والوں نے حضور ﷺ کی

وفات تک دو دن تک مسلسل جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

حالانکہ جو اس زمانہ میں گیہوں کے مقابلہ میں سستا ہوتا تھا اور خود آپ ﷺ کی پاک بیویوں کا یہ حال تھا کہ حضور ﷺ گھر کے خرچ کے لئے جو عنایت فرماتے تو وہ بھی ثواب کے شوق میں صدقہ کر دیتی تھی اور کچھ اندازہ ایسا بھی ہے کہ حضور ﷺ سال بھر کا جو خرچہ دیتے تھے وہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا تھا کہ روزانہ روٹی بنائی جا سکے۔ ایک روز روٹی تو ایک روز کھجور کھا کر دن گذار لو، حالانکہ آج کھجور کھا کر دن گذارنے کی بات تو سمجھ میں بھی نہیں آتی، کھجور کو تو ہم تفکہ کے طور پر کھاتے ہیں، کھانے کے بعد یا پہلے لذت اور مزہ کے طور پر یا ناشتے یا تبرک کے طور پر کھاتے ہیں۔

اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والے کئی کئی رات لگاتار بھوکے گذار دیتے۔ رات کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور جن دنوں میں کھانے کے لئے ملتا اس میں کبھی کبھی گیہوں کی روٹی ملتی باقی زیادہ تر جو کی روٹی ہوتی۔

میدہ کی روٹی

اور عجیب بات سنو! حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے پوری زندگی میدہ آیا بھی نہیں ہوگا؟ اور آج کل ہمارے یہاں میدہ کی روٹیاں کیسی عام ہو رہی ہیں؛ حالانکہ اس کا ہضم ہونا بھی مشکل ہے اس لئے میں آپ کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ میدہ استعمال نہ کرو تو اچھا ہے۔

آٹا چھلنی میں

حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں عام طور پر گھروں میں چھلنیاں تک نہیں ہوتی تھی۔ آٹا گھروں میں ہاتھوں سے پیستے تھے، اسے پھونک مار دیتے جس کی وجہ سے تنکے وغیرہ اڑ جاتے پھر روٹی بنا لیتے۔ اور بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی ہضم بھی جلدی ہوتی ہے، مفید بھی ہے۔ مکہ مدینہ اور دوسرے بعض ملکوں میں آج بھی ایسی روٹی ملتی ہے۔ الحمدللہ میں اس کو شوق سے کھاتا ہوں۔

اگرچہ چھلنی سے آٹا چھاننا کوئی گناہ نہیں ہے، استعمال کر سکتے ہیں۔

گھریلو کیچن کے سامان میں سب سے پہلی نئی چیز جو امت میں آئی وہ چھلنی ہے۔

گھریلو حالات پر حضرت عائشہؓ کا رونا

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا تو انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمانے لگیں کہ میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتی ہوں، مگر میرا رونے کو دل چاہتا ہے اور رونے لگتی ہوں یعنی نبی کریم ﷺ کی زندگی میں گھریلو کھانے- پینے میں جو تکلیف کے دن گذرے اس کو یاد کر کے رونا آتا ہے۔ تو حضرت مسروقؒ نے پوچھا کہ کیوں تمہارا رونے کو دل چاہتا ہے؟ تو حضرت عائشہؓ فرمانے لگیں کہ حضور ﷺ مجھ سے جدا ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے، لیکن کبھی ایک دن میں دو مرتبہ گوشت اور روٹی سے یا گوشت یا روٹی سے پیٹ بھر

نے کا موقع نہیں آیا۔

اور آج ہمارے گھروں کے حالات یہ ہیں کہ ناشتہ، دوپہر، شام تینوں اوقات قسم قسم کا کھانا تیار کیا جاتا ہے اور اس کے لئے مال اور وقت کی بڑی قربانیاں دی جاتی ہیں۔

آپ ﷺ کا قرض کی حالت میں دنیا سے تشریف لے جانا

حضور اکرم ﷺ نے ایک یہودی کے یہاں اناج، غلہ ادھار خریدا، ابھی یہ اناج دینے والا یہودی تھا، اس لئے اس نے اس اناج ادھار دینے پر رہن (گروی) میں کوئی چیز مانگی، آپ ﷺ کے پاس ایک زرہ تھی؛ یعنی لوہے کا لباس تھا جس کو آپ ﷺ جنگ کے موقع پر استعمال فرماتے اور حالت یہ ہوئی کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ آپ کا لوہے لا لباس اسی یہودی کے پاس تھا، اندازہ لگاؤ کہ اناج بھی ادھار لینا پڑا، کیسی فقر والی زندگی ہوگی۔

اب تو قرض کے مقاصد ہی بدل گئے

اور آج کے زمانے میں حالات ایسے ہیں کہ لوگ موج-مزے کے لئے قرض لیتے ہیں۔ شاندار مکان، شاندار گاڑیاں، شاندار شادیاں کرنے کے لئے قرض لیئے جاتے ہیں اور بہت سے تو ایسے ہوتے ہیں کہ قرض واپس کرنے کی نیت بھی نہیں ہوتی اور بہت سارے لوگ گنجائش کے باوجود نہیں دیتے، یہ کتنی بری عادت ہے، اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالی کے نیک بندے فرماتے ہیں کہ کوئی واقعی ضرورت پیش آ گئی اور خود کے پاس انتظام نہیں ہے تو قرض لے لو واپس کرنے کی نیت سے اور دعا اور کوشش میں لگے رہو انشاء اللہ اللہ تعالی ادا کروادیں گے۔

مکان

اور حضور ﷺ کا مدینہ میں کوئی خاص قسم کا عمدہ مکان نہیں تھا۔ ازواج مطہرات کے لئے چھوٹے چھوٹے کمرے ہوا کرتے تھے مٹی کے بنے ہوئے، اسی میں زندگی گذاری، لیکن ان سیدھے سادے حجروں کا حال دینی اعتبار سے نرالا تھا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان حجروں کا قرآن میں ذکر فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ...﴾

غربت کا حال

بخاری شریف کی ایک روایت ہے؛ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں، عجیب حدیث ہے، ہم سب کو ہلا دینے والی حدیث ماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں ہمارے پاس عام طور پر ایک ہی کپڑا پہننے کے لئے ہوا کرتا تھا۔ جب میلا ہو جاتا اسی کپڑے کو گھر میں رہ کر کے صاف کرتی تھے پھر اسی کپڑے کو پہن لیتی۔ صحیح بخاری کی صحیح حدیث ہے میری بہنو! ذرا سوچو! تو سہی آج دنیا میں غریب سے غریب کے پاس بھی ۱۵-۱۰/ جوڑے کپڑے ہوتے ہیں اور یہ ماں عائشہ جن کے لئے اللہ قرآن میں آیات اتارے وہ بیان فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں عورتوں کے

پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا اور وہ ایک کپڑے میں زندگی گزارا کرتی تھی۔ ذرا سی دیر کے لئے اللہ کی نعمت کو سوچو! آج اللہ تعالی نے ہم کو کتنے کپڑے دئے ہیں اور وہ ایک کپڑے میں زندگی گزارتی تھیں، حالانکہ آج سو سو جوڑے کپڑے ہمارے گھروں میں رکھے ہوئے ہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ کی عورتیں کمزور تھیں

یہ روایت بھی بخاری شریف میں ہے کہ کھانے پینے کے لئے سامان نہیں ملتا تھا تو جس کی وجہ سے عورتیں اس زمانے میں ایک دم کمزور، دبلی پتلی single body کی ہوا کرتی تھیں، کھانا ہی نہیں ملتا تھا، پیٹ بھر کے کھانا نہیں ملتا تھا، جس کی وجہ سے وہ عورتیں کمزور تھیں، ایک دم دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں، پہلے میں نے حضرت عائشہؓ کی عفت کا واقعہ سنایا تھا، اس میں آپ نے سنا تھا کہ جس اونٹ پر حضرت عائشہؓ کو بٹھایا جاتا تھا اور بیٹھنے کے لئے جو ہودج باندھا جاتا تھا، وہ ہودج اٹھانے والے صحابہ یہ سمجھے کہ ماں عائشہ اندر ہیں، پردے کے پیچھے ہیں، اس لئے اٹھا کر کے اس کو رکھ دیا، ان کو وزن کا اندازہ ہی نہیں ہوا، حضرت عائشہؓ اتنی کمزور تھی، اتنی دبلی پتلی تھی کہ اندر حضرت عائشہؓ ہیں کہ نہیں ہیں، وزن میں کوئی زیادہ فرق نہ ہوتا تھا، میری دینی بہنو! یہ جو حالات ہوتے تھے یہ بھوک کی وجہ سے، کھانا نہ ملنے کی وجہ سے، فقیری کی وجہ سے یہ حالات ہوا کرتے تھے، اور نبی کریم ﷺ کو جو ملتا تھا صدقہ کرتے اور ضرورت کے مطابق گھر میں دے دیا، سبحان اللہ۔

غربت کی عجیب حالت

ایسے حالات بھی ہوتے کہ حضور ﷺ فجر کی نماز پڑھ کے گھر آتے تو بالکل بھوکے ہوتے، گھر آ کر کے اپنی بیویوں سے پوچھتے، امت کی ماؤں سے۔

''ہے کسی کے گھر میں کوئی کھانے کی چیز'' اگر کسی بیوی کے پاس کوئی کھانے کی چیز ہوتی تو نبی کریم ﷺ کھا لیتے تھے اور بہت سی مرتبہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ تمام بیویوں کے گھر میں سے جواب ملتا کہ آج کسی کے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ تو نبی کریم ﷺ فرماتے تو آج میں روزے کی نیت کر لیتا ہوں، نفل روزہ رکھ لیتے تھے، نو-نو بیویوں کے مکان ہے لیکن، کسی بیوی کے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ روزہ رکھ لیتے تھے، ایسی غریبی میں، فقیری میں زندگی گزرا کرتی تھی۔

ہجرت کے چوتھے یا پانچویں سال مدینہ منورہ میں کچھ حالات آئے اور حالات یہ آئے کہ پورے عرب کے جتنے بھی کافر تھے، مشرک تھے، ان لوگوں نے آپس میں اتحاد کیا، جوڑ کیا اور جوڑ کر کے انہوں نے مدینہ منورہ پر attack (حملہ) کیا یہ سنہ ۴ھ جس کو ہم غزوۂ احزاب کہتے ہیں، احزاب کی لڑائی کہتے ہیں، اور اسی احزاب کی نسبت سے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے پوری سورت اتاری، جس کو ''سورۃ الاحزاب'' کہتے ہیں۔

امہات المؤمنین کی ایک درخواست؛ عجیب واقعہ

اس احزاب کی لڑائی کے بعد فوراً مدینہ میں جو یہودی لوگ رہتے تھے، ان کے ساتھ جنگ ہوئی، مدینہ میں دو بڑے یہودی خاندان رہتے تھے، ایک بنوقریظہ اور ایک بنونضیر۔ یہ دونوں یہودی خاندان کو جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ہرا دیا تو وہاں سے بہت سارا مال ملا، غنیمت ملی۔ نبیٔ کریم ﷺ نے صحابہ میں اس کو تقسیم کر دیا، جو صحابہ ہجرت کر کے آئے تھے، وہ بھی غریب تھے، لیکن جب یہ بنونضیر اور بنو قریظہ کے یہودیوں کا مال تقسیم ہوا تو صحابہ الحمد للہ مال میں کچھ ٹھیک ہو گئے۔ ان کے گھروں میں خوش حالی آئی، ان کی عورتوں کو کچھ راحت ہو گئی۔

تو میری اور آپ کی مائیں نبیٔ کریم ﷺ کی پاک بیویاں امہات المؤمنین نے سوچا کہ اتنا سارا مال غنیمت میں آیا اور نبیٔ کریم ﷺ نے اتنا سارا اصحابہ کو دیا، مہاجر صحابہ اچھی حالت پر ہو گئے تو خود نبیٔ کریم ﷺ نے بھی اپنے لئے کچھ مال حفاظت سے رکھا ہوگا، حضور ﷺ نے اپنا حصہ سنبھال کے رکھا ہوگا، تو ہمیں نبیٔ کریم ﷺ سے کہنا چاہئے کہ حضور آپ کو جو حصہ ملا ہے، اس حصہ میں سے ہم کو کچھ دیجئے، تا کہ ہمارے گھروں میں جو فقر کی حالت ہے وہ ختم ہو جائے، وہ مالدار بننا نہیں چاہتی تھیں، وہ بس اتنا چاہتی تھیں کہ گھر میں جو تکلیف ہے جو فقیری اور غریبی ہے وہ فقیری اور غریبی دور ہو جائے۔

تمام کی تمام بیویاں، امت کی مائیں ان کے دلوں میں نبیٔ کریم ﷺ کی محبت تھی، حضور ﷺ سے وہ بہت محبت کرتی تھیں، اور آپ ﷺ بھی ان سے بڑی محبت

فرماتے تھے، حضور ان سے بہت خوش تھے اور یہ بھی حضور سے بہت خوش تھیں، یہ عورتیں امت کی مائیں نبیٔ کریم ﷺ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی تھیں، پریشان کرنا نہیں چاہتی تھیں، بس وہ یوں چاہتی تھیں کہ تھوڑی راحت ہو جائے، تھوڑی سہولت ہو جائے، اس وقت سب کے room الگ الگ تھے، چھوٹے چھوٹے room تھے، آج جہاں مسجد نبوی میں ہم صلاۃ وسلام پڑھنے جاتے ہیں اور جتنا جالی مبارک کا احاطہ ہے، اتنے اتنے احاطہ میں تمام نو کے نو بیویوں کے room بنے ہوئے تھے۔ میری دینی بہنو! اندازہ لگاؤ کتنی کم جگہ میں یہ تمام عورتیں رہا کرتی تھیں، سب عورتیں اپنے گھر سے نکل کر کے نبیٔ کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آ کر کے آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گئیں، اور انہوں نے بات چیت کرنا شروع کی۔

اور بات چیت میں یہ کہا، اے اللہ کے نبی ﷺ یہ قیصر اور کسریٰ کی بیویاں کتنے شاندار کپڑے پہنتی ہیں، کتنے اچھے اچھے زیورات وغیرہ پہنتی ہیں۔

اس زمانے میں دنیا میں دو بڑی حکومتیں تھیں؛ ایک رومن ایمپایر عیسائی لوگوں کی جس کا سب سے بڑا بادشاہ قیصر روم کہلاتا تھا۔

اور دوسری آگ کی عبادت کرنے والے مجوسی، پارسی لوگوں کی حکومت جس کا مرکز فارس تھا؛ سمجھو کہ آج کا ایران، جس کے امیر کو کسریٰ کہتے تھے۔ تو امت کی یہ مائیں نبیٔ کریم ﷺ کو کہنے لگیں:

حضور یہ قیصر و کسریٰ کی بیویاں کتنے اچھے کپڑے پہنتی ہیں، کتنے اچھے

زیورات پہنتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہان کا بادشاہ بنایا ہے، آپ تو دنیا کے بھی بادشاہ اور آخرت کے بھی بادشاہ ہیں اور ہم جیسی فقر والی زندگی گزارتے ہیں، وہ آپ کے سامنے ہیں۔

دوسری بات یہ کہی کہ قیصر و کسریٰ کی جو بیویاں ہیں، ان کے لئے خدمت اور گھر میں کام کرنے کے لئے کنیزیں ہیں، باندیاں ہیں، گھر میں بہت ساری خدمت کرنے والی عورتیں ہیں اور ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے، خود آٹا بنانا پڑتا ہے، ہاتھ سے چکی چلانی پڑتی ہے، خود کپڑے دھونے پڑتے ہیں، خود برتن دھونے پڑتے ہیں، خود اپنے گھر میں جھاڑو دینا پڑتی ہے، خود پانی نکالنا پڑتا ہے، خود جانوروں کو دانہ چارہ ڈالنا پڑتا ہے، خود گھر کے سب کام کرنے پڑتے ہیں، اے اللہ کے نبی ﷺ بہت تکلیف میں ہماری زندگی گزرتی ہیں۔

مطالبہ کا خلاصہ

امہات المؤمنین اس درخواست سے کوئی بڑی زیب و زینت والی زندگی نہیں چاہتی تھیں، شاندار عمدہ مکان نہیں چاہتی تھیں، بہت سے قیمتی لباس نہیں چاہتی تھیں۔ بس ان کے عرض کرنے کا خلاصہ تھا کہ گھر کا جو ضروری خرچہ ملتا ہے اس میں کچھ وسعت ہو جائے، کچھ زیادتی ہو جائے۔

تمام بیویوں کے دل حضور ﷺ کی محبت سے بھرے ہوئے تھے، حضور ﷺ کو ذرا برابر بھی تکلیف پہنچانے کا ان کا خیال نہ تھا۔ بس وہ یہ چاہتی تھیں کہ جو ضروریات

ہیں، ان میں کچھ راحت ہو جائے۔

لیکن یہ بات حضرت نبی کریم ﷺ کو ناگوار معلوم ہوئی، جس گھرانے میں اللہ تعالیٰ کی وحی اترتی ہو وہاں کی معمولی غلطی بھی بڑی سمجھی جاتی ہے۔

یہ بات انہوں نے بشری تقاضے سے عرض کی، چونکہ یہ بھی عورتیں تھیں، انسان تھیں، اپنی تنگی دور کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ بات کہی۔

مطالبہ پر آپ ﷺ کو تکلیف

اللہ کے نبی ﷺ یہ بات سنتے رہے، سننے کے بعد آپ ﷺ کو ایک دم غم ہو گیا، رنج ہو گیا، اتنا رنج ہوا، اتنا غم ہوا کہ آپ ﷺ بالکل خاموش ہو گئے۔

حضور ﷺ کی شادیوں کا ایک اہم مقصد

آپ ﷺ کو غم اس لئے ہوا، رنج اس لئے ہوا کہ ان عورتوں نے میرے ساتھ جو شادی کی ہے، اس کی قیمت انہوں نے نہیں سمجھی کہ ہمارا نکاح، ہماری شادی اللہ کے نبی ﷺ سے ہوئی ہے اور نبی کے ساتھ جو ہماری شادی ہوئی یہ کوئی دنیا کی راحت کے لئے نہیں، دنیا کا موج-مزا اڑانے کے لئے نہیں، دنیا کی راحت کے لئے نہیں بلکہ ہماری یہ شادی اللہ کو خوش کرنے، آخرت کے لئے، اللہ کے دین کے خاطر ہوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی personal life, family life حضور کے گھر کی اندر کی زندگی، گھریلو زندگی، خانگی زندگی یہ امت کی مائیں، پاک بیویاں سیکھیں اور سیکھ کر کے قیامت تک آنے والے مردوں اور عورتوں کو پہنچا دے، اس

مبارک مقصد سے اتنی ساری شادیاں ہوئی ہیں ، اس لئے کہ حضور ﷺ کی جو open life ہے، گھر کے بہار کی جو زندگی ہے، اس کو دیکھنے اور سیکھنے والے ہزاروں صحابہؓ کرام ہیں ، پورا مدینہ ہیں لیکن آپ کی personal life, family life گھر کی زندگی اس کو سیکھ کر کے آنے والی امت کو پہنچانے کے لئے نبی کریم ﷺ نے زیادہ شادیاں کی تھیں۔

آپ ﷺ کا بیویوں سے الگ ہونے کی قسم کھانا

تو حضور کو رنج ہوا کہ میری ان بیویوں نے ، ان عورتوں نے میرے ساتھ شادی کی قدر و قیمت نہیں سمجھیں۔ آپ ﷺ کو اتنا غم ہوا، اتنے ناراض ہوئے کہ نبی کریم ﷺ نے قسم کھالی اور قسم کھا کر کے فرمایا: میں ایک مہینے تک تم لوگوں کے پاس نہیں آؤں گا، ایک مہینے تک میں تم سے دور رہوں گا، تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔

حضور ﷺ کی قسم کی حالت

حضرت نبی کریم ﷺ ان کی تربیت کرنا چاہتے تھے، ان کو سکھانا چاہتے تھے اور ان کے ذریعہ سے قیامت تک آنے والی امت کی عورتوں کو سکھانا چاہتے تھے کہ اپنے شوہر کی طرف سے جو کچھ ملے، اس پر شکر ادا کرو، قناعت کرو، اور صبر۔شکر کے ساتھ جو ملے اس پر زندگی گزار لو، Demand کرنا، مطالبے کرنا، یہ لاؤ وہ لاؤ، یہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس کی کوشش کہ دنیا میں راحت ملے، دنیا میں عیش ملے، دنیا میں مزا ملے یہ

چیز اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ چیز عملی سکھانا چاہتے تھے ،اس لئے کے یہ آپ کی پاک بیویاں تھیں، قیامت تک آنے والی امت کے لئے یہ ideol ہے، نمونہ ہے، اس لئے آپ ﷺ نے ان کی تربیت کے عظیم مقصد سے اس طرح ایک مہینے تک جدا رہنے کی قسم کھائی۔ امت کی عورتیں ان کو دیکھ کر کے سیکھے گی اور آپ جانتے ہیں کہ ہیرے کو جتنا گھستے ہیں اتنا چمکتا ہے۔

تربیت سے چمک

میری بہنو! آپ کے نیکلیس یعنی گلے کا ہار اس میں جو ہیرا ہوتا ہے اس کو بہت گھسا جاتا ہے، تب وہ چمک کر کے آپ کے نیکلیس میں آتا ہے۔ امت کی ان ماؤں کو یعنی اپنی پاک بیویوں کی تربیت کر کے نبی کریم ﷺ روحانی طور پر چمکانا چاہتے تھے، تاکہ قیامت تک آنے والی امت کو ان کا نور اور ان کی روشنی نصیب ہو۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے قسم کھالی کہ ایک مہینے تک میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا اور مسجد نبوی پر ایک room تھا، first floor پر وہاں چلے گئے اور فیصلہ کرلیا کہ میں ایک مہینے تک یہیں رہوں گا ، کسی عورت کے گھر نہیں جاؤں گا اور وہیں سے حضور ﷺ نماز پڑھانے مسجد میں آتے ، وہیں سے صحابہ کو ملنے آتے ، کسی کام کے لئے جانا ہوتا تو تشریف لے جاتے ، لیکن تمام بیویوں کے گھر میں آنا جانا نبی کریم ﷺ نے اس وقت بند فرما دیا۔

طلاق دینے کی غلط افواہ

پورے مدینہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی اور سب لوگ گھبرانے لگے، ڈرنے لگے کیا ہوگا، جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خبر ہوئی تو بہت فکر میں آگئے اس لئے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ یہ نبی کریم ﷺ کی بیوی ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کو فکر ہوئی کہ میری بیٹی عائشہ کو طلاق ہوگئی اور اللہ کے نبی ﷺ ناراض ہوگئے تو میری بیٹی کی آخرت خراب ہوجائے گی، اللہ ناراض ہوجائیں گے، حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو حضرت عمرؓ کو بھی فکر ہو گیا اس لئے کہ حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہؓ وہ بھی نبی کریم ﷺ کی بیوی ہوتی ہے، حضرت عمر کو بھی فکر ہوا کہ اگر میری بیٹی حفصہ کو طلاق ہوگئی حضور ان سے ناراض ہوگئے تو میری بیٹی کی آخرت خراب ہوجائے گی، اللہ ناراض ہوجائیں گے اس لئے کہ اللہ کے نبی ناراض تو اللہ بھی ناراض اور اللہ ناراض تو آخرت خراب ہوجائے گی۔

لڑکی کے ماں-باپ کو اس سے عبرت لینا چاہئے

اس فکر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں آئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کے پاس گئے، حضرت عمرؓ اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کے پاس گئے، جا کر کے اپنی بیٹی کو ڈرایا، دھمکایا، سمجھایا۔

میری بہنو! یہ حدیث ہم کو یہ سکھاتی ہے کہ ماؤں اگر تمہاری بیٹی کے سسرال میں سے کوئی فریاد آوے، شکایت آوے تو ہم پہلے اپنی بیٹی کو سمجھاویں، بیٹی کو ڈراویں، یہ نہیں کہ اپنی بیٹی کی غلط طرف داری لے کر کے اس کے سسرال والوں کے

ساتھ لڑنے جھگڑنے لگ جاویں، نہیں گھر، سنسار، زندگی ایسے نہیں چلا کرتی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے اپنی بیٹی کے پاس گئے اور جا کر کے حضرت عائشہؓ کو ڈرایا، دھمکایا، سمجھایا اور حضرت عمرؓ اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور جا کر کے ان کو ڈرایا، دھمکایا، سمجھایا۔

کسی کے گھر میں جانے سے پہلے اجازت لینا ہے

پھر یہ دونوں حضرات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئے۔

سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو خادم تھے، ان سے کہا کہ میرے لئے گھر میں آنے کی اجازت لیجئے پھر حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے اجازت مانگی، دونوں کو اجازت نہیں ملی۔

یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ کسی کے گھر میں ایسے نہیں چلے جاتے پہلے اجازت لی جائے، تھوڑی دیر کے بعد دونوں حضرات کو اجازت ملی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، دیکھا حضور ﷺ بہت غمگین ہیں اور بہت خاموش ہیں اور اس وقت تک میں حضور ﷺ کی بیویاں وہاں جمع ہوگئیں تھیں شاید یہ منظر دیکھنے لے لئے کہ کیا بات ہوگی، کیا مشورہ ہوگا چونکہ یہ دونوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے بہت ہی پیارے اور چہیتے تھے جب بھی کوئی مسئلہ آتا نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشورہ کرتے، تمام بیویاں حضور کے ارد گرد بیٹھی ہوئیں ہیں اور نبی کریم ﷺ چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت عمرؓ کی بات سے آپ ﷺ کا ہنسنا

حضرت عمرؓ اپنے دل دل میں سوچنے لگے کہ مجھے کچھ بات کرنی چاہیئے جس سے نبی کریم ﷺ کو ہنسی آجائے، حضور ﷺ خوش ہوجائے، حضور کا فکر دور ہوجائے، تو حضرت عمرؓ نے ہمت کر کے بولنا شروع کیا اور سب سے پہلے بولے اپنی بیوی کے بارے میں۔

حضرت عمرؓ نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! اگر خارجہ کی بیٹی میری بیوی، میرے پاس زیادہ خرچہ مانگے تو میں تو اس کی گردن توڑ دیتا، جب یہ بات حضرت عمرؓ کی زبان سے سنی تو نبی کریم ﷺ کو ہنسی آگئی، حضور ﷺ مسکرادیئے، ہنس نے لگے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم دیکھ رہے ہو یہ میری بیویاں میرے پاس زیادہ خرچہ مانگ رہی ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا اپنی بیٹی کو مارنے کے لئے کھڑا ہونا

حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وقت پر کھڑے ہوئے اور کھڑے ہوکر کے انہوں نے ارادہ کیا کہ حضرت عائشہؓ کی گردن پر مارے، حضرت عمرؓ نے بھی ارادہ کیا کہ کھڑے ہوکر کے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کی گردن پر مارے، کیسے یہ دونوں باپ ہیں، اللہ اکبر! حضرت ابوبکرؓ اپنی بیٹی کو مارنے کے لئے تیار ہیں اور حضرت عمرؓ بھی اپنی بیٹی کو مارنے کے لئے تیار ہے کہ تم نے کتنی بڑی غلطی کر دی کہ نبی کریم ﷺ کے

پاس زیادہ خرچہ مانگ لیا، دونوں نے اس بات کی تیارہ کر لی لیکن حضرت نبی کریم ﷺ کی حاضری میں یہ حضرات ایسا کر نہیں سکتے تھے، بس زبان سے اپنی بیٹی کو سمجھا دیا، بیٹی! جو بھول ہوگئی ہوگئی، غلطی ہوگئی ہوگئی لیکن آج نیت کرلو کہ آئندہ کبھی بھی نبی کریم ﷺ کے پاس تم زیادہ خرچہ نہیں مانگوگیں، جو ملے اس کے اوپر زندگی گزار لوگیں، لیکن کبھی اللہ کے نبی ﷺ کے پاس تم لوگ مطالبہ مت کرنا، ظاہر ہے حضرت نبی کریم ﷺ کسی کی حق تلفی کرنے والے نہیں تھے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی کو عجیب بات کہی

حضرت عمرؓ نے تو اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ سے یہاں تک فرمایا: بیٹی حفصہ! اگر کوئی مجبوری آجائے تو میرے پاس سے لے لینا، میں تمہارا باپ ہوں، میں تم کو دے دوں گا، لیکن کبھی بھی نبی کریم ﷺ کے پاس تم طلب نہ کرنا، اس لئے کہ تمہارے مانگنے سے نبی کریم ﷺ کے دل مبارک کو تکلیف ہوگی، حضور ﷺ کو رنج ہوگا، حضور ﷺ کو غم ہوگا، اور حضور ﷺ کے دل کو جو رنج اور غم ہوا تو تمہاری آخرت خراب ہوجائے گی، بیٹی! کبھی ایسا مت کرنا۔ ان دونوں حضرات نے اپنی ہی بیٹی کو نصیحت کی۔ دوسری طرف پورے مدینہ میں ایک عجیب ماحول ہے، ہر جگہ بات چل رہی ہے نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کو طلاق دے دی۔ حالانکہ حقیقی بات یہ ہے کہ طلاق نہیں دی تھی، ناراض ہوگئے تھے اور ناراض ہوکر کے اوپر کے کمرہ میں چلے گئے تھے اور کوئی بھی آپ ﷺ کو پوچھنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ ایک مہینہ تک نبی کریم ﷺ

الگ رہے۔

حضرت عائشہؓ کا غم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں ایک ایک دن کو گنتی تھیں، ایک ایک دن پہاڑ توڑنے سے زیادہ مشکل کہ میرے پیارے میرے لاڈلے شوہر اور وہ بھی اللہ کے نبی ناراض ہو کر کے الگ چلے جاوے، کتنا رنج، کتنا غم۔ حضرت عائشہؓ ایک ایک دن گن گن کے نکالتی کہ حضور ﷺ نے ایک مہینہ کی قسم کھائی کیسے مہینہ نکلے گا، کیسے مہینہ گزرے گا اور صحابۂ کرام مسجد نبوی میں جمع ہوتے، جمع ہو کر بات کرتے، مشورہ کرتے، پھر اپنے اپنے کام پر، اپنے گھروں پر چلے جاتے۔

اس واقعہ سے سیکھنے کی باتیں

میری دینی بہنو! اس قصہ کا یہ پہلا حصہ ہے، آگے کی بات بڑی عجیب و غریب ہے کہ آگے کیا ہوتا ہے، لیکن میں آپ کو اس پہلے حصہ سے ایک عجیب نصیحت جو اس سے ہم کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی امت کو سکھانے کے لئے یہ واقعہ قرآن مجید میں بیان فرمایا۔

وہ یہ کہ میری بہنو! دنیا کے عیش کے چکر میں مت پڑو، دنیا کی زینت، دنیا کے شاندار کھانے-پینے کے چکروں میں مت پڑو، اللہ تعالیٰ جیسی زندگی گزروائے شکر کے ساتھ، قناعت کے ساتھ اپنی زندگی کو گزارو۔

جیسا میں نے پہلے ہی آپ سے کہہ دیا کہ آج ہمارا time، ہمارا وقت جو

عبادت میں، ذکر میں، قرآن میں، تلاوت میں، دین سیکھنے میں لگنا چاہئے تھا، آج ہمارا سارا کا سارا وقت گھر کے سجانے میں، کپڑوں میں، کھانے-پینے میں اور عیاشی میں گزرتا ہے، اور اس کے پیچھے زیادہ مال خرچ ہوتا ہے، اتنا زیادہ اسراف اور زیادتی یہ شریعت میں اچھی بات نہیں ہے، پسندیدہ چیز نہیں ہے اور خاص کر کے اپنی چاہت پوری کرنے کے لئے اپنے شوہر کے سامنے مطالبہ کرنا، مجبور کرنا اور بعض مرتبہ شوہر اس کی وجہ سے تکلیف تک میں آجاتا ہے، یہ چیز اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں ہے۔ آپ اندازہ لگاؤ یہ امت کی مائیں، ازواجِ مطہرات کوئی زیادہ تو چاہتی نہیں تھیں بس اتنا چاہتی تھیں کہ فقر دور ہو جائے اس سے نبیٔ کریم ﷺ ایسے ناراض ہو گئے کہ ایک مہینہ تک اپنی عورتوں کے پاس نہیں جانے کی قسم کھالی، یہ واقعہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اتارا اور قرآن کے ذریعہ سے اللہ نے نصیحتیں فرمائیں اللہ ہم سب کو قناعت کی یہ دولت نصیب فرمائیں کہ جو ملے اس پر خوش، جو ملے اس پر راضی، اللہ تعالیٰ جو دیوے اس پر خوش رہو، زیادہ کے چکر میں نہ رہو، ہاں! زیادہ ثواب ملے، آخرت میں جنت میں درجات ملے، جنت میں زیادہ نعمتیں ملے اس کی فکر کرو، اس کی لالچ کرو، وہ لالچ خود میں پیدا کرو اور دنیا کی چیزیں کم ملے تو صبر کرنے والیاں بنو، صبر اللہ کو بہت پسند ہے اور جتنا ملا اس پر خدا کا شکر ادا کرو۔

قناعت، شکر، صبر یہ تین چیزیں اگر ہماری زندگی میں آگئی میری دینی بہنو! اللہ ہم سے راضی ہے، اللہ ہم سے خوش ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں ان شاء اللہ مال

عائشہ، ماں خدیجہ، ماں زینب بنت جحش، ماں فاطمہ زہرہؓ کے ساتھ اللہ آپ کو جنت کا داخلہ عطا فرمائیں گے۔ یہ آپ کے ideol ہیں ،نمونہ ہیں ۔ حضرت عائشہؓ کی زندگی، حضرت خدیجہؓ کی زندگی، حضرت زینبؓ کی زندگی، حضرت حفصہؓ کی زندگی، حضرت ماریہؓ کی زندگی۔ ان کے جیسی سادگی والی زندگی بناؤ۔

میری دینی بہنو! انہوں نے جیسی سادہ زندگی گزاری، اگر ہماری زندگی ویسی ہوجائے تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تم کو جنت کا داخلہ عطا فرمائیں گے، ان کے ساتھ جنت میں جانا نصیب ہوگا، اللہ پوری امت کی اس زمانے کی عورتوں کو یہ تینوں نعمتوں سے مالا مال فرمائیں اور ہم کو اس واقعہ سے صحیح عبرت اور نصیحت لینے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم اللهم صل على سيدنا ومولانا محمدوعلى ال سيدنا ومولانا محمد كما تحب وترضى عدد ما تحب وترضى يا كريم

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين

لا اله الا انت سبحانک انی كنت من الظالمين

اے مالک الملک! ہم ظاہر میں باطن میں باہر اور اندر گنہگار ہیں مجرم اور خطا کار ہیں۔ اے مولائے کریم! آپ بڑا معاف کرنے والے اللہ ہے، آپ ہمارے ظاہری، باطنی، جسمانی، ذہنی ہر طرح کے گناہوں کو اپنے فضل سے معاف فرما دیجئے، ہماری مغفرت معاف فرمادے۔

اے اللہ! یہ رمضان تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے، ختم ہونے کے قریب آرہا ہے، اے

مالک! ہم تجھ سے بھیک مانگتے ہیں، اے اللہ! تو ہم سب کی مکمل مغفرت فرما۔ جہنم کی آگ سے چھٹکارا عطا فرما۔ قبر کے عذاب سے حفاظت فرما۔ سکرات موت سے حفاظت فرما۔ دنیا آخرت کی ذلتی رسوائی سے حفاظت فرما۔ دنیا آخرت کی پریشانیوں سے حفاظت فرما۔

اے اللہ! تیرے کرم سے فضل سے مہربانی سے ہم سب کو جنت الفردوس کا اولین داخلہ نصیب فرما۔

اے اللہ! ہماری عمروں میں برکت عطا فرما۔ ہماری اولادوں کو نیک اور صالح بنا۔ ان کی اسلامی تعلیم اور تربیت فرمادے۔ ہماری اولاد میں ذاکرین، شاکرین، علماء، صلحاء، اولیاء اللہ پیدا فرما۔ ان کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنادے۔ برے ماحول، بری صحبت، بری دوستی سے اے اللہ! ہماری اولاد کی مکمل حفاظت فرما۔

اے اللہ! جو بیمار ہیں ان کو شفا عطا فرمادے۔ جو جس پریشانی میں ہے اپنے کرم سے ان کی پریشانی کو دور فرما۔ ہمیں زندگی میں بار بار مکہ مدینہ کی حاضری نصیب فرما۔ ہمیں ایمان کامل، یقین کامل عطا فرما۔

اے اللہ! حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی پکی کامل، محبت اور پیار عطا فرما۔ اے اللہ! زندگی کا ہر کام حضور ﷺ کی سنت کے مطابق کرنے کی ہم کو توفیق اور سعادت عطا فرما۔

اے اللہ! حضرت نبی کریم ﷺ نے جتنی بھلائیاں مانگی اور بتلائی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے جن شرور سے پناہ چاہی ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما۔

وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

﴿ ٣ ﴾

حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا پاکیزہ واقعہ قرآن مجید میں

(قسط دوم)

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆	اس روایت کے الفاظ یہ ہے کہ وہ انصاری صحابی حضرت عمرؓ سے کہہ رہے ہے کہ دشمن کے حملے سے بھی بڑا خطرناک واقعہ پیش آیا یعنی طلاق کا۔ ''ان حضرات کی نظر میں طلاق دشمن کے حملے سے بھی خطرناک بات تھی''
☆	حدیث میں یہ جو جملہ آیا؛ یہ جملہ دھیان دینے کے قابل ہے، کتنی زبردست بات فرمائی، کتنی خطرناک بات فرمائی کہ ان کافروں کو اللہ نے دنیا میں جو راحت دی، جو آرام دیا، جو مال دیا، جو دولت دی ، جو شاندار palace دئے یہ اس لئے دیئے کہ سب کچھ ان کو دنیا میں مل جاوے اور وہ آخرت کی نعمت سے محروم کر دئے جاوے۔
☆	حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو یہ خیال آیا کہ ہمارے پاس ان کے جیسی دنیا نہیں ہے ایسا خیال آنا یہ بھی بہت بڑی غلطی تھی۔
☆	آج کل ہم لوگ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تب تو اللہ والوں کے پاس بھیجتے نہیں اور جب یہ بگڑ کر بڑے ہو جاتے ہیں تو بزرگوں کے پاس لے جاتے ہیں تب تو وقت بہت آگے نکل چکا ہوتا ہے، بچپن ہی سے ان کو اللہ کے نیک بندوں کے پاس لے جانے کی عادت بناؤ۔

﴿ ۳ ﴾

﴿حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا پاکیزہ واقعہ قرآن مجید میں﴾

(قسط دوم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ أَرۡسَلَہٗ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا بَیۡنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَمَنۡ یَّعۡصِھِمَا فَإِنَّہٗ لَا یَضُرُّ إِلَّا نَفۡسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیۡئًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ أَمَّا بَعۡد

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتَھَا فَتَعَالَیۡنَ اُمَتِّعۡکُنَّ وَ اُسَرِّحۡکُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلاً وَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ

اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا. [سورۂ احزاب: آیت ۲۸-۲۹]

حضرات سب سے پہلے میں معذرت چاہتا ہوں طبیعت کچھ رمضان میں ایسی ہے کہ رات میں آرام کم ہوتا ہے اور پھر رات کو تراویح کے بعد وہاں چپاٹا میں بیان ہوا، ملاقاتیں ہوئیں اور کھانا کھانے کے بعد یہاں پہنچے تو آدھی رات ہو چکی تھی۔ اس لئے آپ حضرات کو انتظار کرنا پڑا، دیر ہو گئی۔ تو اس پر جو تکلیف ہوئی معاف فرمائیں۔ لیکن اس بہانے حضرت مولانا سلیم صاحب کے ملفوظات بھی آپ نے سن لئے پتہ نہیں کتنے دنوں کے بعد سننے کو ملے۔ یہاں آنے کے بعد اندازہ ہوا کہ اگر میں آج چھٹی کرتا تو اچھا ہوتا؛ مولانا کا پورا بیان آپ سن لیتے، بہر حال آج نیت کی تھی کہ جو واقعہ چل رہا تھا اس کو پورا کرنے کی لیکن کافی تاخیر ہو گئی ہے ان شاء اللہ آج اس کا تھوڑا سا ہی حصہ سنا کر کے آئندہ کل کی مجلس میں اس کو مکمل کریں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے یہاں جمع ہونے کو قبول فرمائیں، اپنی رضا اور خوش نودی کا ذریعہ بنا دیں۔

بات یہ چل رہی تھی کہ پورے مدینہ منورہ میں افواہ پھیل گئی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پاک بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔

ضروری دنیوی تقاضے کے وقت دین سیکھنے کا آسان طریقہ

حضرت عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر پر تھا اور مسجد نبوی سے مکان

دور بھی تھا۔ مدینہ میں جو عوالی کا حصہ ہے وہاں حضرت عمرؓ کا مکان تھا اور میرے ایک انصاری پڑوسی تھے، ہم نے انصاری پڑوسی کے ساتھ باری بنا رکھی تھی کہ ایک دن وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جاتے اور حضور جو باتیں بیان فرمائیں، وہ سن کر کے وہ مجھے بتلا دیتے تھے، دوسرے دن میں جاتا تھا اور آپ ﷺ کی مبارک باتوں کو سن کر ان کو بتلا دیتا تھا اسی طرح کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہو تو بھی ایک دوسرے کو بتا دیتے تھے۔ چونکہ ہمیشہ مجلس میں پہنچنا ہمارے لئے مشکل تھا، بہت سارے کام کاج، کھیتی-باڑی، ضروریات کے رہتے تھے اس لئے باری بنا لیتے تھے۔

اور یہ بھی دین سیکھنے کا طریقہ ہے کہ اگر اپنا کوئی اہم اور ضروری کام ہو اور اس ضروری کام کی وجہ سے ہم دین کی مجلس میں نہیں جا سکے تو ہم اپنی دوسری بہن کو، پڑوسی بہن کو، سہیلی کو کہہ دے کہ دینی مجلس میں حاضر ہو جانا اور جو باتیں وہاں بیان کی جائیں، وہ مجھے بعد میں آکر کے سنا دینا، یہ طریقہ بھی حضرات صحابہؓ سے ثابت ہے، کبھی کوئی خاص مجبوری ہو، بیماری ہو، عذر ہو اور اس کی وجہ سے نہیں آسکے تو دوسری سہیلی، دوسری بہن جو مجلس میں آئی تھی، ان کے پاس پوری بات سن لینی چاہئے۔

حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوریؒ کا طرز

اس سلسلہ کی ایک بات آنکھ سے دیکھی ہوئی عرض کروں۔

ایک مرتبہ ایک تبلیغی اجتماع میں خصوصی بیان چل رہا تھا۔ پرانے کام کرنے والے ذمہ دار احباب کا مجمع تھا اور حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری بڑی قیمتی اصولی

باتیں بیان فرما رہے تھے تو مجمع میں اکثر حضرات اس بیان کے اقتباسات اپنے اپنے طور پر لکھ رہے تھے۔ مرحوم یوسف بھائی ڈرائیور بھی بڑے فکرمند ذمہ داروں میں سے تھے۔ ان کو کوئی اہم شدید تقاضے سے دورانِ مجلس جانا تھا انہوں نے کرسی سے قریب جا کر کے حضرت مولانا محمد عمر صاحب سے اجازت طلب کی اور وجہ بتلائی۔ اس پر مولانا محمد عمر صاحب نے فرمایا یہاں جو حضرات موجود ہیں ان سے بعد میں بقیہ باتیں سن لینا۔

یہ ترتیب سب کے لئے مفید ہے کوئی طالب علم، اسٹوڈنٹ مجلس سے کسی عذر سے غیر حاضر رہے تو بعد میں حاضرین سے استفادہ کر لیوے۔

بے فائدہ باتیں نہ کرنا

لیکن یہاں یہ اہم بات ذہن میں رہے کہ فضول اور بے فائدہ باتوں میں نہ پڑے، ضروری اور دینی باتوں کا مذاکرہ ہو۔

میاں بیوی میں نفرت کا پیدا ہونا

اسی طرح میاں بیوی کو بھی بہت ہی احتیاط کرنا چاہئے۔ آپس میں بعض مرتبہ بعض فضول اور لغو باتوں کا مذاکرہ اس طرح ہو جاتا ہے کہ وہ ناراضگی اور نفرت تک پہنچنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اس لئے دل لگی، خوش طبعی، الفت کی باتوں میں بیجا فضول باتیں جو جھگڑے کا باعث بن سکتی ہے اس سے خاص طور پر پرہیز کریں۔ آج کل یہ دیکھ رہے ہیں کہ

میاں-بیوی ایک دوسرے کے سامنے اپنے ماضی کے واقعات اور حالات کا تذکرہ کرتے ہیں اپنے گذرے ہوئے زمانے میں کیا کیا کارنامے انجام دئے اس کی وجہ سے شادی کے چند دنوں کے بعد ہی طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی اپنی فائدہ کی بات ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اپنا گذارا ہوا زمانہ خاص کر اس میں جو گناہ سرزد ہوئے اس کا ہرگز تذکرہ نہ کرے بلکہ توبہ، ندامت، اخفاء سے کام لیوے اسی میں خیر ہے۔

تو حضرت عمرؓ اس دن مجلس میں پہنچ نہیں سکے تھے، ان کے پڑوسی ساتھی اس دن مجلس میں حاضر ہوئے تھے۔ عشاء کے وقت پر وہ گھر پر واپس آئے اور آکر کے حضرت عمرؓ کا دروازہ انہوں نے کھٹکھٹایا، حضرت عمرؓ کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی دیر رات سے ہمارے پڑوسی نے کیوں دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولنے میں تھوڑی سی تاخیر ہوئی تو وہ پڑوسی صحابی بار بار دروازہ کھٹکھٹاتے رہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں گھبرا گیا کہ کوئی بڑی بات ہے جسکی وجہ سے میرے پڑوسی نے بار بار دروازہ کھٹکھٹایا ہے، میں نے گھبرا کر دروازہ کھولا اور اپنے پڑوسی کو پوچھا بھائی کیا بات ہے؟؟۔ انہوں نے کہا ایک بڑا زبردست قصہ ہو گیا ہے۔ حضرت عمرؓ پوچھا کیا غسان کے بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے؟ غسان کا بادشاہ عسائی تھا، عرب میں تھا اور یہ بات چلتی رہتی تھی کہ وہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والا ہے۔ تو اس پر اس انصاری صحابیؓ نے کہا نہیں اس سے بھی بڑی بات ہوئی ہے۔ حدیث شریف میں لفظ ہے ''**بل اعظم منہ و اطول** ''یعنی حملے سے

زیادہ لمبا چوڑا واقعہ پیش آ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پڑوسی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ایسی خبر مجھے پہنچی ہیں۔

جنگ اور حملے سے بھی بڑی بھاری چیز طلاق ہے

دیکھو! اس روایت کے الفاظ وہ انصاری صحابی حضرت عمرؓ سے کہہ رہے ہے کہ دشمن کے حملے سے بھی بڑا خطرناک واقعہ پیش آیا یعنی طلاق کا۔

''ان حضرات کی نظر میں طلاق دشمن کے حملے سے بھی خطرناک بات تھی''

اس لئے دینی بہنوں طلاق مانگنے سے بچو۔ جن اسباب سے طلاق ہوسکتی ہے اس سے بچو اور مردوں کو بھی سخت احتیاط کرنا چاہئے۔ طلاق اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت ہی ناراضگی کی چیز ہے۔ انشاء اللہ اس پر تفصیلی بیان کسی دوسرے موقع پر کروں گا۔

رات کے وقت شدید ضرورت کے بغیر کسی کے گھر نہیں جانا چاہئے

حضرت عمرؓ فرماتیں ہیں: میں نے فوراً کپڑے بدلے چونکہ آدمی گھروں میں معمولی کپڑے کے ساتھ ہوتا ہے، اس لیے کپڑے پہنے اور میں گھر سے نکلا اور فجر کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ یہ ادب بھی سیکھنے کا ہے کہ رات کو دیر سے کسی کے گھر جا کر کے پریشان نہ کریں۔ کوئی نہایت اہم اور imer gency معاملہ ہو تو ٹھیک ہے رات میں کوئی اطلاع دے دی جاوے البتہ کوئی سنگین بات نہیں ہے، فوری بتلانا ضروری نہیں ہے تو خام وخواہ کسی کے آرام میں خلل نہ کرے۔ صبح بتلا

دینگے۔بعض لوگوں کا مزاج ہوتا ہے معمولی معمولی باتوں میں بھی لوگوں کو رات -آدھی رات پریشان کرتے ہیں۔صبح ہونے تک کا بھی انتظار نہیں کرتے، بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر صبح بتائیں گے تو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔کوئی کام رکا ہوا نہیں ہے تو ان باتوں کا لحاظ کرنا چاہئے، اور صبح کا انتظار کرنا چاہیے۔

حضور ﷺ کا طرزِ عمل

غزوۂ تبوک کے وقت حضرت کعب بن مالکؓ اور ان کے جو ساتھی شریک نہ ہو سکے ان حضرات کی توبہ ۵۰ روز بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی۔رات کا ایک تہائی حصہ گذر چکا تھا۔حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت ام سلمہؓ موجود تھیں، انہوں نے عرض کیا کہ حضور اجازت ہو تو حضرت کعب بن مالکؓ کو اسی وقت توبہ کے قبول ہونے کی خبر دی جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہوا تو ابھی لوگوں کی بھیڑ ہو جائیگی اور رات کی نیند مشکل ہو جائے گی، اس لیے رات کے وقت خبر نہ دی گئی۔

ہاں جب فجر کی نماز ہوئی تب اس توبہ کہ قبول ہونے کی خبر دی گئی۔

اس مبارک عمل سے ہم کو یہ نصیحت ملی کہ اس طرح رات میں لوگوں کی نیند خراب نہ کریں۔مناسب وقت پر خبر دی جائے۔

بے وقت فتوی پوچھنے کے متعلق ایک عجیب واقعہ

میرے استاذ حضرت مولانا قاری رشید احمد بزرگ سملکیؒ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔مولانا مرحوم پہلے کوساڑی میں دینی خدمات کی نسبت سے مقیم تھے، ذی

الحجہ کی دوسری رات تھی، مولانا عشاء کے بعد آرام فرما رہے تھے، رات میں تقریباً گیارہ بجے کے بعد ایک صاحب مولانا کی قیام گاہ پر آئے اور آواز دے کر مولانا مرحوم کو نیند سے بیدار کیا کہ حضرت بہت ہی اہم ایک مسئلہ ہے، میں بہت پریشانی میں ہوں ذرا تشریف لائیے۔مولانا تیار ہو کو مکان سے باہر آئے اور وہ آنے والا آدمی ہاتھ میں ٹورچ لے کر آیا تھا۔مولانا کو لیکر روانہ ہوئے، درمیان کے کچے پرانے راستے، اندھیری رات، بارش کا موسم، راستے پر کیچڑ، کافی دور بستی سے باہر کھیت میں مولانا کو لے کر گیا اور کھیت میں اس نے ایک بھینسا (پاڑا) باندھا ہوا تھا، اس کے کان پر ٹورچ کے ذریعہ روشنی جاری کر کے کہنے لگا مولانا اسکے کان پک گئے ہیں اور کچھ پیپ اور خون بھی نکل رہا ہے۔ذرا بتائیے کے یہ جانور قربانی کے لئے چل جاوے گا یا نیا خریدنا ہوگا۔حضرت مولانا مرحوم نے فرمایا بھائی کیا صبح ہونے والی نہیں تھی؟، ابھی تو عید میں پورے آٹھ دن باقی ہیں، ابھی اس وقت فوری اس مسئلہ کی کیا ضرورت تھی؟

تو دیکھیے! جو کام صبح بھی ہوسکتا تھا، اس لیے رات میں اس طرح پریشان کرنا مناسب نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ نے فجر کی نماز مسجد نبوی میں پڑھی، نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف لائے اور مسجد سے نماز پڑھا کر کے فوراً مسجد کے بازو میں ایک دوسرا مکان تھا۔اس میں پہلی منزل پر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے۔حضرت عمرؓ نے بھی نماز پڑھی اور نماز پڑھنے کے بعد حضرت حفصہؓ اپنی بیٹی کے

پاس پہنچے۔

ملاقات کے لئے اوقات کی رعایت

اس لئے کسی بزرگ، عالم دین کی ملاقات کرنے کے لئے پہلے ان کے متعینہ اوقات اور نظام کو جان لینا چاہئے۔ پھر اس کے مطابق ان کی خدمت میں حاضری دینی چاہئے۔ ہر آدمی اپنی فرصت اور سہولت سے جاویگا تو ان علماء کا کیا ہوگا؟، ان کے ذمہ بہت سارے کام ہوتے ہیں، سبق پڑھانا ہے، اس کے لئے مطالعہ کرنا ہے، فتاوی یا دینی کتاب لکھنی ہے، ذاتی ضروریات ہے، دوسری ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اور عام طور پر علماء صبح جلدی اٹھ جاتے ہیں، دوپہر میں تھوڑا سا مسنون قیلولہ کا تقاضا ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے۔

جب حضرت شیخ الحدیث مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم کے ساتھ فرانس جانا ہوا تو ایک صاحب پیرس میں مجھے ملے، جب بیان ختم ہوا تب وہ ملاقات کے لئے آئے اور ہمارا بیان اور مصافحوں کے بعد آگے کا دوسرا نظام بھی بنا ہوا تھا، مجھ سے فرمانے لگے کہ بیٹھو باتیں کرنی ہے، میں نے ان سے عرض کیا کہ ضروری کوئی بات ہو تو فرماؤ، آگے جانا ہے۔ کہنے لگے نہیں ذرا تفصیل سے باتیں کرنی ہے، میں نے ان سے کسی دوسرے وقت قیام گاہ پر آنے کے لئے بتایا تو اس پر وہ ناراض ہو گئے اور ایک جگہ کا نام لے کر کہنے لگے کہ تم گجرات کے مفتی لوگ بھی فلاں جگہ کے مفتیوں کی طرح ہو گئے کہ یوں کہتے ہو کہ ابھی وقت نہیں ہے تو دوسرے وقت پر آنا، میں نے انکو آگے

کے پہلے سے طے شدہ اعلان شدہ پروگرام کے متعلق بتایا پھر بھی ناراضگی بھرے ملفوظات کا سلسلہ جاری رہا۔

خیر تو لوگوں کو ان باتوں کی طرف دھیان دینا چاہئے، متعلقین اور احباب مختلف مزاج اور طبیعت کے ہوتے ہیں، بعض لوگ صبح سویرے اٹھنے والے اور صبح جلدی فجر کے وقت حاضری چاہتے ہیں، حالانکہ اس وقت معمولات اور ضروریات دونوں سلسلے ہوتے ہیں۔ پھر مدرسہ کے تدریسی اوقات ہوتے ہیں۔

خاص کر اتوار اور چھٹی کے دن خود تو دیر سے آرام فرما کر اٹھیں گے، ناشتے سے شکم سیر ہوں گے اور پورے نشاط کے ساتھ مدرسہ کی چھٹی ہوئی کہ حاضر خدمت ہو جاتے ہیں کہ چلو آج چھٹی ہے تو حضرت سے مل کر آوے، ذرا دعاء کی درخواست کر کے آوے اور خود چونکہ ہر طرح فارغ ہوتے ہیں اس لئے بلا وجہ ادھر اُدھر غیر ضروری سوالات میں وقت گذارتے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ حضرت درس سے ابھی فارغ ہوئے، دوپہر کا کھانا کھانا ہے، آرام کرنا ہے، پھر ظہر کے بعد دوسری ذمہ داری ہے، بہت سے حضرات کو رات دیر تک نیند نہیں آتی تو وہ عشاء کے بعد تشریف لا کر عالموں کی صحبت میں سکون حاصل کر کے نیند آوے وہاں تک ٹلنے کا نام نہیں لیتے اس لئے ملاقات اور مسائل پوچھنے کے اوقات کی خاص رعایت کرنی چاہئے۔ اہم، فوری، ضروری مسئلہ کے لئے آنے میں حرج نہیں لیکن اس وقت میں بھی ''بس کام سے کام''، سلام؛ ضروری بات پوچھے، فوراً واپس ہو جائے، یا فون سے یا ٹیکس میسیج لکھ کر بھی مسئلہ

پوچھ سکتے ہیں۔ یہ سب صورت ہیں اس کا لحاظ کیا جائے۔

حضرت حفصہؓ کا رونا

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ تو میں نے نماز کے بعد جا کر کے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تم کو طلاق دے دی ہے؟

اس وقت حضرت حفصہؓ رو رہی تھیں، مسلسل رو رہی تھیں۔

تم کیوں رو رہی ہو؟

تو حضرت حفصہؓ کہنے لگیں ہم کو معلوم نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ہم کو طلاق دی کہ نہیں دی، ہمیں کوئی خبر نہیں، لیکن بات اتنی ہے کہ حضور ہمارے پاس آتے نہیں ہے اور گھر کے بازو میں جو اوپر والا الگ room ہے، وہاں حضور تشریف لے جاتے ہیں اور وہیں رہتے ہیں، ہمارے پاس آنا بند کر دیا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میری بیٹی حضرت حفصہ رو رہی تھی اور رونا آنا بھی ضروری بات تھی کہ اپنے شوہر اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ناراض ہیں اور ناراض ہو کر گھر میں آتے نہیں، اس بات پر حضرت حفصہؓ رو رہی تھیں۔

حضرات صحابہ کا رونا

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیٹی کے گھر سے باہر نکلا اور نکل کر کے مسجد نبوی میں گیا، مسجد میں ممبر کے پاس گیا تو دیکھا کہ بہت سارے صحابہ وہاں بیٹھے ہیں اور وہ سب صحابہ چپ چاپ بیٹھ کر کے رو رہے ہیں، اور ان کو رونا اس لئے آرہا تھا

کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھانے آتے، نماز پڑھا کے پھر اوپر والے کمرہ میں چلے جاتے، اس بات پر سب صحابہ کو رونا آرہا تھا، میں تھوڑی دیر ان رونے والوں کے پاس بیٹھا رہا۔

کوئی خبر ملے تو اس کی تحقیق کرنا چاہئے

لیکن تھوڑی دیر کے بعد میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں سیدھا نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں، جا کر کے حضور سے پوچھوں کہ بات کیا ہے؟ میری دینی بہنوں! یہی اصل طریقہ ہے، کوئی بھی خبر ہم سنے تو اس کو دوسروں کو کہنا شروع نہ کر دیں، بلکہ جن کے بارے میں وہ خبر ہے، پہلے جا کر کے ان کو پوچھنا چاہئے کہ ہم نے ایسا سنا ہے، پتہ نہیں یہ بات صحیح ہے کہ غلط ہے۔

حضرت عمرؓ مسجد سے باہر نکلے اور نبی کریم ﷺ کی ملاقات کے لئے پہنچے۔

آپ ﷺ کے کمرے کے دروازے پر ایک حبشی غلام تھے، یعنی افریقن تھے، وہ وہاں دروازے پر چوکی کر رہے تھے، اس لڑکے کا نام حضرت رافعؓ تھا۔ حضرت رافعؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں تم جا کر میرے لئے اجازت لے کر کے آؤ، وہ اندر گئے، حضور ﷺ کو کہا کہ عمر آپ سے ملنا چاہتے ہیں، آپ ﷺ خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں واپس چلا گیا، اور مسجد میں ممبر کے پاس جو صحابہ تھے وہاں بیٹھ گئے، جب میں واپس چلا گیا، تو پھر میرے دل میں آیا کہ میں جاؤں نبی

کریم ﷺ کے پاس تو میں دوسری مرتبہ حضور ﷺ room کے دروازے پر گیا اور جا کر کے میں نے اس لڑکے کو کہا کہ حضور سے اجازت لے لو، مجھے ملنا ہے۔

میری دینی بہنو! اس طرح تین مرتبہ حدیث میں آتا ہے، حضرت عمرؓ گئے، حضرت رافع نے نبی کریم ﷺ کو پوچھا، حضور ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا، حضور خاموش رہے تو حضرت عمر واپس چلے گئے، تین مرتبہ اس طرح سے ہوا۔

اجازت نہ ملے تو واپس ہو جانا چاہیئے

یہ حدیث اور قرآن کی آیت ہم کو تعلیم دیتی ہیں کہ کسی گھر میں جانے کی اجازت نہ ملے تو گھر میں گھس جانا نہیں چاہیئے بلکہ واپس چلے جانا چاہیئے، جب تیسری مرتبہ حضرت عمرؓ واپس جا رہے تھے تو حضرت رافعؓ نے آواز دے کر بلایا، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اجازت مل گئی، نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ ﷺ کے پاس مکان میں داخل ہوا۔

آپ ﷺ کے مکان کا ایک منظر

جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے ہیں، وہاں پر ایک پلنگ تھا، جس پر رسی بندھی ہوئی تھی اور اس کے اوپر کوئی بستر نہیں تھا۔ اندازہ یہ ہے کہ چٹائی اس پلنگ پر بچھی ہوئی تھی اور بستر نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ جو رسی تھی اس رسی کے نشان نبی کریم ﷺ کے بدن مبارک پر پڑے ہوئے تھے، اس وقت حضور کے بدن پر صرف نیچے

لنگی تھی، اوپر کپڑا نہیں تھا اور حضور وہ پلنگ پر آرام فرما رہے تھے اور پلنگ پر کوئی چادر بھی نہیں، کوئی بستر بھی نہیں، اس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک پر نشان پڑ گئے تھے، جیسے کبھی کوئی لکڑی بچے کو لگ جاوے اور بچے کے پیٹھ پر کیسے نشان پڑ جاتے ہیں اس طرح رسی کے نشان نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک کے اوپر پڑے ہوئے تھے، حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ میں کھڑا رہا اور میں نے کھڑے کھڑے نبی کریم ﷺ کو پوچھا: کیا، حضور! آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟

تو نبی کریم ﷺ نے میری طرف نظر اٹھائی اور مجھے ارشاد فرمایا، نہیں میں نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی ہے۔ تو پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو پوچھا:

حضور ﷺ مدینہ میں تو سب یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی، آپ مجھے اجازت دیجئے، میں جا کر کے اعلان کروں، میں سب کو بتلا دوں، مسجد میں اعلان کر دوں کہ آپ ﷺ نے اپنی کو طلاق نہیں دی ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے، یعنی تمہارا اگر جی چاہے تو جا کر کے تم کہہ سکتے ہو۔

اسی واقعہ میں ایک بات جو پہلے بیان میں بتائی گئی تھی کہ نبی کریم ﷺ سے حضرت عمرؓ نے ایسی بات کی جس سے حضرت نبی کریم ﷺ کو ہنسی آ گئی تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ: جب حضور کو ہنسی آ گئی تو مجھے ہمت ہوگئی، میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔

حضور ﷺ کے کمرے کا آنکھوں دیکھا منظر

اب جو حضرت عمر کی بات ہے، میری بہنوں! دھیان سے سننے کے لائق

ہے، جب حضرت عمرؓ بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ کے پاس تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے پورے گھر کو دیکھا، حضور ﷺ کے پورے کمرے کو دیکھا تو اس کمرے میں ایک سامان اور ایک چیز بھی اس گھر میں ایسی نہیں تھی جس پر نظر جم سکے یعنی دیکھنے کے لائق چیز ہو۔ بس صرف تین چمڑے تھے، جانور کے تین چمڑے وہاں رکھے ہوئے تھے، میری دینی بہنو! یہ اللہ کے نبی ﷺ کا private bed room ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا یہ قیصر اور کسریٰ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ کتنے آرام میں زندگی گزارتے ہیں، کتنے عیش میں زندگی گزارتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کو تو اللہ نے دنیا اور آخرت دونوں کا سردار بنایا ہے، تمام دینا کا سردار بنایا ہے اور حضور ﷺ کے بدن مبارک پر چارپائی، چٹائی والی، رسی والی پر سونے کی وجہ سے نشان پڑے ہوے ہیں، میں آپ ﷺ کے بدن مبارک کو دیکھ رہا تھا، آپ کے پہلو کو دیکھ رہا تھا۔

حضرت عمرؓ کا دنیا کے بارے میں عجیب سوال اور آپ ﷺ کا جواب

میں نے دھیرے سے ہمت کی اور ہمت کر کے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:
حضور آپ اللہ تعالیٰ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر روزی کو کھول دیوے، اللہ آپ کی امت کو مال دولت سے نواز دیوے اور فقیری غریبی دور ہو جاوے یہ فارس اور رومن ایمپائر کے لوگ بڑے مالدار ہیں، بڑی مالداری میں زندگی گزارتے ہیں، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے ، اللہ کو مانتے بھی نہیں ہے۔ عرض

کرنے کا حاصل یہ ہے کہ وہ رومی عسائی اور فارس لوگوں کے پاس اتنا سارا مال ہے، اتنی ساری دولت ہے، عالیشان بنگلوں میں رہتے ہیں، نرم نرم بستر پر سوتے ہیں، شاندار مخملی چادروں پر سوتے ہیں اور ان کے محل، ان کے palace کتنے شاندار ہیں اور حضور آپ تو دونوں دنیا کے سردار ہے پھر بھی آپ ایسی غریبی میں زندگی گزار رہے ہیں، آپ اللہ سے دعا کر دو، اللہ آپ کی دعا قبول کر لیں گے، اللہ آپ کی دعا سن لیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دولت سے مالا مال فرما دیں گے۔ جب میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ، درخواست کی۔ تو کیا ہوا سنو:

مالداری کے لئے حضرت عمرؓ کی درخواست اور حضور ﷺ کا جواب

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت پر نبی کریم ﷺ ٹیک لگا کر کے بیٹھے ہوئے تھے، جیسے ہی میں نے یہ درخواست کی کہ حضور اللہ تعالیٰ سے مالداری کی دعا کرو، اللہ مالدار بنا دیوے تو میری اس درخواست کو سن کر کے جو جواب عنایت فرمایا اس کا حاصل سنا رہا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عمر؛ اے خطاب کے بیٹے، کیا تجھ کو ابھی شک ہے کہ ان کافروں کو جو نعمت ملی ہے وہ نعمت ہم کو نہیں ملی، یاد رکھو ان کافروں کو، یہودوں کو، نصاریٰ کو، مشرکین کو جو نعمت اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دی ہے تو ان کو دنیا میں اچھی چیزیں اللہ تعالیٰ نے دے دی اور آخرت میں ان کے لئے کوئی نعمت نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں ان کی مزے کی چیز اللہ نے ان کو دنیا میں دے دی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو

آخرت کی نعمت سے محرورم کر دیا۔ عجیب بات حضور نے فرمائی۔

حضور ﷺ نے کبھی دنیا کی فراوانی کی دعا نہیں مانگی

میری دینی بہنوں! اگر حضور چاہتے تو دعا کر دیتے اور اللہ تعالیٰ کی حضور ﷺ کے لئے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دیتے، مروہ پہاڑ کو سونے کا بنا دیتے۔ اللہ چاہتے تو مدینہ پاک میں نبی کریم ﷺ کے لئے سونے کا محل بنا دیتے، چاندی کا محل بنا دیتے، لیکن حضور نے پوری زندگی کبھی اللہ تعالیٰ سے دنیا کی دعا نہیں مانگی، مالداری کی دعا نہیں مانگی۔

میری دینی بہنو! حدیث میں یہ جو جملہ آیا؛ یہ جملہ دھیان دینے کے قابل ہے، کتنی زبردست بات فرمائی، کتنی خطرناک بات فرمائی کہ ان کافروں کو اللہ نے دنیا میں جو راحت دی، جو آرام دیا، جو مال دیا، جو دولت دی، جو شاندار palace دئے یہ اس لئے دیئے کہ سب کچھ ان کو دنیا میں مل جاوے اور وہ آخرت کی نعمت سے محروم کر دئے جاوے۔ اللہ اکبر۔ حدیث میں یہ بھی آیا ہے، الدنیا سجن المؤمن و جنت الکافر دنیا کافر کے لئے جنت ہے، مسلمان کے لئے جیل کی طرح زندگی ہے۔

میری دینی بہنو! حضرت نبی کریم ﷺ کے private bed room کی حالت میں نے آپ کو سنائی، میری بات شاید غلط نہیں ہوگی۔

آج ہمارے گھر میں جو یہ کام کرنے والے ہیں ان کے گھروں میں جیسا

پلنگ ہوتا ہے، ایسا پلنگ بھی میرے حضور کے گھر میں نہیں تھا، ہمارے گھر کے کام والوں کے پاس جیسا میٹریس، جیسے گدے تکیے ہوتے ہیں، اللہ پاک کی قسم! میرے حضور کے پاس ایسا نہیں تھا۔

میری دینی بہنوں! گھر میں خوبصورت قالین اور غالیچے اور کارپیٹ نہیں تھی، گھر میں چمڑے ہوتے تھے، اس پر اللہ کے نبی ﷺ بیٹھتے تھے اور لکڑی کا پلنگ اور پلنگ بھی رسی والا اور اس رسی کے اوپر بچھانے کے لئے چادر بھی نہیں ہوتی تھی اس پر آرام کرنے کی وجہ سے میرے حضور ﷺ کے بدن مبارک پر نشان پڑ جاتے تھے، سبحان اللہ۔ کیسی غریبی میں زندگی گزاری، کیسی فقیری میں زندگی گزار دی۔ میرا اور آپ کا ایمان ہے اگر حضور دعا فرما دیتے تو اللہ تعالیٰ جنت سے جنت کے پلنگ اور bed حضور کے لئے مدینہ میں اتار دیتے۔

حضرت عیسیٰؑ کی دعا اور جنتی دسترخوان

حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے دعا مانگی تھی، قرآن میں دعا موجود ہے:

رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَ آيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. (پارہ۷،سورۂ مائدہ،آیت۱۱۴)

حضرت عیسیٰؑ کے حواری یعنی صحابہ نے درخواست کی، اے اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ آپ اللہ سے دعا کرو، اللہ جنت میں سے کھانے کا خوانچہ اتار دیوے، اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت میں سے کھانے کا خوانچہ اتارا، جنت کا کھانا آیا تو

جب عیسیٰؑ دعا کرے اللہ جنت کا خوانچہ بھیج دیوے۔

میری دینی بہنوں! میرے حضور ﷺ تمام نبیوں میں افضل، تمام نبیوں کے سردار اگر حضور دعا مانگتے اللہ تعالیٰ جنت کا ایک محل، جنت کا ایک palace حضور ﷺ کو دنیا میں عطاء فرما دیتے، لیکن میرے حضور نے اللہ سے دعا نہیں مانگی، بلکہ ایسا پسند کیا کہ جیسی غریبی، فقیری میں زندگی گزر رہی تھی ایسی غریبی میں زندگی گزارنا نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا۔

فضول دنیا کا خیال آنا بھی بُری بات ہے

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، مجھ سے بھول ہوگئی کہ میں نے حضور کو جو درخواست کی تو میں نے فوراً عرض کیا حضور آپ میرے لئے استغفار کیجئے۔

چنانچہ میرے دل میں یہ خیال کیوں آیا کہ ان کے پاس دنیا ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے، میری دینی بہنوں! سوچنے کی چیز ہے، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو یہ خیال آیا کہ ہمارے پاس ان کے جیسی دنیا نہیں ہے ایسا خیال آنا یہ بھی بہت بڑی غلطی تھی۔

اس لئے کبھی اپنے دل میں یہ خیال بھی مت لانا کہ اللہ تعالیٰ نے فلانہ کو بنگلہ دیا مجھے جھونپڑا دیا۔

جس مکان میں میرے اللہ نے مجھے رکھا، میں میرے اللہ سے خوش ہوں،

میں میرے اللہ سے راضی ہوں، کبھی دل میں بھی فریاد بھی مت کرنا، اور زبان سے ایسی بات مت بولنا، اے اللہ! تو نے اس کو اتنی اچھی گاڑی دی، تو نے اس کو اتنی دکان دی، تو نے اس کو یہ سب سامان دیا، فرنیچر دیا، اور مجھے ایسا نہیں ملا۔

اس لئے کہ اس طرح کا خیال لانا اللہ کے سامنے فریاد ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز سے ناراضگی ہوتی ہے، خدا جس حال میں رکھے اس حال میں رہنا، جس میں اللہ کی خوشی اس میں ہماری خوشی، جس میں اللہ راضی اس میں ہم راضی۔ اللہ تعالیٰ انشاءاللہ جنت میں عالی شان نعمتوں سے نوازیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری سوچ کو حضور ﷺ جیسی بنا دے

میری دینی بہنوں! جو نبی کریم ﷺ کی سوچ تھی، جو حضور کی سوچ اور چاہت مبارک تھی اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی چاہت کو ایسا بنا دے، آج جو ہماری سوچ ہے کہ ہمارا گھر اچھا ہو جائے، ہمارا room اچھا ہو جائے، ہمارا سامان اچھا ہو جائے، ہمارے برتن اچھے ہو جائے۔ پس ہماری تمام سوچ دنیوی ترقی میں لگی رہتی ہے، اور آخرت اور دینی کاموں کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔

دنیا سے زیادہ فکر یہ کرو کہ ہماری قبر اچھی ہو جائے، ہماری جنت اچھی ہو جائے اور جنت میں ہمارا محل اچھا ہو جائے اس کے لئے اپنی سوچ، اپنی فکر، اپنی محنت، اپنی کوشش جنت کمانے کے پیچھے لگاؤ، عبادت میں لگاؤ، نیکی میں لگاؤ، اچھے کاموں میں لگاؤ، انشاءاللہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی اور خوش ہو جائیں گے۔

ایک بزرگ کی عجیب بات

ایک بزرگ کی بات سنا کر آج کی مجلس کی دعا کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہے یہ کیسے پتہ چلتا ہے؟ ایک اللہ کے ولی نے فرمایا کہ تم اپنے دل میں سوچو کہ دل کے اندر تم اللہ سے راضی ہو کہ نہیں ہو۔

اگر تم دل میں اللہ سے راضی ہو تو سمجھ لو کہ اللہ بھی تم سے راضی ہے، اور اگر تمہارے دل میں اللہ کے لئے فریاد ہے تو سمجھو کہ اللہ کو بھی تم سے فریاد ہے۔

ہم سب اپنے دل کو میری بہنیں دیکھ لیں۔ اللہ نے ہم کو جو دیا، جیسی زندگی میں رکھا اس زندگی سے ہم خوش ہے کہ نہیں اپنے دل میں دیکھ لو اگر ہم اپنے دل میں دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو جیسا رکھا ہے اس پر ہم خوش ہیں، اس پر ہم راضی ہیں تو سمجھو کہ اللہ بھی ہم سے راضی ہے۔

اللہ ہم سب کے دل کو ایسا بنا دیں وہ مالک جس حال میں رکھے، اس حال میں ہم راضی رہیں۔

رمضان کے مبارک ایام میں اللہ تعالیٰ سے مانگو، اس لئے کہ ہم کمزور ہیں، کہیں گے مولیٰ آپ کے خزانے غیب سے ہماری دنیا اچھی بنا دیجئے، ہماری آخرت اچھی بنا دیجئے، جو دعا نبی کریم ﷺ نے مانگی، جو اللہ نے قرآن میں سکھائی وہ دعا ہم اللہ سے ضرور مانگے گے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(سورۂ بقرہ: آیت ۲۰۱)

اے اللہ! ہماری دنیا بھی اچھی بنا دیجیے، ہماری آخرت بھی اچھی بنا دیجیے، باقی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کبھی فریاد نہیں کریں گے، کبھی شکایت نہیں کریں گے، اللہ مجھے آپ کو پوری امت کو ایسے پاکیزہ جذبات عطا فرمائیں، آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا ومولانا محمد كما تحب وترضى عدد ما تحب وترضى يا كريم.

﴿۴﴾

حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا پاکیزہ واقعہ قرآن مجید میں

(قسط سوم)

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆ عام طور پر چھوٹی لڑکیوں کو زیادہ تجربہ نہیں ہوتا ہے، اپنے شوہر کو کیا جواب دینا، اپنے ساس-سسر کو کیا جواب دینا، اس کا تجربہ نہیں ہوتا ہے، وہ بیچاری کم عمر، بھولی بھالی لڑکی، جو چاہے منہ سے بول لیتی ہے، اسکول میں پڑھ رہی تھی، تعلیم پوری ہوئی ماں-باپ نے شادی کرادی، مدرسہ میں پڑھنے گئی تھی، مدرسہ پورا ہوا ماں-باپ نے شادی کرادی، familylife کیسی ہونی چاہئے وہ اس کم عمر لڑکی کو، بیچاری کو سیکھنے کو نہیں ملا اور وہ سسرال میں آ گئی، تو اب ساس اماں کی اور سسر ابا کی ذمہ داری ہے کہ ایسی کم عمر بہو گھر میں آئی ہو تو ذرا اس کو سنبھال لیوے،

☆ بہو کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ میری ساس اماں تجربہ رکھتی ہے، وہ اگر مجھے کوئی بات کہے تو میں محبت سے سن لوں اور اس کے مطابق کام کروں تو میری زندگی میں ہی فائدہ ہونے والا ہے، مجھے ہی کچھ سیکھنے کو ملے گا تو دونوں طرف سے سمجھ داری ہوگی تو انشاء اللہ ساس اور بہو کے درمیان میں جھگڑے نہیں ہوگے۔

☆ ماں-باپ کو ہمیشہ اپنی بیٹی کو سمجھا سمجھا کر کے رکھنا چاہئے کسی طرح اس کا سنسار آباد ہو جائے اس کی family life ٹوٹ نہ جاوے، اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ شادیاں جو ہوتی ہیں وہ ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے، کوئی fix time کے لئے نہیں ہوتی، چند دنوں کے لئے نہیں ہوتی، یہ دنیا اور آخرت کا معاملہ ہے، جب کبھی کسی کے گھر میں شادی کر کے جاؤ یہ نیت لے کر کے جاؤ کہ اب تو دنیا میں بھی یہی رہیں گے، جنازہ بھی اسی گھر سے نکلے گا اور آخرت میں، جنت میں اسی شوہر کے ساتھ زندگی گزاریں گے۔

۴

حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا پاکیزہ واقعہ قرآن مجید میں

(قسط سوم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَن سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَرۡسَلَہٗ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا بَیۡنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَمَنۡ یَّعۡصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفۡسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیۡئًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ اَمَّا بَعۡدُ......

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ o بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتَھَا فَتَعَالَیۡنَ اُمَتِّعۡکُنَّ وَ اُسَرِّحۡکُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلاً وَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا. [سورۂ احزاب: آیت ۲۸-۲۹]

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہو کہ: اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ تحفے دے کر خوبصورتی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور عالم آخرت کی طلبگار رہو، تو یقین جانو اللہ نے تم میں سے نیک خواتین کے لئے شاندار انعام تیار کر رکھا ہے۔

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذٰلک لمن الشاھدین و الشاکرین و الحمد للّٰہ رب العالمین.

دینی بہنو! کل مجلس میں بات یہاں تک پہنچی تھی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے، آپ ﷺ کا مبارک مکان دیکھا، اس مکان میں کوئی خاص سامان اور کوئی خاص چیز نہیں تھی یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت ہی تعجب ہوا، دوسری طرف نبی کریم ﷺ کے مبارک بدن پر رسی کے نشان تھے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دنیا کی وسعت کی درخواست کی لیکن حضور ﷺ نے وہ بات منظور نہیں فرمائی۔

ایک پیاری دعاء

میری دینی بہنو! حدیث میں ہم کو ایک دعا بتلائی گئی، بہت پیاری دعا ہے آپ یاد کرلو اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجۡعَلِ الدُّنۡیَا اَکۡبَرَ ھَمِّنَا وَ لَا مَبۡلَغَ عِلۡمِنَا. [ترمذی

شریف ۲/۱۸۸، رقم ۳۵۰۲]

دعا کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ تعالیٰ! دنیا کو نہ ہمارا مقصودِ اعظم اور نہ ہمارا منتہائے علم بنا۔

آج ہماری فکر، ہماری سوچ میں اگر کوئی سب سے بڑی چیز ہے تو دنیا ہے، دنیا کی راحت ہے، دنیا کا آرام ہے، دنیا کا مال وسامان ہے، دنیا کے کپڑے ہیں، دنیا کی عیش وآرام کی چیزیں ہیں، ہماری ہر وقت کی فکر اسی کی ہے۔

اچھی اور سچی بات لوگوں کو بتانا چاہیے

حضرت عمرؓ کو یقین ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو ابھی طلاق نہیں دی ہے، جب سچی بات معلوم ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے درخواست کی کہ اگر آپ مجھ کو اجازت دے تو میں مسجد میں جاؤں اور مسجد میں جا کر کے اعلان کروں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پاک بیویوں کو طلاق نہیں دی ہے، یعنی میں لوگوں کو سچی خبر بتلا دوں؟ اس سے ہم کو ایک سبق سیکھنے کو ملا کہ کوئی سچی، اچھی بات ہم کو معلوم ہو تو وہ سچی اور اچھی بات دوسروں کو بتلانی چاہئے، کوئی غلط بات، غلط افواہ، جھوٹی بات، چل رہی ہو اور ہم کو سچی بات معلوم ہو تو ہمیں بتلا دینا چاہئے کہ ایسا نہیں ہے، سچائی ایسی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمر! اگر تمہیں ایسا کرنا ہو تو کر سکتے ہو، یعنی اعلان کرنا ہو تو کر سکتے ہو۔ حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس سے نکلے اور مسجد کے دروازے پر پہنچے اور بہت اونچی آواز سے، بہت بلند آواز سے اعلان فرمایا: اے

مسلمانوں! خود نبی کریم ﷺ کو مل کر کے آیا ہوں، آپ ﷺ نے بتلایا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی ہے، حقیقت میں بس اتنی بات ہے کہ ان پاک بیویوں نے مل کر کے درخواست کی تھی کہ ہمارے گھر کے خرچے میں کچھ زیادہ ہو جائے تو گھر میں تھوڑی تنگی دور ہو جائے، اس پر نبی کریم ﷺ ناراض ہو گئے ہیں اور ایک مہینے تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے۔

کوئی بھی بات ہو پہلے اپنے بڑوں کے سامنے رکھنی چاہیے

ایسے موقع کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن آیت میں اتاری ہے:

وَ اِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ وَ لَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ وَ اِلٰۤى اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ. (پارہ ۵/سورۂ نساء/آیت ۸۳)

ترجمہ: اور جب ان کو کوئی بھی خبر پہنچتی ہے، چاہے وہ امن کی ہو یا خوف پیدا کرنے والی، تو یہ لوگ اسے (تحقیق کے بغیر) پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر یہ اس (خبر) کو رسول کے پاس یا اصحاب اختیار کے پاس لے جاتے تو ان میں سے جو لوگ اس کی کھوج نکالنے والے ہیں، وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے۔

عجیب آیت ہے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ تعلیم دی کہ اگر ان کے پاس کوئی بات پہنچتی ہے، گھبرانے کی، ڈر کی، خوف کی، یا کوئی امن-سکون، چین کی، یعنی کوئی اچھی بات آوے یا کوئی tention کی بات آوے، تو یہ منافق لوگ ہے،

کہ اس کو پھیلا دیتے ہیں، وہ publish کر دیتے ہیں، لیکن اس خبر کو پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس لے جانا چاہئے۔ اور سمجھ دار لوگوں کے پاس لے جانا چاہئے، تا کہ صحیح واقعہ کیا ہے، صحیح بات کیا ہے وہ سامنے آجاوے۔

میری دینی بہنو! اس آیت نے ہم کو بہت بڑا سبق دیا کہ کوئی بھی بات سنو! تو فوراً اس کو دوسروں کے سامنے پھیلاؤ مت، دوسروں کے سامنے نقل مت کرو، کوئی بھی بات ہو پہلے بڑے لوگوں کے پاس، ذمہ دار لوگوں کے پاس جو تحقیق کر سکتے ہیں، جو deep میں جا کر کے اس کی حقیقت نکال سکتے ہیں ایسے لوگوں کو پہلے پوچھنا چاہئے۔

کسی کی بات معلوم ہو تو کیا کرے

اور اگر کسی انسان کی personal بات ہے، کسی کی کوئی personal metter ہے، family metter ہے اور ایسی بات کے بارے میں اگر تم کو تحقیق کرنا ہے، اور تحقیق کرنا کسی وجہ سے ضروری ہے تو direct personly اس بہن کو پوچھ لو، خود ان سے ملاقات کر کے سوال پوچھ لو کہ بہن! میں نے تمہارے بارے میں ایسی بات سنی ہے کیا حقیقت ہے؟ تمہارے خاندان کے بارے میں ایسی بات سنی ہے، کیا حقیقت ہے، سوال پوچھ لو، پورے اکرام کے ساتھ، پورے ادب کے ساتھ، پوری محبت کے ساتھ، پوری نرمی کے ساتھ۔

یہ نہیں کہ سب کے سامنے زور زور سے پوچھنے لگ جاوے۔

یہ نہیں کہ غصے اور گرم ہو کر کے پوچھنے لگ جاوے۔

ایسا نہیں کہ طنز کرتے ہوئے پوچھنے لگ جاوے۔

تو بات چل رہی تھی کہ حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر اعلان کیا، تمام صحابہ کو اطمینان ہو گیا، صحابہ کا غم دور ہو گیا، رونا بند ہو گیا اور سب صحابہ اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔

ادھر حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ اپنے گھروں میں غمگین تھیں، تمام پاک بیویاں، ہماری مائیں غمگین تھیں۔

اور حضرت عائشہؓ تو فرماتی ہیں کہ میں تو ایک ایک دن گنتی تھی کہ کب مہینہ پورا ہو، قدرتی بات ایسی ہوئی کہ ۲۹ دن ہوئے، اور نبی کریم ﷺ اچانک حضرت عائشہؓ کے گھر میں تشریف لائے، حضرت عائشہؓ خوش تو ہو گئی، لیکن حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے اور آج تو ۲۹ دن ہوئے ہیں، میں تو ایک ایک دن گن گن کر گزار رہی ہوں، اسلئے مجھے یاد ہے کہ ابھی ۳۰/ دن پورے نہیں ہوئے، اس پر تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عائشہ اس مہینہ میں ۲۹/ دن پر چاند ہو گیا ہے، یہ خوش نصیبی کی بات تھی کہ ایک مہینے کی قسم کھائی تھی اور قدرتی بات ہوئی کہ ۲۹/ دن کے پر چاند ہو گیا، پورے ۳۰/ دن نہیں ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے یہاں سے قرآن مجید میں آیت اتری حضرت جبرئیل آیت

لے کر کے آئے، عجیب آیت ہے۔

يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلاً وَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا. [سورۂ احزاب: آیت ۲۸-۲۹]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: جب یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری تو نبی کریم ﷺ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کو حضرت عائشہؓ سے بڑی محبت تھی، اور حضور ﷺ نے آ کر کے پہلے حضرت عائشہؓ سے دور دور سے بات کی، کیونکہ حضرت عائشہ کم عمر لڑکی تھی، اور چھوٹی عمر میں ان کی شادی ہوئی تھی۔

ساس سسر کو ہدایت

درمیان میں ایک خاص نصیحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں، عام طور پر چھوٹی لڑکیوں میں زیادہ تجربہ نہیں ہوتا ہے، اپنے شوہر کو کیا جواب دینا، اپنے ساس-سسر کو کیا جواب دینا، اس کا تجربہ نہیں ہوتا ہے، وہ بیچاری کم عمر، بھولی بھالی لڑکی، جو چاہے منہ سے بول لیتی ہے، اسکول میں پڑھ رہی تھی، تعلیم پوری ہوئی، ماں-باپ نے شادی کرادی۔ مدرسہ میں پڑھنے گئی تھی، مدرسہ پورا ہوا ماں-باپ نے شادی کرادی، familylife کیسی ہونی چاہئے وہ اس کم عمر لڑکی کو، بیچاری کو سیکھنے نہیں ملا اور وہ سسرال میں آ گئی، تو اب ساس اماں کی اور سسر ابا کی ذمہ داری ہے کہ ایسی کم عمر

بہو گھر میں آئی ہو تو ذرا اس کو سنبھال لیوے، یہ سمجھے کہ یہ بیچاری میری بیٹی کی طرح ہے، اپنی school، اپنا مدرسہ، اپنا کورس پورا کر کے فوراً شادی کر کے آئی ہے، ابھی اس کو گھر میں زندگی کیسے گزارنا ہے، اس نے نہیں سیکھا ہے، تو اس کو سمجھا کر کے سکھاوے، یہ نہیں کہ وہ اپنی کم عمر کی وجہ سے کچھ بول دیوے، تو فوراً گرم ہو جاوے، غصے ہو جاوے، لڑنا جھگڑنا شروع کر دیوے، family probelms کھڑے کر دے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

بہو کو ہدایت

بہو کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ میری ساس اماں تجربہ رکھتی ہے، وہ اگر مجھے کوئی بات کہے تو میں محبت سے سن لوں اور اس کے مطابق کام کروں تو میری زندگی میں ہی فائدہ ہونے والا ہے، مجھے ہی کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ دونوں طرف سے سمجھ داری ہوگی تو انشاء اللہ ساس اور بہو کے درمیان میں جھگڑے نہیں ہوں گے۔

آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو دو چیزوں کا اختیار دیا

بہر حال نبی کریم ﷺ جانتے تھے کہ میری عائشہ کی عمر بہت کم ہے، بھولی بھالی عورت ہے اس لئے حضور نے ان کو پہلے دور دور سے سمجھانا شروع کیا اور سمجھا کر کے حضور ﷺ نے فرمایا: کہ عائشہ میں تم کو ایک بات کہنے والا ہوں؛ لیکن کوئی جلدی جواب مت دینا یعنی اگر جلدی جواب نہ دو تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، تم پہلے اپنے ابا اماں کے پاس جانا، ان سے مشورہ کرنا اور مشورہ کر کے مجھ کو جواب دینا،

حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ حضرت عائشہؓ کے ابا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کی امی جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ مجھ پر خاص عنایت تھی کہ مجھے والدین سے مشورہ کئے بغیر رائے ظاہر کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔

ماں باپ توجہ دیں

میری بہنو! اس زمانے کے ماں-باپ ایسے ہوتے تھے کہ وہ ایسی بات کہتے تھے کہ جس کی وجہ سے بیٹی کا گھر نہ ٹوٹے، اس کی family life ٹوٹ نہ جاوے، ایسی بات ماں-باپ کیا کرتے تھے، آج کے ماں-باپ کو بھی یہی طریقہ اپنانا چاہئے، سسرال ہے اونچ-نیچ تو ہوتی ہی ہے، لیکن ماں-باپ کو ہمیشہ اپنی بیٹی کو سمجھا سمجھا کر کے رکھنا چاہئے کسی طرح اس کا سنسار آباد ہو جائے اس کی family life ٹوٹ نہ جاوے، اس کا خیال رکھنا چاہئے، ماں باپ کبھی بیٹی کی محبت میں، جذبات میں آ کر کے کوئی بات کہہ دیتے ہیں اور لڑکی وہ بات اپنے دل پر لے لیتی ہے، یہی چیز جھگڑے کو بڑھا دیتی ہے، اور پھر family life ٹوٹ جاتی ہے، اس لئے ماں-باپ کو چاہیے کہ اپنی بیٹی کو سمجھا سمجھا کر کے زندگی گزروائے۔

ازواج مطہرات کو ہدایت

نبی کریم ﷺ نے آیت کے مطابق اختیار والی بات بتائی، جس کا حاصل یہ تھا کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: کہ اے نبی! تم اپنی بیویوں سے کہہ

دو، کہ اگر تم چاہتی ہو کہ دنیا میں آرام ملے، دنیا میں رونق ملے، دنیا میں شاندار گھر ملے، دنیا میں شاندار کپڑے ملے، دنیا کی راحت، آرام ملے تو نبی ﷺ کے گھر میں تو تم کو نہیں ملے گا، اسلئے میں تم کو کچھ دے دوں، کچھ فائدہ پہنچا دوں، اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں، یعنی میں تم کو طلاق دے دوں۔ پھر عدت پوری کر لو اور کسی مالدار آدمی سے شادی کر لو اور مالدار آدمی سے شادی کر کے مزے سے زندگی گزارو اور اگر تم اللہ کے رسول کو چاہتی ہو۔ آخرت کو چاہتی ہو اور نبی کے ساتھ اسی غریبی میں زندگی گزارنا چاہتی ہو تو یاد رکھو تم میں سے جو بھی نیکی پر ہوگی، اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں بڑا ثواب عطا فرمائیں گے، نبی کے گھر میں ایسی غریبی کے ساتھ، اسی simplelife تم نے گزار لی، تو اللہ تعالیٰ تم کو آخرت میں بہت بڑا ثواب عطا فرمائیں گے، یہ دو باتیں تمہارے پاس ہیں، ان میں سے ایک اختیار کر لو۔

حضرت عائشہؓ کا پیارا جواب

میری دینی بہنو! قربان جاؤں، حضرت عائشہؓ پر، ہزار مرتبہ قربان جاؤں، اللہ پوری امت کی طرف سے اس نیک عورت کو جزائے خیر عطا فرمائے، جب نبی کریم ﷺ نے ان کے سامنے اختیار کی بات فرمائی تو کتنا پیارا جواب دیا، حضرت عائشہؓ بولی، فوراً بولی۔

اے اللہ کے نبی! یہ کوئی ایسی بات ہے کہ میں اپنے ماں-باپ کو پوچھنے جاؤں، ہرگز نہیں میں بالکل اپنے ماں-باپ کو پوچھنے نہیں جاؤں گی، مجھے ماں باپ

سے مشورہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

فإني اريد اللّٰه و رسوله و الدار الآخرة.

میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں اللہ کو چاہتی ہوں، اللہ کے نبی کو چاہتی ہوں، آخرت کو چاہتی ہوں، یعنی دنیا میں جیسا ملے، اس پر خوش رہوں گی، جو غریبی، فقیری ہوگی، اس میں رہوں گی، لیکن حضور! میں آپ کو چھوڑ کے کہیں نہیں جاسکتی۔

یہ اتنا پیارا جواب تھا، میری دینی بہنو! بڑی بڑی تجربہ والی، عورتیں بھی جواب نہیں دے سکتیں، ایسا جواب حضرت عائشہؓ نے نبیٔ کریم ﷺ کو دیا۔

حضور ﷺ نے یہ جواب سنا، تو خوش ہوگئے، آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی آگئی، آپ کا چہرا چمکنے لگا، اور رنج وغم دور ہو گیا۔

شادیاں ہمیشہ کے لئے ہوتی ہیں

میری دینی بہنو! شادیاں جو ہوتی ہیں وہ ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے، کوئی fix time کے لئے نہیں ہوتیں، چند دنوں کے لئے نہیں ہوتی، یہ دنیا اور آخرت کا معاملہ ہے، جب کبھی کسی کے گھر میں شادی کر کے جاؤ یہ نیت لے کر کے جاؤ کہ اب تو دنیا میں بھی یہی رہیں گے، جنازہ بھی اسی گھر سے نکلے گا اور آخرت میں، جنت میں اسی شوہر کے ساتھ زندگی گزاریں گے۔

ماں عائشہؓ نے کتنا پیارا جواب دیا میں غریبی میں رہوں گی، لیکن میں اللہ کو اور اس کے نبی کو نہیں چھوڑ سکتی، مجھے آخرت کا مزہ چاہئے، یہ جواب ہمارے لئے بھی

ایک نصیحت ہے۔

حضرت عائشہؓ کی درخواست

یہ پہلا نمبر تھا حضرت عائشہ کا، پھر حضور ﷺ اپنی تمام بیویوں کے پاس باری باری تشریف لے جانے والے تھے، حضرت عائشہؓ نے ایک درخواست کی:

حضور! میں نے آپ کو جو جواب دیا ہے، میں نے جو فیصلہ کیا ہے، آپ اپنی دوسری بیویوں کو میرا جواب مت بتلانا، یعنی میرا یہ جواب آپ اپنے پاس رکھنا۔

اس پر نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: کہ دیکھو! میں ابھی تمام بیویوں کے پاس جاتا ہوں، اگر کسی نے مجھے سوال کیا کہ حضرت عائشہ نے کیا جواب دیا؟؟ تو میں ان کو بتلا دوں گا اور میں چھپاؤں گا نہیں، اللہ نے مجھے فتنہ کھڑا کرنے کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا، بلکہ خوش خبری سنانے کے لئے، تعلیم دینے کے لئے، معلّم اور استاذ بنا کر کے اللہ نے مجھے بھیجا ہے، اس لئے اگر کسی نے سوال کیا تو میں نہیں چھپاؤں گا، تمہارا جواب سب عورتوں کو بتلاؤں گا، حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک تعلیم دیکھو کہ ایک اچھی بات اس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا: میں چھپاؤں گا نہیں، بتلا دوں گا۔

اچھی بات چھپانی نہیں چاہیے

میری دینی بہنو! کوئی بھی اچھی بات ہم کو معلوم ہو، نیکی کی بات معلوم ہو تو اس کو مت چھپاؤ، دوسروں کو بتلا دو، دوسروں کو بھی فائدہ ہوگا، دوسرے بھی عمل کریں

گے، دوسرے بھی سیکھیں گے اور اس کا ثواب ہم کو ملے گا، اچھی چیز، اچھی بات کبھی چھپانے کی نہیں ہوتی، پھر نبی کریم ﷺ ماں عائشہ کے پاس سے اٹھے۔

تمام بیویوں کا ایک ہی جواب

اٹھ کر کے اپنی تمام بیویوں کے گھر میں تشریف لے گئے، سب کو یہ دو اختیار بتلائے۔

قربان جاؤں میں امت کی ان ماؤں پر، جب نبی کریم ﷺ تمام بیویوں کے پاس تشریف لے گئے، تو تمام بیویوں نے ایک ہی جواب دیا، اے اللہ کے نبی! ﷺ ہم تو اللہ کو چاہتے ہیں، اللہ کے رسول کو چاہتے ہیں، آخرت کو چاہتے ہیں، ہم کو دنیا کا آرام نہیں چاہیے، دنیا کی غریبی چلے گی، دنیا کی فقیری چلے گی؛ لیکن ہم اپنے اللہ کو ناراض نہیں کریں گے، حضرت نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر کے ہم کہیں نہیں جا سکتے، تمام بیویوں نے یہی جواب دیا۔

حالانکہ ان میں سے بعض بیویاں بڑے رئیس، مالداروں کے گھر سے آئی تھیں، ان کے باپ اور ان کے پہلے شوہر بڑے رئیس تھے، صرف حضرت عائشہؓ کنواری حضور ﷺ کے نکاح میں آئی تھیں، باقی تمام بیویاں بیوہ تھیں، یا طلاق والی تھیں، ان کے باپ اور ان کے شوہر بڑے مالدار تھے۔

حضرت نبی کریم ﷺ اس جواب سے خوش ہونا ظاہری بات ہے، اور قرآن کی آیتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی نبی کریم ﷺ کی ان بیویوں کا یہ

جواب پسند فرمایا۔

اللہ تعالی کی طرف سے امہات المؤمنین کو انعام

اللہ تعالیٰ نے ان تمام عورتوں کو بڑے بڑے انعام دئے، ایسی ایسی نعمت عطا فرمائی، سبحان اللہ! ہماری عقل حیران رہ جاتی ہے۔

پہلا انعام

سب سے پہلا انعام اللہ تعالی نے یہ دیا کہ ان تمام بیویوں کو جنت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سب سے اونچے مقام پر رہنا نصیب ہوگا، حضور تو نبیوں والے مقام پر ہوں گے، سب سے اونچے مقام پر ہوں گے، لیکن یہ بیویاں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ اسی اونچے مقام پر جائے گی، یہ اللہ کی طرف سے ان کو پہلا انعام ملا۔

دوسرا انعام

دوسرا انعام اللہ نے یہ عطا فرمایا کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ تم جو بھی نیک کام کروگی، اللہ تعالیٰ تمہاری نیکی پر تم کو دوگنا ثواب عطا فرمائیں گے۔ ہمیشہ کا فیصلہ ہوگیا۔ حضور ﷺ کی زندگی میں اور حضور ﷺ کے انتقال کے بعد بھی جو نیکی بھی کروگے، اللہ تعالی اس پر تم کو double ثواب عطا فرمائیں گے۔

تیسرا انعام

تیسرا انعام اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ قیامت تک جتنے بھی مسلمان دنیا میں آئیں گے، تم ان تمام مسلمانوں کی ماں کہلاؤ گی، اللہ تعالیٰ نے تم کو پوری امت کی ماں بنا دیا اور تمہارا لقب بن گیا ام المؤمنین، قیامت تک آنے والے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی ماں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم سب کی ماں بننے کا خاص اعزاز عطا فرمایا، حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عائشہؓ کے باپ ہے، نسبی اعتبار سے اور حضرت عائشہؓ بیٹی ہے۔

لیکن امتی ہونے کے اعتبار سے حضرت عائشہؓ ماں ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی۔

حضرت حفصہؓ نسبی اعتبار سے حضرت عمرؓ کی بیٹی ہے لیکن امتی ہونے کے اعتبار سے حضرت عمرؓ کی ماں ہوتی ہے۔

چوتھا انعام

اللہ تعالیٰ نے چوتھا انعام یہ دیا:

فَإِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا. (پارہ۲۱/سورۃ احزاب/آیت۲۹)

جو عورت بھی دھیان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اللہ کو دیکھ رہی ہے اس طرح عبادت کرے، اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں بڑا اجر اور ثواب عطا فرمائیں گے۔

پانچواں انعام

پانچواں انعام یہ دیا؛ عجیب انعام! عجیب انعام! کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تمہارے نکاح میں یہ سب بیویاں وفادار ہیں، آپ کو دل سے چاہنے والی ہیں، اب آپ آئندہ کسی دوسری نئی عورت سے شادی نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو بتلا دیا یہ عورتیں جنہوں نے دنیا کی راحت کی قربانی دیں، اور غریبی میں آپ کے ساتھ رہنا پسند کیا، لہٰذا اب ان وفادار، سچی عورتوں کے سوا کسی نئی بیوی کے ساتھ آپ شادی نہیں کریں گے۔

چھٹا انعام

ایک انعام یہ بھی ہو گیا کہ یہ مائیں، جب پوری امت کی ماں بن گئیں تو نبی کریم ﷺ کے انتقال کے بعد کوئی مرد ان کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا، حضرت عائشہؓ بہت چھوٹی عمر میں بیوہ ہوئی، نبی کریم ﷺ کا انتقال ہوا اس وقت حضرت عائشہ کی عمر ابھی تو ۱۸/سال کی تھی، اتنی چھوٹی عمر میں بیوہ ہو گئی، لیکن پوری زندگی بیوہ ہو کر کے گزاری، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے کہ تم حضور ﷺ کے لئے، حضور ﷺ اب تمہارے لئے ازدواجی زندگی میں خاص ہے۔

حضور ﷺ کسی عورت سے شادی نہیں کر سکتے اور تم کسی مرد سے شادی نہیں کر سکتی، یہ انعام بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

ساتواں انعام

ساتواں انعام اللہ نے یہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی ان کو خوشی مل گئی، سبحان اللہ! یہ بہت بڑا انعام!! اللہ تعالی راضی، اللہ تعالی کے رسول راضی۔

آٹھواں انعام

آٹھواں انعام یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ تم کو آخرت میں بہترین روزی عطا فرمائیں گے، دنیا جیسی گذر جائے، لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین روزی عطا فرمائیں گے۔

نواں انعام

نواں انعام اللہ نے یہ دیا کہ اب تمہیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بہترین زندگی گزارنے کا موقع ملے گا، ایسی بہترین زندگی کہ حضور ﷺ سے دین سیکھ لو اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو آپ کے واسطے سے دین سیکھنے کو ملے گا کہ نبی کی family life کیسی ہوتی ہے، گھریلو زندگی کیسی ہوتی ہے، قیامت تک آنے والی امت کے لئے تم استاذ بن جاؤ، معلّمہ بن جاؤ، سکھانے والی بن جاؤ۔

ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی معلّمہ ہیں

خود اللہ تعالی نے فرمایا:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ. (پارہ

۲۲/ سورۂ احزاب/ آیت ۳۴)

ترجمہ: اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں سنائی جاتی ہیں، ان کو یاد رکھو۔

تم اللہ تعالی کی آیتیں اور اس علم کو یاد رکھو، جس کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے، اس میں اللہ تعالی کی آیتیں یعنی قرآن کی آیتیں اور حکمت سے مراد رسول ﷺ کی سنتیں ہیں، اس کو تم سیکھو اور عمل کرو اور امت تک پہنچاؤ۔

اس لئے نبی کریم ﷺ کے انتقال کے بعد بڑے بڑے صحابہ حضور ﷺ کی بیویوں کے پاس آتے اور پردے کے پیچھے بیٹھ کر کے حضور ﷺ کا دین سیکھتے، کہ حضور ﷺ کی life کیسی تھی، حضوت کی زندگی کیسی تھی۔

دوسروں کو دین سکھانا ضروری ہے

ابھی جو آیت میں نے درمیان میں آپ کو پڑھ کر سنائی، اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو شخص یعنی مرد ہو یا عورت رسول ﷺ سے کوئی آیت یا حدیث سنے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ امت کو پہنچاوے، حضور ﷺ کے صحابہ اور صحابیہ عورتوں نے اس حکم کو پورا کر کے دکھایا، اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ دین کی جو بات ہم سیکھیں، وہ ہم دوسروں کو ضرور پہنچائیں، انشاء اللہ تبلیغ کا ثواب بھی ملے گا اور جس کو پہنچایا اگر وہ عمل کرے تو اس کا ثواب بھی ملے گا۔

ازواج مطہرات کی ایک اور فضیلت

انہیں آیتوں کے بعد اللہ تعالی نے ایک بات اور فرمائی:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. (پارہ۲۲/سورۂ احزاب/آیت۳۳)

ترجمہ: اے نبی کے اہل بیت! (گھر والو) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور رکھے، اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔

اس آیت میں آپ ﷺ کے تمام گھر والے شامل ہیں، اور آپ ﷺ کی تمام پاک بیویاں بھی شامل ہیں کہ اللہ تعالی نے ان کو شیطان کے اغوا سے محفوظ اور سلامت رکھیں گے، اللہ تعالی نے ان کو تہذیبِ نفس، دل کی صفائی، باطنی نورانیت عطاء فرمائی۔

ازواج مطہرات کا تمام عورتوں میں ایک امتیازی مقام

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ. (پارہ۲۲/سورۂ احزاب/آیت۳۲)

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! اگر تم تقوی اختیار کرو تو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

اے نبی کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، یعنی حضور ﷺ کے نکاح میں ہونے کی نسبت سے آپ ﷺ کی بیوی ہونے کے اعتبار سے عالم کی تمام عورتوں سے یقیناً افضل ہو، یہ ان کا ایک خاص امتیازی مقام بھی ظاہر ہوگیا۔

میری بہنو! یہ مقام اللہ نے امہات المؤمنین کو عطا فرمایا، بڑے بڑے صحابہ، بڑے بڑے تابعین آتے تھے اور امت کی یہ مائیں ان کو سبق پڑھاتی تھیں، نصیحت کرتی تھیں، اللہ تعالی کا دین سکھایا کرتی تھیں، اتنا اونچا مقام اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔

میری دینی بہنو! یہ قصہ جو قرآن میں آیا، بخاری شریف میں آیا، یہ قصہ میں نے آپ کو سنایا، اس کے بیچ میں بہت سی نصیحت کی باتیں آئیں۔

ایک خاص نصیحت

لیکن اخیر میں اس قصے کے نتیجے میں ایک خاص نصیحت دینا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جیسی ماں ہوتی ہے ایسی بیٹی ہوتی ہے، بیٹی جو ہوتی ہے اپنی ماں کے راستے پر چلا کرتی ہے، میری مسلمان بہنو، ماؤ ہم سب کی ماں نبی کریم ﷺ کی پاک بیویاں ہیں، یہ ہماری مائیں ہیں، پوری امت کی ماں ہیں آؤ! ہم سب یہ سبق لیوے کہ جیسی ہماری ماؤں کی choice تھی، جیسی ہماری ماؤں کی پسند تھی، ہماری choice اور ہماری پسند بھی ایسی ہوجائے۔

ہم دنیا کے دیوانے نہ بنیں، دنیا کا مال، دنیا کی دولت، دنیا کا سامان، دنیا کا furniture، دنیا کے کپڑے، دنیا کی راحت بس اسی کے چکر میں نہ پڑے، اللہ اوراس کے رسول کو راضی کر کے زندگی گزارنے کی فکر کرے، ہماری سب سے بڑی فکر، ہماری سب سے بڑی کوشش، سب سے بڑی محنت، ہماری سب سے بڑی

سوچ، ہماری سب سے بڑی planning اللہ اور اس کے رسول کو راضی اور خوش کرنے والے کاموں کی ہونی چاہئے، جیسا نمونہ ہم کو ہماری ماؤں سے ملا، وہ ہماری زندگی میں آجاوے، ہم اپنا لیوے۔

دوسری نصیحت

دوسری بات یہ امہات المؤمنین نبی کریم ﷺ کے بالکل قریب تھیں، حضور ﷺ سے قریب کا رشتہ رکھتی تھیں، میری دینی بہنو! ایک point کی بات سوچ لو، سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کیا چاہتے ہیں کہ جو میرے نبی کے قریب کے لوگ ہیں، ان کی زندگی میں سادگی دیکھنا چاہتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی چاہت، یہ اللہ کی پسند ہے، اس واقعہ کے بیان میں یہ حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ زندگی سادگی والی گزارو، تمہارا گھر، تمہاری شادی، تمہاری منگنی، تمہاری simple life style اور سادہ ہووے، اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے۔

تیسری نصیحت

اور تیسری نصیحت یہ ملی کہ نبی کریم ﷺ کی محبت ان پاک بیویوں کے دلوں میں دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ تھی، دنیا کے راحت، دنیا کا آرام اس سے بھی زیادہ نبی کریم ﷺ کی محبت تھی، میری دینی بہنو! اس قصہ کو سن کر نیت کر کے اٹھو، ہم بھی ہمارے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت سب سے زیادہ پیدا کریں گے۔

اگر ہمیں سب سے زیادہ محبت ہے، سب سے زیادہ پیار ہے تو اللہ تعالیٰ سے

اور اللہ کے نبی ﷺ سے اور جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت زیادہ ہوگی وہ زندگی کا ہر کام نبی کریم ﷺ کی مبارک سنت کے مطابق کرے گا، اس لئے سنتیں سیکھو، سنت زندگی میں لاؤ، جس کو جتنی محبت حضور ﷺ سے زیادہ ہوگی اس کی زندگی حضور ﷺ کی سنت کے مطابق اتنی ہی زیادہ ہوگی، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق اور سعادت عطا فرمائیں۔

شادیاں سنت کے مطابق ہوں

میری دینی بہنو! ماشاء اللہ ہم عبادت بہت کرتے ہیں، نیکیاں بہت کرتے ہیں، ذکر، تسبیح، تلاوت بہت کرتے ہیں؛ لیکن جب کبھی ہمارے گھر میں کوئی پروگرام آتا ہے، منگنی آجاوے، شادی آجاوے تب امتحان ہوتا ہے، ہمارے دل میں حضور کی محبت کتنی ہے، میں آپ سب کو کہتا ہوں آؤ! نیت کر کے جاؤ ہم اپنی شادیوں کو بھی، اپنی منگنیوں کو بھی، ہمارے گھر کے پروگراموں کو بھی نبی کریم ﷺ کی مبارک، پاک سنت کے مطابق بنائیں گے تو انشاء اللہ العزیز حضور کی محبت ملے گی، حضور کا پیار ملے گا اور قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے نورانی، مبارک ہاتھوں سے حوضِ کوثر کا پانی ملے گا، حضور کی شفاعت ملے گی۔

اس واقعہ کے وقت کی ازواجِ مطہرات کے مبارک نام

امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس واقعہ کے وقت نبی کریم ﷺ کے نکاح میں ۹/بیویاں تھیں۔

پانچ ان میں سے قریشی خاندان کی تھیں۔

(۱) حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

(۲) حضرت حفصہ بنت حضرت عمر فاروقؓ۔

(۳) حضرت ام حبیبہ بنت حضرت ابوسفیانؓ۔

(۴) حضرت ام سلمہ بنت امیہؓ۔

(۵) حضرت سودہ بنت زمعہؓ۔

اس سے یہ بھی سمجھ میں آیا کہ اپنے خاندان میں نکاح کرنے سے کوئی بیماری پیدا نہیں ہوتی، جیسا کہ آج کل بعض ڈاکٹر لوگوں کو ایسی غلط باتیں بتاتے ہیں۔

اور دوسری چار دوسرے خاندان کی تھیں۔

(۱) حضرت زینت بنت جحشؓ۔

(۲) حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیؓ۔

(۳) حضرت صفیہ بنت حیی اسرائیلی۔

(۴) حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیؓ۔

اور یہ نو بیویاں حضور ﷺ کی وفات کے وقت بھی حیات تھیں۔

ان کے علاوہ آپ ﷺ کی پاک بیویوں میں حضرت خدیجہؓ کا مکی زندگی میں انتقال ہوگیا تھا اور دوسری حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا مدنی زندگی میں انتقال ہوگیا تھا۔

یہ سب نام اسلئے بھی بتائے کہ ہمارے گھر میں اولاد ہو تو ان مبارک ناموں کے مطابق ہم نام رکھیں۔

اللہ تعالی ان تمام ہماری ماؤں کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے، انشاء اللہ کسی موقع پر ان تمام امہات المؤمنین کے واقعات آپ کو بتاؤں گا۔

و آخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالممین.

و صلی اللّٰہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و أصحابہ أجمعین ، ربنا تقبل منا إنك أنت السیع العلیم، ربنا تقبل منا إنك أنت السیع العلیم،ربنا تقبل منا إنك أنت السیع العلیم، سبحان ربك رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للّٰہ رب العالمین.

﴿5﴾

حضورﷺ کی ایک شادی

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆	آپ کو بھیجنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ انسانوں کو اللہ کا دین سکھاوے اور ساتھ ساتھ میں ہر ضرورتپوری کرنے کا طریقہ بھی بتلا دیوے۔ حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے اپنی امت کو، اپنی زبان سے، اپنی مبارک حدیثوں کے ذریعہ سے اور اپنے عمل سے زندگی گزارنے کا طریقہ بتلا دیا۔
☆	اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، اور چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے، تو اس کے لئے easy آسان طریقہ یہ ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک سنت پر چلو، حضور جیسی زندگی گزارو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔
☆	آج ہماری شادیاں ایسی بن گئیں کہ ان سے اللہ تعالی ناراض ہو جائے، اللہ کے نبی ﷺ ناراض ہو جائے ایسی آج ہماری شادیاں بن گئی ہیں۔
☆	حضورﷺ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں پر اپنا لعاب مبارک لگا دیا اور دعا فرما دی، بس اس کی برکت سے حضرت علیؓ ایسے تندرست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی، آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرما دیا۔
☆	ہم کو ہمارے مذہب نے اس طرح مارنے سے منع فرمایا ہے کہ نشان پڑ جاوے، زخم پڑ جاوے، ہڈی ٹوٹ جاوے، اس طرح مت مارو، اور چہرے پر مارنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔
☆	اسی لئے آج کل میں general ماں باپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ منگنی کیا چیز ہوتی ہے، منگنی نکاح کا ایک وعدہ ہے اور کوئی چیز نہیں۔

۵

حضور ﷺ کی ایک شادی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنۡ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ شَفِيۡعَنَاوَحَبِيۡبَنَا وَاِمَامَنَاوَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهۡلِ بَيۡتِهٖ وَاَهۡلِ طَاعَتِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسۡلِيۡمًا كَثِيۡراً كَثِيۡراً...... اَمَّا بَعۡدُ !

فَاَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ o بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o

وَ مِنۡ اٰيٰتِهٖٓ أَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ أَنۡفُسِكُمۡ أَزۡوَاجًا، لِّتَسۡكُنُوۡٓا إِلَيۡهَا وَ جَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّ رَحۡمَةً، إِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ. (پارہ ۲۱/سورۂ روم/آیت ۲۱)

ترجمہ: اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تا کہ تم اس کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیئے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسوله النبی الکریم و نحن علی ذٰلك من الشاهدین و الشاکرین و الحمد للّٰہ رب العالمین.

و قال النبی ﷺ: إن اعظم النکاح برکة ایسره مؤنة۔ **(مشکوٰۃ شریف)** او کما قال علیه الصلاۃ و السلام.

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین نکاح وہ ہے، جس میں خرچہ کم ہو۔

انسان کی زندگی اور ضروریات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ انسان کے ساتھ بہت ساری ضرورتیں لگا دی ہیں، انسان مرد ہو، عورت ہو، کالا ہو، گورا ہو، عرب ہو، عجم ہو، کوئی بھی ہو، انسان کی زندگی اللہ نے ایسی بنائی ہے کہ اس کی زندگی کے ساتھ بہت ساری ضروریات لگی ہوئی ہیں۔

کھانا پینا انسان کی ضرورت ہے، کپڑا، مکان انسان کی ضرورت ہے۔

اسی طریقے سے شادی بیاہ کرنا یہ بھی انسان کی ایک ضرورت ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہر ضرورت پوری کرنے کا طریقہ بھی ہم کو سکھلا دیا، حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔

حضور ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد

آپ ﷺ کو بھیجنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ انسانوں کو اللہ کا دین سکھاوے اور

ساتھ ساتھ میں ہر ضرورت پوری کرنے کا طریقہ بھی بتلا دیوے۔ حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے اپنی امت کو، اپنی زبان سے، اپنی مبارک حدیثوں کے ذریعہ سے کیسے زندگی گزارنی اس کا طریقہ بتلا دیا، اسی طرح اپنے عمل اور اپنے کام کے ذریعے عملی طور پر کیسے زندگی گزارنی اس کا طریقہ بھی نبیٔ کریم ﷺ نے بتلا دیا۔ اسی کو ہم سنت کہتے ہیں، اور نبیٔ کریم ﷺ کی سنتیں آپ کی مبارک باتیں، آپ کا مبارک عمل، آپ کا مبارک طریقہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

حضور ﷺ کی زندگی ایک نمونہ ہے

اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دے دیا:

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة.

پکی بات یہ ہے کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے، زندگی کیسے گزاری جائے، life style کیسی ہونے چاہیے، way of the life زندگی کا راستہ کیسا ہونا چاہیئے، یہ سب چیزیں نبی کریم ﷺ کی زندگی میں موجود ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ سب چیزیں سیکھ کر کے مجھے اور آپ کو اس کے مطابق زندگی گزارنے کی آپ کو توفیق عطا فرمائیں۔

سنت پر چلنے کا انعام

دینی بہنو! یقینی بات ہے کہ جس مرد نے یا جس عورت نے حضرت نبیٔ کریم

ﷺ کے مبارک، نورانی، پاک طریقے کے مطابق زندگی گزار لی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو دنیا میں اور آخرت میں کامیاب کر دیں گے، دنیا اور آخرت میں اس کو عزت عطا فرمائیں گے، دنیا اور آخرت میں اس کو اللہ کی رضا مندی نصیب ہوگی، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اعلان فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ . (پارہ ۳/سورۂ ال عمران/آیت ۳۱)

اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، اور چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے، تو اس کے لئے easy آسان طریقہ یہ ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک سنت پر چلو، حضور جیسی زندگی گزارو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے، یہ آیت ہم سب کو بتلاتی ہے اللہ کی محبت چاہیئے، اللہ کا پیار چاہیئے تو حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی سنت پر، آپ کے طریقے پر ہم سب کو چلنا ہوگا۔

حضور ﷺ کی ایک شادی

میری دینی بہنو! آج کی اس مبارک مجلس میں میرے اور آپ کے آقا تاجدارِ مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک شادی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں، کہ خود نبیٔ کریم ﷺ کی شادی کیسے ہوتی تھی، اللہ کرے کہ ہم سب حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک شادی کو سنیں اور سن کر کے اس کو اپنے دل میں بٹھائیں، اور پکی نیت اور ارادے لے کر کے اٹھیں کہ ہم انشاء اللہ ہماری شادیوں کو نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک

شادی کی طرح بنائیں گے، اگر ہماری شادیاں حضور کی شادی کی طرح ہو جائے گی، اللہ اس میں خیر اور برکت عطا فرمائیں گے، اللہ تعالی ایسی شادی سے خوش ہو جائیں گے۔

ایک دکھ کی بات

میری دینی بہنو! آج ایک دکھ کی بات ہے، ہمارے گھروں میں جب شادی آتی ہے، تو کئی روز پہلے ہم دعوت کی list تیار کرتے ہیں اپنے تمام رشتہ داروں کا نام لکھتے ہیں، قریب کے رشتہ دار ہوں، دور کے رشتہ دار ہوں، قریب کے جان پہچان والے ہوں، دور کے جان پہچان والے ہوں سب کے نام لکھتے ہیں، ہماری کوشش ساتھ میں یہ بھی ہوتی ہے کہ کوئی تعلق والے اور رشتہ دار ناراض نہ رہے۔

کسی سے کبھی ناراضگی ہوگئی تو شادی کے موقع سے ہم ان کے گھر جائیں گے، ان کو sorry کہیں گے، معافی مانگیں گے، ان کو بھی دعوت دیں گے۔ ان کو بھی بلائیں گے، ہماری کوشش یہ رہے گی کہ ہمارے سب رشتہ دار خوش ہو کر کے ہماری شادی میں آوے۔ ہم نئے نئے کپڑے سلائیں گے تو گھر میں سب کے لئے سلوائیں گے، یہاں تک کے گھر میں جو خدمت کرنے والے ہوتے ہیں، ان کو بھی ہم کپڑے دیں گے کہ وہ بھی ہم سے خوش رہے اور ہماری شادی میں وہ بھی خوشی خوشی شریک رہے، لیکن میری دینی بہنو! ایک point سوچ لو، وہ عجیب ہے کہ ہم اپنے تمام رشتہ داروں کو، گھر میں کام کرنے والوں کو، تمام لوگوں کو خوش کرنے کی محنت

اور کوشش کرتے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے، اللہ کے نبی راضی ہو جائے اس کی کبھی کوئی کوشش ہم لوگ نہیں کرتے۔

بلکہ آج ہماری شادیاں ایسی بن گئیں کہ ان سے اللہ تعالی ناراض ہو جائے، اللہ کے نبی ﷺ ناراض ہو جائے، ایسی آج ہماری شادیاں بن گئی ہیں، آؤ! آج اس مجلس میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک شادی کو سنو اور نیت لے کر اٹھو، کہ سارے رشتہ دار ناراض ہو جائے، تعلق والے ناراض ہو جائے، لیکن اللہ تعالی راضی ہو جائے، اللہ تعالی خوش ہو جائے، اللہ کے نبی ﷺ راضی ہو جائے ایسی ہم لوگوں کی شادیاں بن جائے، اس کی پکی نیت لے کر اٹھو، اللہ تعالی اس کی مجھے آپ کو اور پوری امت کو توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی بہت ساری شادیاں ہوئیں، انشاء اللہ میں ایک کے بعد ایک تمام شادیوں کو آپ کے سامنے سناؤں گا، آپ کی چار بیٹیوں کی شادی بھی انشاء اللہ سناؤں گا۔

آج اس مجلس میں ایک نکاح کے متعلق آپ کے سامنے کچھ عرض کرتا ہوں، آپ ﷺ کی مبارک بیویوں میں، امت کی ماؤں میں ایک بہت پیارا نام ملتا ہے، ”ام المؤمنین حضرت صفیہ ؓ“ کا، صفیہ کا معنی ہوتا ہے، جس کو پسند کر لیا ہو، جس کو چن لیا ہو، جس کو select کر لیا ہو۔ حضرت صفیہ ؓ کے ساتھ نبیٔ کریم ﷺ کی شادی

ہوئی، عجیب شادی ہے، عجیب رخصتی ہے اور عجیب ولیمہ ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بہترین سنت کے مطابق simple طریقے سے شادی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت صفیہؓ کا تعارف

حضرت صفیہؓ بڑی خوش نصیب تھی، اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ہارونؑ کے خاندان سے ان کا تعلق تھا۔

ایک موقع پر خود حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ ہے کہ: حضرت صفیہؓ کے (خاندانی) ابا حضرت ہارونؑ (خاندانی) چچا حضرت موسیٰؑ اور شوہر حضرت محمد ﷺ، اتنی ساری خوبیاں ان میں جمع تھیں، حضرت صفیہؓ نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر ایمان قبول کیا اور شادی ہوئی اور مدینہ آئی تو انصار کی عورتیں ان کو دیکھنے آئیں، اتنی خوبصورت تھیں۔

حضرت صفیہؓ کی پہلی شادی سلام بن مشکم قرظی سے ہوئی، پھر اس نے طلاق دے دی تو دوسری شادی کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوئی اور جب کنانہ خیبر کی جنگ میں قتل ہوا تو حضرت صفیہؓ کی شادی حضرت نبی کریم ﷺ سے ہوئی، کسی شوہر سے اولاد نہیں ہوئی۔

خیبر کی طرف

حضرت نبی کریم ﷺ خیبر والوں کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے، یہودیوں نے بہت ساری غداریاں کی تھیں، یہی ہجرت کا ساتواں سال تھا، محرم کا مہینہ تھا، نبی کریم ﷺ صحابہ کی ایک بہت بڑی جماعت کو لے کر کے مدینہ سے نکلے، خیبر مدینہ سے تقریبا ۲۰۰ ر میل دور ہے، ۱۶۰۰ ر صحابہؓ ساتھ تھے۔

حضرت نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، راستے میں ضروریات کے لئے قیام بھی فرمایا، اور خیبر کے قریب جب پہنچے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کو ٹھہرایا اور دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذْرَیْنَ، نَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اِقْدِمُوْا بِسْمِ اللّٰہِ.

حضرت نبی کریم ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچ گئے تھے: لیکن عادت مبارکہ یہ تھی کہ رات کے وقت حملہ نہیں کرتے تھے، صبح کا انتظار فرماتے۔

خیبر کی جنگ

یہودیوں کی غداری کی وجہ سے ہجرت کے ساتویں سال خیبر کی جنگ ہوئی، خیبر میں بہت سارے قلعے تھے، اس میں سے ایک قلعہ ''قموص'' نام کا تھا، جو بہت ہی مضبوط تھا، اس قلعہ کا گھیراؤ تقریباً ۲۰ ر روز تک رہا، اس قلعہ کا صحابہؓ نے گھیراؤ

کیا، درد کی وجہ سے حضورﷺ خود تشریف نہ لائے، حضرت ابوبکرؓ کو پہلے دن اور دوسرے دن حضرت عمرؓ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا، لیکن فتح نہ ہو سکی۔

حضورﷺ کا معجزہ

شام کے وقت نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا، جو اللہ تعالی اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اور وہ قلعہ کو زبردستی فتح کرلے گا۔

حضرات صحابہؓ کی حالت

حضرت نبی کریمﷺ کے مبارک ارشاد کو سن کر حضرات صحابہؓ رات بھر آپس میں یہی بات چیت کرتے رہے کہ دیکھیے! کل کس کو جھنڈا ملتا ہے، صبح ہوتے ہی صحابہؓ حضرت نبی کریمﷺ کے پاس تشریف لائے، ہر ایک کو امید تھی کہ شاید جھنڈا مجھے ملے، اور ایسے موقع پر یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بشارت یا انعام کی بات ہوتی ہے تو لوگ قصداً سامنے آتے ہیں، تقسیم کرنے والے کی نظر ان پر پڑ جائے اور یاد آجائے۔

یہ بھی حضرات صحابہؓ کے شوق کی بات تھی کہ دین کے اہم کام کے لئے میرا انتخاب ہوجائے، اور اللہ تعالی اور رسول اللہﷺ کی محبت والی بشارت مجھ کو نصیب ہوجائے۔

حضرت نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ: علی بن طالب کہاں ہے؟

لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہﷺ! ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپﷺ نے فرمایا: کو بلاؤ۔

حضرت علیؓ کو بلایا گیا۔

معجزہ

حضورﷺ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں پر اپنا لعاب مبارک لگا دیا اور دعا فرمادی، بس اس کی برکت سے حضرت علیؓ ایسے تندرست ہوگئے، جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی، آپﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمادیا۔

حضرت نبی کریمﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمانے کے بعد نصیحت فرمائی کہ لڑائی شروع ہونے سے پہلے، اسلام کی دعوت دینا، اللہ تعالی کے حقوق بتانا اور اس موقع سے ایک خاص بات بیان فرمائی جو بہت قیمتی بات ہے۔

ہمارے ذریعہ دوسرے کو ہدایت ملے وہ قیمتی نعمت

نبی کریمﷺ نے حضرت علیؓ کو جھندا دیتے ہوئے، یہ بھی ارشاد فرمایا:

اے علی! اللہ تعالی کی قسم اگر اللہ تعالی ایک شخص کو تیرے ذریعہ ہدایت نصیب فرمائے تو وہ تیرے لئے لال اونٹوں سے بہتر ہے۔ عرب میں لال اونٹ بہت قیمتی نعمت سمجھی جاتی تھی۔

میری دینی بہنو! کوشش کرو، محنت کرو اللہ ہمارے ذریعہ کسی کو ایمان دے دے، کسی کو ہمارے ذریعہ ہدایت عطا فرمادے۔

ہمارے گھر میں کام کرنے والے یہ افریقی بھائی بہنوں پر ایمان کی محنت کرو، اللہ تمہاری محنت کی برکت سے ان کو مسلمان بنادے تو انشاءاللہ ہمارے لئے آخرت میں اللہ کی خوشی حاصل کرنے کا ذریعہ ہوگا اور جو ہماری مسلمان بہنیں دین سے دور ہیں، نماز سے دور ہیں، پردے اور برقع کا اہتمام نہیں کرتے ان کو سمجھاؤ، ان کی ملاقات کرو، ان کو اچھی نصیحت کرو، اگر تمہارے سمجھانے کی وجہ سے ایک بہن نمازی بن گئی، ایک بہن نے برقع پہن لیا، ایک بہن کی زندگی بن گئی انشاءاللہ تمہارے لئے جنت کا سودا ہوگا، اللہ کی خوشی کا ذریعہ بنے گا۔

خیبر میں بہت سارے قلعے

خیر! تو بات چل رہی تھی خیبر کی جنگ کے بارے میں، خیبر میں یہودیوں کے بہت سارے قلعے تھے، اور اس کے کھنڈرات آج بھی موجود ہیں، مدینۂ منورہ سے خیبر جاسکتے ہیں، خیبر کا مضبوط قلعہ ''قموص'' اللہ تعالی نے حضرت علیؓ کے مبارک ہاتھ پر فتح کروایا، اس قلعہ کا سردار ''کنانہ'' یہودی تھا۔

میری دینی بہنو! ایک بات ذہن میں رکھنا، اصل میں حضرت صفیہؓ سے شادی کا قصہ سنا رہا تھا، حضرت صفیہؓ بہت مالدار گھر کی لڑکی تھی، ان کے ابا حیی ابن اخطب بہت بڑے یہودی قبیلہ بنی نضیر کے سردار تھے، حضرت صفیہؓ دوسری شادی کر

کے اپنے باپ کے گھر سے قموص کے قلعہ میں کنانہ؛ اپنے شوہر کے گھر پر گئی۔

حضرت صفیہؓ کا ایک خواب

عجیب بات ہے!! میں آپ کو حضرت صفیہؓ ایک خواب بتلاتا ہوں۔ دوسرے نکاح کے بعد جب حضرت صفیہؓ کی رخصتی ہوئی تو ایک روز وہ اپنے شوہر کی گود میں سر رکھ کر سو رہی تھی، اس وقت خواب دیکھا، خواب یہ دیکھا کہ یثرب سے ایک چاند نکلا، یثرب مدینہ کا پرانا نام ہے، پہلے اس کو یثرب کہتے تھے، قرآن میں یہ نام آیا ہے، اور وہ چاند چلا اور چل کر کے خیبر آیا، اور خیبر آ کر کے حضرت صفیہؓ کی گود میں گرا، برابر یاد رکھنا اس خواب کو، دیکھو اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کیسے ظاہر فرماتے ہیں، حضرت صفیہؓ نے یہ خواب دیکھا کہ مدینہ سے ایک چاند نکلا، اور وہ چاند نکل کر کے خیبر آیا اور خیبر آ کر کے حضرت صفیہؓ کی گود میں گرا۔ جب بیدار ہوئی تو حضرت صفیہؓ نے جو اس وقت وہ یہودیہ تھی؛ اپنا یہ خواب اپنے شوہر کنانہ کو سنایا، ان کا شوہر کنانہ یہودی سردار بڑا عالم تھا، سمجھ دار تھا، خواب کی تعبیر بھی جانتا تھا، تورات کتاب کو پڑھتا تھا، جیسے اس نے اپنی بیوی کی زبان سے خواب سنا تو اس کے شوہر کو غصہ آیا اور غصہ میں آ کر کے ایک طمانچہ حضرت صفیہؓ کو مار دیا اور طمانچہ مارنے کے بعد وہ کہتا ہے کہ صفیہ میری بیوی، مدینہ کے بادشاہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے، مدینہ کے بادشاہ کی بیوی بننے کا خواب دیکھتی ہے۔

مار کا نشان

اس واقعہ کے درمیان ایک دوسری بات سن لو، حضرت صفیہؓ کو ان کے شوہر نے طمانچہ مارا، جس کی وجہ سے حضرت صفیہؓ کی آنکھ پر ایک ہرے رنگ کا نشان بن گیا، اور جب نبیؐ کریم ﷺ سے حضرت صفیہؓ کی شادی ہوئی، تب خود حضرت نبیؐ کریم ﷺ نے اس نشان کے بارے میں پوچھا تھا، حضرت صفیہؓ نے حقیقت بتائی کہ کنانہ کے طمانچہ کی وجہ سے یہ نشان بن گیا ہے۔

لیکن دینی بہنو! ہم کو ہمارے مذہب نے اس طرح مارنے سے منع فرمایا ہے کہ نشان پڑ جاوے، زخم پڑ جاوے، ہڈی ٹوٹ جاوے، اس طرح مت مارو، اور چہرے پر مارنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔

خواب کی تعبیر

اس واقعہ میں ''مدینہ کے چاند'' سے اشارہ خود حضرت نبیؐ کریم ﷺ کی طرف تھا، کہ حضرت صفیہؓ کا حضرت نبیؐ کریم ﷺ سے نکاح ہوگا۔

اب دیکھو! خواب کی تعبیر کس طرح پوری ہوئی۔

قیدی زینب سے ام المؤمنین حضرت صفیہؓ تک

جب خیبر کا مضبوط قلعہ ''قموص'' حضرت علیؓ کے مبارک ہاتھ سے فتح ہو گیا، تو بہت ساری عورتیں پکڑی گئیں، ان میں حیی بن اخطب جیسے سردار کی بیٹی اور کنانہ جیسے بڑے سردار کی بیوی حضرت صفیہؓ بھی تھی، ان کا اصلی نام زینب تھا۔

حضرت دحیہؓ کلبیؓ حضرت نبیؐ کریم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے

اور ایک باندی مانگی، تو حضرت نبیؐ کریم ﷺ نے یہی ''زینب'' جن کا نیا نام حضرت صفیہؓ مشہور ہوا، وہ ان کو دے دی، دوسرے صحابہؓ نے درخواست کی کہ حضور ﷺ یہ زینب، ایک سردار کی بیٹی ہے، اگر ان کو آپ اپنے پاس رکھے تو بہتر ہوگا، تو حضرت نبیؐ کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختیار دیا گیا تھا کہ غنیمت کے مال میں سے اپنے لئے تقسیم سے پہلے جو چیز بھی پسند ہو لے لیوے، اس کو ''صفی'' کہتے ہیں، اور حضرت نبیؐ کریم ﷺ نے ''زینب'' کو اپنے لئے پسند فرمایا، اسلئے ان کا نام ''صفیہ'' مشہور ہو گیا۔

حضرت نبیؐ کریم ﷺ کے اخلاق کا ایک نمونہ

حضرت نبیؐ کریم ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو بلا کر فرمایا کہ: تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہو تو ہم تمہیں مجبور نہ کریں گے، لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اس پر حضرت صفیہؓ نے اسلام قبول کر لیا، اور فرمایا اگر وہ چاہے تو آزاد ہو کر اپنے گھر چلی جائے اور چاہے تو حضرت نبیؐ کریم ﷺ سے نکاح کر لے، حضرت صفیہؓ کو چند منٹ حضرت نبیؐ کریم ﷺ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، آپ کے اخلاق کو دیکھا، اور یہ دین اسلام کی خوبی ہے کہ ہمارے دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے، جس کو خوشی سے اسلام قبول کرنا ہو، وہ کرے، حضرت صفیہؓ خود کہنے لگی: میں تو آپ سے نکاح کروں گی، حضرت نبیؐ کریم ﷺ نے ان کی چاہت پوری فرمائی اور نکاح ہو گیا۔

حضرت صفیہؓ کا مہر

اور اسی آزادی کو آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کا مہر ٹھہرایا، بخاری شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ:

عن انس بن مالک رضی الله عنه ان رسول ﷺ اعتق صفية وجعل عتقها صداقها . (بخاری شریف، رقم:٥٠٨٦)

خواب کی تعبیر کی تکمیل

جیسے ہی نکاح ہوا، دینی بہنو! حضرت صفیہؓ کا خواب پورا، انہوں نے جو دیکھا تھا کہ یثرب مدینہ کا چاند ان کی گود میں آیا، تو یثرب کے سب سے بڑے چاند تو حضرت نبی کریم ﷺ ہی تھے، وہ حضرت صفیہؓ کی گود میں آ گئے یعنی نکاح ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے نوازتے ہیں

سبحان اللہ! کیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت صفیہؓ کا خواب پورا فرمایا اور اسلام میں داخل ہوگئی اور اسلام میں داخل ہوکر کے قیامت تک آنے والی امت کی ماں بن گئی، امہات المؤمنین میں سے بن گئی، ہم سب کی ماں کہلانے لگی۔

حضرت صفیہؓ کی عقل مندی

الغرض! جب نکاح ہوا تو نبی کریم ﷺ ان سے رخصتی کرنا چاہتے تھے تو حضرت صفیہ بہت ہوشیار لڑکی تھی، عقل مند تھی، فاضلہ، حلیمہ تھی، کہنے لگی حضور آپ

میرے ساتھ یہاں خیبر میں رخصتی نہ کرے، حضور ﷺ فوراً واپس ہو گئے، پھر بعد میں حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اس وقت کیوں رخصتی سے منع کیا تھا؟ تو اس پر حضرت صفیہؓ نے کہا: یہودی لوگ، میرے خاندان کے لوگ، اس چیز کو دیکھیں گے، ہوسکتا ہے ان کو غصہ آ جائے، ان کو طیش آ جائے، ان کی غیرت گوارا نہ کرے، اور آپ ﷺ کے خلاف کوئی سازش کرے اسلئے میں نے چاہا کہ وہاں آپ قریب نہ آویں، نبی کریم ﷺ کو حضرت صفیہؓ کی یہ بات پسند آئی، خیر! حضور ﷺ نے اس بات کو منظور فرما لیا اور وہاں پر حضور ﷺ نے رخصتی نہیں فرمائی، صرف نکاح ہو گیا اور آپ ﷺ آگے کے لئے روانہ ہو گئے۔

نکاح کے بعد رخصتی دیر سے کر سکتے ہیں

میری دینی بہنو! اس جگہ پر رک کر کے بڑی ذمہ داری کے ساتھ ایک بات بتلانا چاہتا ہوں، دیکھو! خیبر میں حضور کا نکاح ہوا، لیکن فوراً رخصتی نہیں ہوئی، رخصتی کچھ وقت گذرنے کے بعد ہوئی، ایسا دوسری شادیوں میں ہوا ہے، خود ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا نکاح ہجرت سے تین سال پہلے ہوا تھا اور رخصتی ہجرت کے ٨/ مہینے کے بعد ہوئی۔ یعنی نکاح کرنے کے تقریباً تین سال سے زیادہ وقت گذرنے کے بعد مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ رخصتی ہوئی۔ اور عجیب بات یہ بتلاؤں کہ وہ رخصتی بھی حضرت عائشہؓ کے مکان میں ہوئی، حضرت عائشہؓ کے گھر ہی میں رخصتی کا مبارک عمل ہوا۔

آج کے زمانہ میں ایک گناہ اوراس سے بچنے کی ایک تدبیر

میری دینی بہنو! اس حوالہ سے میں آپ کوایک بات سنانا چاہتا ہوں کہ آج کل ماحول عجیب بنتا جا رہا ہے کہ عام طور پر ایسا ہوگیا کہ منگنی یا رشتہ ہوجانے کے بعد لڑکی اورلڑکے آپس میں بات کرنے لگتے ہیں، net پر chat کرنے لگتے ہیں، internet پر mobile پر chatting کرتے ہیں mobile پر باتیں کرتے ہیں، اورآپس میں ملتے بھی ہیں، تفریح میں بھی جاتے ہیں، ماں پاب ان کو روک نہیں سکتے یا روکتے نہیں ہیں یا جان بوجھ کر کے بات کرنے دیتے ہیں کہ ان کی منگنی ہوگئی۔

بہت سی جگہوں پر تو منگنی کے بعد لڑکے لڑکی کو آزادانہ ملنے کی، گھومنے کی بڑوں کی طرف سے اجازت ہی مل جاتی ہے، اوراس کو غلط بھی نہیں سمجھتے، حالانکہ یہ سراسر غلط کام ہے۔

اور بہت سی مرتبہ ماں باپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری لڑکی گھر میں ہے؛ حالانکہ وہ اپنے privateroom میں اس لڑکے کے ساتھ contact میں ہوتی ہے۔

میری دینی بہنو! یہ مسئلہ دھیان سے سن لو، منگنی ہمارے مذہب میں کوئی چیز نہیں ہے، منگنی کے بعد لڑکا اورلڑکی دونوں کے لئے بات کرنا جائز نہیں ہے، دونوں ملاقات کریں، دونوں mobile , internet پر chat کرے، گناہ کا کام ہے، جولڑکا-لڑکی ایسا کریں گے وہ گنہگار رہوں گے اور جو ماں باپ کرنے دیں گے،

روکیں گے نہیں، دیکھتے رہیں گے، جان بوجھ کے اجازت دیں گے، یا چپ رہیں گے وہ ماں باپ بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں گنہگار رہوں گے۔

منگنی یعنی کیا؟

اسی لئے آج کل میں general ماں باپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ منگنی کیا چیز ہوتی ہے، منگنی نکاح کا وعدہ ہے اورکوئی چیز نہیں۔

بس! جب تمہارا ارادہ ہوجائے، بات چیت ہوجائے تو سادہ، simple نکاح پڑھادو بعد میں رخصتی کرتے رہنا، رخصتی اپنی فرصت سے کرنا، ابھی صرف نکاح پڑھادو؛ تاکہ یہ لڑکا لڑکی دونوں گناہ میں نہ پڑ جائے، ماں باپ بھی گناہ میں نہ پڑے، اب جب نکاح ہوگیا تو پھر بات کرنا بھی حلال ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ اس قسم کے گناہوں سے امت کی حفاظت فرمائیں، ہمارے جوان بھائی، بہنوں کی لڑکے لڑکیوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں۔ اس کے لئے میں نے یہ حدیث آپ لوگوں کو سنائی ہے۔

حضرت صفیہؓ کی رخصتی

آگے جب روانہ ہوئے تو خیبر سے نکل کر کے مدینہ کے راستے پر صہبا نام کی جگہ آتی ہے اس صہبا والی جگہ پر پہنچے، آج بھی وہ صہبا نام کی جگہ موجود ہے، وہاں جا کر کے نبیٔ کریم ﷺ نے پورے لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دیا کہ سب لوگ ٹھہر جاؤ، اس زمانے میں ٹھہرنے کے لئے کپڑے کے tent بنائے جاتے تھے، سب نے tent

بنائے اور ٹھہر گئے، نبی کریم ﷺ نے تین دن تک صہبا میں قیام فرمایا، وہاں جنگل میں حضرت صفیہؓ کی رخصتی ہوئی۔

میری دینی بہنو! سوچو ایک دم simple طریقے سے حضرت نبی کریم ﷺ کے یہاں رخصتی ہوئی، رخصتی کے لئے کوئی عالیشان bed room تیار نہیں کیا گیا، کوئی bed بنوایا نہیں گیا، کوئی شاندار تیاری نہیں کروائی گئی۔

میری دینی بہنو! میرا ایمان ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہتے میرے حضور دعا کر دیتے اللہ تعالیٰ جنت میں سے ہیرے، موتی چاندی، سونے کا ایک محل ایک کمرہ جنت میں سے اس صہبا میں اتار دیتے اور اس عالیشان diamomd اور sliver کے عالیشان bed room میں نبی کریم ﷺ کی رخصتی ہوتی، حضور دعا کرتے اللہ اتار دیتے، لیکن نبی کریم ﷺ نے دعا نہیں مانگی، اور سادگی میں حضور ﷺ نے رخصتی فرمائی اور اپنی آنے والی امت کو message دیا lesson دیا، سبق دیا کہ تمہارے نبی کی رخصتی سادگی سے ہوسکتی ہے۔

آج رخصتی میں ہمارا حال

اے میری امت کے نوجوانو! اے میری امت کی جوان بیٹیو! حضور ﷺ کے عملی پیغام کا حاصل یہ ہے کہ: تم لوگ تمہاری رخصتی کے لئے bedroom سجانے میں، bed room تیار کرنے میں ہزاروں ڈالر کا خرچ مت کرنا، یہ میرے حضور نے ہم کو message اور سبق دیا ہے، میری دینی بہنو! آج ہماری

شادیوں میں جو خرچ ہوتے ہیں، توبہ استغفر اللہ!!!! اور اس کے لئے جو تیاریاں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔

حضرت صفیہؓ کا ولیمہ

آگے کی بات سنئے! آگے اس سے بھی عجیب بات ہے، جب رخصتی کی صبح ہوئی، ولیمے کا دن تھا، اللہ اکبر! کیسا ولیمہ! جب رخصتی کی صبح ہوئی تو چمڑے کا ایک دسترخوان بچھوایا اور نبی کریم ﷺ نے خادم حضرت انسؓ کو حکم دیا: انس! اعلان کر دو، پوری جماعت میں اعلان کر دو کہ جس کے پاس جو ہو وہ لے آوے اور لا کر کے دستر خوان پر رکھ دے۔

ولیمہ میں کیا تھا؟

اعلان ہوتے ہی کوئی صحابی کھجور لائے، کوئی پنیر لائے، کوئی ستو لائے، کوئی گھی لائے، اس طرح کا کچھ سامان جمع ہوگیا، نہ گوشت تھا، نہ روٹی تھی۔

بخاری شریف کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ کھجور، پنیر، گھی ملا کر ''حیس'' نام کا ایک کھانا بنایا گیا، اور سب نے بیٹھ کر ایک ساتھ جمع ہو کر کھایا، یہ تھا نبی کریم ﷺ کا سیدھا سادہ ولیمہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی سادگی والے ولیمہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ایسا ولیمہ بھی ہوسکتا ہے

ولیمہ ایسا کریں کہ دو چار گھر سے کھانا لے کر کے شادی والے کے گھر میں

بیٹھ کر کے کھانا کھالیوے، بس ہو گیا ولیمہ، میں اپنے گھر سے ٹیفین لے آؤں، تم اپنے گھر سے ٹیفین لے آؤ، شادی والے کے گھر میں بیٹھ جائیں اور بیٹھ کر کے ولیمہ کھالیوے، یہ بھی تو نبی کریمﷺ کے ولیمے سے بات سیکھنے کو ملی۔

حضرت عیسیٰؑ کی دعا پر آسمانی کھانا

میری دینی بہنو! میں آپ کو عجیب بات بتاؤں، قرآن مجید میں ایک قصہ آیا ہے حضرت عیسیٰؑ کا، حضرت عیسیٰ کے جو صحابہ تھے، جن کو ''حواری'' کہتے ہیں، وہ حواری لوگ ایک دن حضرت عیسیٰؑ سے کہنے لگے، اے اللہ کے نبیؑ! کیا آپ کے رب اللہ ہمارے لئے آسمان سے کھانا اتار سکتے ہیں؟ حضرت عیسیٰؑ نے ان کو سمجھایا، جب انہوں نے اصرار کیا، تو حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے دعا مانگی اور دعا مانگ کر کے کہا:

رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَ آيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. (پارہ۷/سورۂ مائدہ/آیت۱۱۴)

قرآن میں سورۂ مائدہ میں یہ دعا موجود ہے، حضرت عیسیٰؑ نے دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی دعا قبول فرمائی اور آسمان سے کھانا آیا اور سب نے مل کر وہ کھانا کھایا۔

آسمانی عجیب کھانا

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی یہ دعا قبول کر کے آسمان سے دسترخوان اتارا

گیا، تفسیر کی روایتوں میں ہے کہ لال رنگ کا دسترخوان دو بادلوں کے بیچ میں آسمان سے ان کی نظروں کے سامنے آیا، اس دعا کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو دیکھ کر حضرت عیسیٰؑ کو رونا آ گیا، اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالیٰ! مجھے شکر کرنے والوں میں سے بنا دیجئے، اے اللہ تعالیٰ! آسمان سے آئے ہوئے اس دسترخوان کو رحمت بنا دیجئے اور اس کو سزا نہ بنانا، پھر حضرت عیسیٰؑ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نماز پڑھی اور روتے ہوئے دسترخوان پر جو کپڑا اوڑھایا ہوا تھا وہ کھولا۔

اور پڑھا **بسم اللہ خیر الرازقین** ۔ جو اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والے ہیں، ان کے مبارک نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

اس میں بغیر کانٹے کی بھنی ہوئی مچھلی تھی، ایسی تازہ عمدہ تھی کہ اس مچھلی سے چربی بہہ رہی تھی، ایک روٹی پر زیتون تھا، دوسری روٹی پر شہد تھا، تیسری روٹی پر گھی تھا، چوتھی روٹی پر پنیر تھا، پانچویں روٹی پر گوشت کے ٹکڑے تھے، اور یہ کھانا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تیار کیا ہوا تھا، دنیوی کھانا نہیں تھا۔

بعض روایتوں میں یہ ہے کہ مچھلی کھانے کے بعد ''حواری'' لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ سے عرض کیا کہ حضرت! آپ کا ایک معجزہ تو دیکھ لیا کہ آسمان سے دسترخوان آیا، دوسرا معجزہ بھی دکھائیے۔

اس پر حضرت عیسیٰؑ نے اس مچھلی کے جو کچھ بچے کچے حصے تھے، اس کو فرمایا

:اے مچھلی! تو اللہ تعالی کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو گئی، پھر حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: کہ پہلے جیسی پھر ہو جا تو وہ پھر سے بھنی ہوئی ہو گئی۔

میں نے تو یہ قصہ اس لئے سنایا کہ جو اللہ تعالی حضرت عیسیٰؑ کے لئے جنت سے اتنا شاندار دستر خوان اتار سکتے ہیں، وہ اللہ تعالی حضورﷺ کے ولیمہ کے لئے شاندار کھانا بھیج سکتے تھے، لیکن حضورﷺ اپنے عمل مبارک سے امت کو ولیمہ میں سادگی سکھانا چاہتے تھے۔

میری دینی بہنو! سوچو! حضرت نبی کریمﷺ کا ولیمہ کتنا سادہ ہوا، اور آج ہمارے یہاں ولیمے کے نام پر کتنی بڑی بڑی دعوتیں ہوتی ہیں، کتنے بڑے خرچ ہوتے ہیں، آؤ! آج اس مجلس میں نیت لے کر کے جاؤ، انشاء اللہ العزیز! میرے گھر کی شادیوں میں بھی بالکل simple ولیمہ ہوگا، جس میں ہم غریبوں کو بلائیں گے، عالموں کو، نیک لوگوں کو کھلا دیں گے؛ تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ نکاح ہو گیا۔

ولیمہ کا مقصد

علامہ بدر الدین عینیؒ نے شرح بخاری عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ولیمے کا مقصد ہے، لوگوں کو نکاح کی خبر ہو جائے، حلال، حرام میں فرق ہو جائے۔

شادی کی سادگی غریبی کی وجہ سے نہیں ہے

میری دینی بہنو! یہ حضور کا نکاح، یہ حضور کی رخصتی، یہ حضور کا ولیمہ جو حضرت صفیہؓ کے ساتھ ہوا اللہ اکبر یہ ہمارے سامنے ہیں، یہ حضور کی سنت ہے، میری دینی

بہنو! ارادے لے کر کے جاؤ، ہم اپنی شادیوں کو سنت طریقے کی، سادگی والی بنائیں گے۔

ایک point کی بات سن کر کے ہم دعا کر لیتے ہیں۔

وہ یہ ہے کہ ہم مالدار ہو یا ہم غریب ہو، کچھ بھی ہو؛ لیکن ہم اپنی شادیاں سنت طریقے سے کرے، مالدار ہو تو بھی سادگی سے کرو اور غریب ہو تو بھی سادگی سے کرو۔

اور دل میں یہ نیت کرو کہ ہم simple شادی اس لئے کرتے ہیں کہ یہ حضرت نبی کریمﷺ کی مبارک سنت ہے۔

سنت کی نیت سے، اللہ کو راضی کرنے، نبی کریمﷺ کو خوش کرنے کے لیے simple نکاح کرو، simple رخصتی کرو، simple ولیمہ کرو۔ انشاء اللہ اللہ تعالی شادیوں میں خیر و برکت عطا فرمائیں گے۔ تمہاری شادیوں میں اللہ رحمتیں اتاریں گے، برکت والی بنا دیں گے، نورانیت والی بنا دیں گے، اور انشاء اللہ لعنتوں سے شادی کی حفاظت ہوگی، اللہ پوری امت کو اس کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں سنت طریقے کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریمﷺ کا اتباع نصیب فرمائیں۔ اور بھی اس سلسلہ کی دوسری باتیں ہیں، انشاء اللہ آئندہ کی مجلسوں میں عرض کریں گے۔

تاریخی زیارت

یہ جو میں نے ابھی حضرت عیسیٰؑ کے دستر خوان کی بات سنائی تو کہا جاتا ہے کہ جس جگہ پر حضرت عیسیٰؑ کے لئے جنت سے کھانا اترا تھا وہ جگہ مسجد اقصی کے بازو میں ہے، یہاں ملاوی آنے سے پہلے میں وہاں جاکر آیا اپنی آنکھ سے وہ جگہ دیکھ کر آیا، وہ سفر کی کارگزاری میں نے panama میں بیان کی ہے، چونکہ ارضِ مقدس کے سفر سے ترکی کا سفر ہوا اور وہاں الحمدللہ پورے یوروپ کے تبلیغی جوڑ میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور ترکی سے پناما جانا ہوا اور وہاں ۹/بیان تفصیل سے کارگزاری کے ہوئے اور پھر جو کارگذاری باقی تھی، وہ تین بیانات آپ کے ملاوی میں مردوں میں کئے ہیں۔

cd میں اس کی پوری کارگزاری کا بیان ہے، آپ لوگ اس سفر کی پوری کارگزاری کو سن لے،۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالى جدک ولا اله غيرک

اللهم صل وسلم وبارک على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا و مولانا محمد کما تحب وترضى عدد ماتحب وترضى يا کريم يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين

﴿٦﴾

شادی کیسی ہونی چاہیے

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆	بے شک شادی ایک ضرورت ہے، لیکن سادگی کے ساتھ ہو۔
☆	نکاح اور شادی بھی ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے کارڈ وغیرہ شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
☆	بہت سی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ شادی کے لیے ہم لوگ قرض لیتے ہیں، دوسروں کے پاس قرض مانگتے ہیں۔ اور جو غریب لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں کے پاس جا کر کے زکوۃ، صدقہ وغیرہ کی رقم مانگتے ہیں شادی غیرہ کے واسطے، یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ اور قرض لے کر کے بڑی بڑی شادی کرنا وہ بھی مناسب نہیں ہے۔
☆	خاص طور پر جو مالدار لوگ ہیں، اللہ تعالی نے جن کو پیسے دئے ہیں ایسے گھر کی بہنوں سے میں دل سے درخواست کرتا ہوں، آپ اپنے گھروں میں سادہ نکاح کرو، تا کہ دوسروں کے لیے نمونہ بنے اور نبی کریم ﷺ کی سنت زندہ کرنے کا ہم کو ثواب مل جائے۔
☆	اللہ نے پیسہ اس لیے نہیں دیا کہ ہم اس کا show کرے، اس کی نمائش کرے، آج ہم نے شادیوں کو پیسوں کے show کرنے کی چیز بنالی ہے، دولت اللہ نے دی، اس کو اچھے کام میں خرچ کرو، شادی، بیاہ، منگنی کے ذریعہ سے اس کا show مت کرو۔
☆	جس شادی میں کسی کی نماز قضا ہوگئی تو اس شادی کی تمام برکتیں ختم ہو جاتی ہے۔
☆	بہت دکھ کی بات سننے میں آتی ہے کہ ہماری شادیوں میں تصویر لی جاتی ہے، mobile پر photo لیتے ہیں اور whatsapp پر اس کو بھیجا جاتا ہے۔

﴿٦﴾

﴿شادی کیسی ہونی چاہیے﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ شَفِیۡعَنَاوَحَبِیۡبَنَا وَاِمَامَنَاوَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَاَھۡلِ طَاعَتِہٖ وبَارِك وَ سَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡراً کَثِیۡراً...... اَمَّا بَعۡدُ !

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ o بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡھَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ. (پارہ ۲۱/سورۃ روم/آیت ۲۱) صدق اللّٰہ مولانا العظیم۔

ترجمہ: اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم اس کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیئے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی

نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

و قال رسول اللّٰہ ﷺ الدنیا کلھا متاع و خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ۔ (مشکوۃ شریف) او کما قال علیہ الصلوۃ و السلام.

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: پوری دنیا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک و صالح عورت ہے۔

شادی ایک ضرورت ہے لیکن سادگی کے ساتھ ہو

گذشتہ مجلس میں حضرت نبی کریم ﷺ کی ایک مبارک شادی کا کچھ ذکر کیا تھا اور یہ بات بتلائی تھی کہ ہمارے دین میں، ہمارے مذہب میں شادی ایک ضرورت ہے جیسے کھانا ایک ضرورت ہے، پانی ایک ضرورت ہے، اسی طرح شادی- بیاہ بھی ایک ضرورت ہے۔ اور ضرورت کو ضرورت کے طریقے سے پورا کرنا چاہئے۔ آپ سوچئے ہم جب روزانہ کھانا کھاتے ہیں۔

تو کیا ہم اپنے کھانے سے پہلے اعلان کرتے ہیں؟

card چھپواتے ہیں کہ آج میں کھانا کھا رہا ہوں۔

جس طرح ہم ضرورت کے وقت میں اپنا کھانا کھا لیتے ہیں۔ اپنا پانی پی لیتے ہیں، دوسری اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں، اس طرح نکاح اور شادی بھی ایک ضرورت ہے اور اس کو معمول کے مطابق کی عام زندگی کی طرح سنت طریقے سے کر لینا چاہئے۔

ضرورت کی تکمیل کے لئے سب کو بتانا ضروری نہیں

جیسے اگر استنجا کی ضرورت پڑتی ہے، بڑا استنجا ہو یا چھوٹا، کیا کبھی آپ نے یہ دیکھا کہ کسی کو استنجاء کی ضرورت ہوئی اور اس نے کارڈ چھپوا کر دوسروں کو اطلاع دی کہ میں استنجا جا رہا ہوں۔

بلکہ اس کو بتلانے کے لئے بھی ہم عمدہ الفاظ استعمال کرتے ہیں، اور مناسب تعبیر اختیار کرتے ہیں، جیسے میں فارغ ہو کر آرہا ہوں۔

غرض نکاح اور شادی بھی ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے کارڈ وغیرہ شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ابھی چند روز قبل میرے مخلص دوست جو میرے لئے **رب اخ لم تلده امه** کے مصداق ہے، حضرت مولانا اسماعیل احمد لولات صاحب کاپودروی دامت برکاتہم کی بیٹی کا نکاح پڑھانے گیا تھا، ان کی بیٹی کا ملاوی کے ایک مولوی صاحب سے نکاح ہوا وہ مجھ سے اصلاحی تعلق رکھتے ہیں تو میرے مشفق حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم نے بتایا کہ ابھی ایک صاحب شادی کی دعوت لے کر آئے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کارڈ کتنے میں تیار ہوا؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ ۱۰۰۰/ ایک ہزار روپئے کا ایک کارڈ۔

آپ دیکھئے ایک کارڈ اتنا مہنگا۔

تو شادی کتنی مہنگی ہوگی، اللہ تعالی فضول خرچی سے ہماری حفاظت فرمائے۔

شادی اور قرض

بہت سی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ شادی کے لیے ہم لوگ قرض لیتے ہیں، دوسروں کے پاس قرض مانگتے ہیں۔ اور جو غریب لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں کے پاس جا کر کے شادی وغیرہ کے واسطے زکوۃ، صدقہ وغیرہ کی رقم مانگتے ہیں، یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ اور قرض لے کر کے بڑی بڑی شادی کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔

نکاح اور سودی قرض

ایک جگہ نکاح پڑھانے کے لئے جانے کا اتفاق ہوا، بہت بڑا مجمع تھا، بہت بڑی دعوت ہوئی، مجلس میں گھر والوں نے آنے والوں کا شکریہ ادا کیا، کچھ لوگوں کا نام لے کر اور کچھ لوگوں کا بغیر نام کے شکریہ ادا کیا، جن لوگوں کا نام لے کر شکریہ ادا کیا، ان میں سے ایک بینک کے ذمہ داروں کا بھی شکریہ ادا کیا، مجھے حیرت ہوئی کہ بینک کے ذمہ داروں کا شکریہ کیوں؟ پتہ چلا کہ انہوں نے بینک سے شادی کے لئے سودی قرض لیا تھا، اس لئے ان کا شکریہ ادا کیا گیا، میں کہتا ہوں کہ ایسے موقع پر کھانا بھی نہیں چاہیے اور ایسی شادیوں سے دور رہنا چاہیے، کتنے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ سودی قرضہ سے شادی کی جاوے، اللہ تعالی ایسی حرکتوں سے مسلمانوں کو توبہ کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

جیسے بعض لوگ مکان کی تعمیر کے لئے، کاروبار کے لئے سودی قرض لیتے ہیں اور پھر جب تعمیر مکمل ہو جاتی ہے تو اس پر قرآن کریم کی آیت لکھتے ہیں، هذا من فضل ربی. اب بتاؤ! یہ کتنی بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ سودی قرض سے مکان

بناوے اور اس پر لکھے کہ یہ میرے رب کا فضل ہے!!! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی غلط باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماوے۔

شادی میں زیادہ خرچ کی نحوست کا ایک واقعہ

میں ایک country میں سفر پر گیا تھا تو وہاں کے احباب نے عجیب بات سنائی کہ ایک مسلمان بھائی نے اپنی بیٹی کی شادی کروائی اور شادی کرانے کے لئے ایک بہت بڑی رقم قرض لی، اور بہت بڑی شاندار شادی کی، تین چار دن تک لوگوں کو کھانا کھلایا، اور بہت بڑا hall book کروایا، پھر تقدیر کی بات؛ لڑکی سسرال گئی اور تھوڑے ہی دنوں میں اور اس لڑکی کو طلاق ہوگئی، اپنے باپ کے گھر پر واپس آ گئی۔ وہ لڑکی طلاق لے کر اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ گئی۔ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات سال گذر گئے؛ لیکن ایسا ہوا کہ شادی کے بعد طلاق کے سات سال گذر گئے وہ لڑکی طلاق لے کر کے گھر میں بیٹھی ہے اور اس کے باپ پر جو شادی کے وقت کا قرض تھا، وہ قرض ابھی تک ادا نہیں ہوا تھا، اس کا باپ بیچارہ محنت کرتا ۔ اپنا گھر چلاتا اور گھر چلانے کے ساتھ ساتھ وہ تھوڑا تھوڑا قرض ادا کرتا رہا، ساتھ میں بات یہ بھی ہوئی کہ بیچاری اس لڑکی کی نہ دوسری شادی ہوسکی، اور نہ تو باپ بیچارہ قرض ادا کرسکا۔

میری دینی بہنو! عبرت کی بات ہے، ایسے پتہ نہیں کتنے قصہ ہوتے ہوں گے کہ باپ بیچارہ قرض لے کر کے بڑی بڑی شادی کرے اور نعوذ باللہ! اللہ حفاظت

میں رکھے طلاق ہوجاوے، لڑکی باپ کے گھر آجاوے اور قرض ادا نہ ہوسکے، اس لئے ایسا مت کرو کہ ہم قرض لے کر کے بڑی شادی کریں، بلکہ میں نے جو آپ سے درخواست کی تھی کہ مالدار ہو، اللہ نے پیسے بھی دئے ہو تو بھی نبیٔ کریم ﷺ کی سنت کی نیت سے ہم لوگ سادگی والی شادی کریں گے، سادگی والے نکاح کریں گے، تو انشاء اللہ اس شادی میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائیں گے۔

خاص طور پر جو مالدار لوگ ہیں، اللہ تعالی نے جن کو پیسے دئے ہیں ایسے گھر کی بہنوں سے میں دل سے درخواست کرتا ہوں، آپ اپنے گھروں میں سادہ نکاح کرو، تاکہ دوسروں کے لیے نمونہ بنے اور ہم کو نبیٔ کریم ﷺ کی سنت زندہ کرنے کا ثواب مل جائے۔

بوسوانہ کا واقعہ

یہ آپ کے قریب میں ایک بوسوانہ country ہے، وہاں بھی دین کی نسبت سے جانا ہوا۔ میرے پیر و مرشد حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کے خادم خاص مخدومنا حضرت مولانا ابراہیم پانڈور صاحب دامت برکاتہم نے خود مجھے یہ واقعہ سنایا تھا کہ وہاں ایک گھر میں دو بہن تھی، پہلی بہن کی شادی ہوئی، تو باپ نے بہت بڑا خرچ کیا، وہ پہلی لڑکی چاہتی تھی کہ میری شادی خوب شاندار ہو، ایک ہفتے تک شادی کی اور کھانے پینے کی party چلی، لوگوں کو دعوت دی، اچھے اچھے کپڑے سب کے سلوائے گئے، اور اس کے دو سال کے بعد اس کی دوسرے نمبر کی

بہن کی یعنی چھوٹی لڑکی کی شادی ہوئی، جب دوسری لڑکی کی شادی کا وقت آیا تو اس لڑکی نے خود اپنے ابا اور اماں سے کہا؛ ابا-اماں میری شادی میں خرچ مت کرو، سادہ طریقے سے، سنت کے مطابق شادی کردو اور شادی کر کے مجھے رخصت کردو، میں کوئی بڑی party، بڑی دعوت یہ سب کرنا نہیں چاہتی ہوں، اس کے ماں باپ نے چاہا کہ ہم نے پہلی لڑکی کے وقت پر بڑا خرچہ کیا تھا، تو یہ چھوٹی اور آخری لڑکی ہے، اس کی شادی میں بھی بڑا خرچہ کرے، لیکن اس لڑکی نے ہمت کی اللہ تعالی سے دعا کی کہ اللہ! میرے ماں باپ کو صحیح سمجھ دے اور وہ لڑکی خود اصرار کرتی رہی، ۔ بلآخر اس کے ماں باپ مان گئے، اس کے باپ نے یہ نیت کی کہ میں نے پہلی لڑکی کی شادی میں جتنا خرچہ کیا تھا، اتنی پوری رقم ، اتنے dollar میں اپنی دوسری لڑکی کو ایسے ہی gift اور ہدیہ دے دوں گا۔

simple شادی ہوگئی اور ماں باپ نے پہلی لڑکی کے وقت جتنا خرچہ کیا تھا، وہ پوری رقم اپنی چھوٹی لڑکی کو ہدیہ دے دی، تو اس لڑکی نے اس پیسے سے اپنا ذاتی کا گھر خرید لیا، اور شادی کے تھوڑے دنوں کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنی مالکی کے، ذاتی گھر میں رہنے کے لئے چلی گئی اور اطمینان سے اپنے شوہر کے ساتھ اپنی private مالکی کے گھر میں رہنے لگی۔ تب اس کی بڑی بہن کو احساس ہوا کہ آج میرے پاس اپنا private گھر نہیں ہے، میری شادی کے وقت پر میں نے بہت خرچے کروائے، میں نے بہت دعوت کرائی؛ لیکن کیا فائدہ ہوا، لوگ کھا پی

کر کے مزے کر کے چلے گئے اور میری چھوٹی بہن دیکھو! اس نے simple شادی کی تو آج اس کا اپنا خود کا گھر ہو گیا۔

ماں باپ کو کرنے کا کام

میری دینی بہنو! کچھ ایسا مزاج بناؤ کہ جتنا خرچہ ہم شادی میں کرنا چاہتے تھے، اتنے پیسے سے ہم اپنے لڑکے اور اپنی لڑکی کا future develope کریں، ان کا مستقبل آباد کریں، تو انشاء اللہ العزیز اولاد مرتے دم تک ماں باپ کو دعا دے گی کہ ہمارے ماں باپ نے ہمارے لیے کتنا اچھا کام کر دیا، اس لیے پیسے بچا کر کے ان کا گھر بنا دو، ان کے لیے کوئی زمین لے لو، جوان کو پوری زندگی کام آوے اور مستقبل میں آپ کے پوتے نواسے ہوں گے، وہ بھی کہیں گے کہ ہمارے دادا-دادی، ہماررے نانا-نانی نے ہمارے لیے کتنا اچھا کام کیا تھا، اور اللہ تعالی بھی راضی ہوں گے۔

شیطان کی چالاکیاں

دینی بہنو! یہ شیطان بڑا خطرناک ہے، عجیب عجیب راستے سے شیطان آتا ہے، میرے استاذ محترم حضرت مولانا ابراہیم صاحب پٹنی مدظلہ العالی نے فرمایا: جب ہمارے گھر میں پہلی شادی کا موقع آتا ہے تو شیطان آکر کے یوں کہتا ہے کہ یہ تو پہلا موقع ہے۔

ہم نے سب کے یہاں دعوت کھائی تو سب کو کھلانی پڑے گی، پہلی شادی

میں کچھ خرچہ کرلو اور پھر جب دوسری شادی آتی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے، کہ پہلی لڑکی کے لئے کیا ہے، تو اب دوسری کے لیے نہیں کریں گے تو اس دوسری لڑکی کو برا لگے گا، میرے ابا نے میری شادی پر کوئی بڑا خرچ نہ کیا، پھر جب آخری لڑکا یا لڑکی ہوتی ہے تو ہم یہ سوچتے ہیں کہ اب تو ہم سب اولاد کی شادی سے فارغ ہو رہے ہیں، چلو اب آخری شادی کا موقع ہے، اس لیے کچھ خرچہ کرلو۔ اس طرح شیطان ہم کو ایسی ایسی باتیں سکھلاتا ہے، اور ہر شادی پر بڑے اخراجات کرواتا ہے۔

اسلئے پہلا ہو کہ آخری ہو، بیچ والا ہو کوئی بھی ہو، ہم نبی کریم ﷺ کی سنت کی نیت سے بالکل سادہ نکاح کریں، انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ ہماری شادیوں میں خیر و برکت عطا فرمائیں گے۔

ایک اہم بات

میری دینی بہنو! ایک بات اور سوچ لو، میں آپ کو عجیب بات سناتا ہوں، ہمارے گھر میں اللہ نے مال دیا ہے، دولت دی ہے پیسے دئے ہیں اور ہم شادی کا بہت بڑا جشن کریں، بہت بڑی دعوت کریں، اور ہمارے اڑوس پڑوس میں، اور ہمارے محلّہ میں، ہمارے شہر میں بہت سی کنواری لڑکیاں ہیں، وہ کنواری لڑکیاں اپنے دل میں سوچتی ہیں، میرے ماں باپ کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں، کہ ہماری شادی کروا سکے، بعض مرتبہ بعض غریب ماں باپ کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ وہ اپنی لڑکی کے لیے معمولی سی چیز لا کر کے اس کی شادی کرا سکے اور بعض

مرتبہ ان کے پاس بالکل پیسے نہیں ہوتے ہیں۔

ہمارے گھروں میں شاندار شادیاں ہو رہی ہیں، دعوتیں کھائی جا رہی ہیں اور وہ غریب لوگ بیچارے دیکھ رہے ہیں، ہائے میرے ماں باپ کے پاس پیسے نہیں ہیں، پیسے ہوتے تو میرے ماں باپ بھی میری شادی کراتے، بعض لوگ بھوکے ہوتے ہیں ان کے گھر میں کھانا پینا نہیں ہوتا اور ہمارے گھروں میں شاندار دعوتیں ہوتی ہیں، میری دینی بہنو! ہماری گھروں کی ایسی شاندار دعوتیں، شاندار شادیاں کسی غریب لڑکے لڑکی، کسی غریب ماں باپ نے دیکھی جن کے پاس کچھ نہیں ہے اور ان کے دل سے آہ نکلی، یاد رکھو! کسی کی ایسی آہ لگ گئی، کسی کی ایسی بددعا لگ گئی، تو خطرہ یہ ہے کہ خیر اور برکت کم ہو جائے، اس لئے ہمیں اپنی شادیوں کو simple بنانے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مال دوسروں کو دکھلانے کے لئے نہیں دیا

میری دینی بہنو! اللہ نے پیسہ اس لیے نہیں دیا کہ ہم اس کا show کرے، اس کی نمائش کرے، آج ہم نے شادیوں کو پیسوں کے show کرنے کی چیز بنالی ہے، دولت اللہ نے دی، اس کو اچھے کام میں خرچ کرو، شادی، بیاہ، منگنی کے ذریعہ سے اس کا show مت کرو۔

آج ہم نے شادیوں کو Money power کی نمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے، مالداری دکھانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے، کتنے افسوس کی بات ہے، مال کوئی دکھانے کی

چیز نہیں ہے۔

دولت اور عورت

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ دولت اور عورت کسی کو دکھانے کی چیز نہیں، ورنہ فتنے میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے، اپنی دولت کو دکھاؤ گے تو چور ڈاکو کے خطرات ہو جاویں گے اور اب تو حکومت کا آمدنی پر ٹیکس کا جو شعبہ ہے Income tax والے وہ بھی شادیوں پر نظر رکھتے ہیں۔

اور تمہاری عورت کسی نے دیکھ لی اور اس کے حسن پر فدا ہو گیا تو اس میں بھی بڑے فتنے آسکتے ہیں اور آرہے ہیں، اس لئے ہمیشہ دولت اور عورت کو چھپا کر رکھنے میں خیر ہے۔

شادیوں میں ہونے والی برائیاں

اور بڑی خطرناک بات یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں شادیوں میں ہماری دینی بہنیں بہت اچھے اچھے، شاندار کپڑے پہن کر کے آتی ہیں اور بے پردہ آتی ہیں، یا شادی میں آکر کے پردہ اتار دیتی ہیں اور وہاں پر مرد بھی آتے جاتے ہیں، محرم، غیر محرم کا کوئی فرق باقی نہیں رہتا، ہنسی، مذاق، songs، گیت وغیرہ یہ سب چیزیں چلتی ہیں۔

میری دینی بہنو! ہماری شادیاں اس لیے نہیں ہیں کہ ہم کپڑوں کی نمائش کرے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ شادی کے موقعے عطا نہیں فرمائے۔

اللہ نے کپڑے دئے، اچھے سے اچھے کپڑے پہنو، اپنے شوہر کو خوش کرنے کے واسطے پہنو، لیکن شادیوں میں اس طرح شاندار کپڑے پہن کر کے پرائے مردوں کی نظر پڑے یہ گناہ کا کام ہے۔

مرد، عورت آپس میں mix ہو جائے، محرم، غیر محرم کا فرق نہ رہے اور دعوتوں میں سب آپس میں ملے جلے، ایک دوسرے کو دیکھے، یہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔

اگر ہماری شادیوں میں ایسے کھلم کھلا گناہ ہوں گے، حرام چیزیں ہوگی، دھیان سے سن لو ہمارے شادی کی برکتیں ختم ہو جائیں گی، جس شادی میں کھلم کھلا مرد، عورت آزاد free ایک دوسرے کو ملے جلے، آپس میں بات چیت کرے، اس طرح کے غلط کام جس شادی میں ہوں گے، اس شادی میں اللہ تعالی کی رحمتیں نہیں ہوں گی۔

نادانی کی بات

میں آپسے کیا کہوں کتنے دکھ کی بات ہے کہ ایک تو ہم نے خرچہ کیا، محنت کی، پیسہ لگایا اور ساتھ میں اتنا بڑا نقصان کہ ہماری شادی کی برکت ختم ہو جائے۔

ہم سے بڑا پاگل کون کہ ہم اپنا پیسہ خرچ کر کے اپنی شادی کی برکت ختم کر دے یہ تو ہمارے لیے بہت بڑے نقصان کی بات ہے، اس لیے دینی بہنو! اپنے نکاح کی، اپنے گھروں کی شادیوں کی برکتوں کو باقی رکھو اور یاد رکھو جہاں بھی بڑی دعوت ہوگی، وہاں مجمع کو قابو میں نہیں کر سکو گے، چاہے کتنا بھی اہتمام کر لو کہ مرد کے

لیے الگ جگہ ہے، عورت کے لیے الگ جگہ ہے، لیکن شادیوں میں قابو پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے، اس لیے ہم ایسی بڑی بڑی شادیاں ہی نہ کریں اور سادگی والی شادیاں کریں تو انشاءاللہ العزیز حرام سے ہماری حفاظت ہوگی، ہماری شادیوں میں برکت باقی رہے گی۔

شادی اور نماز

اور ایک بات میں آپ کو بتاؤں، شادیوں میں نماز کون پڑھتا ہے، کھانے میں، کھلانے میں لوگ لگے رہتے ہیں، خوشی مذاق میں لگے رہتے ہیں، نماز بھی پڑھتے نہیں جاتے، مرد بھی نماز پڑھنے نہیں جاتے، ہماری بہنیں بھی نماز نہیں پڑھتیں، کسی اللہ کے نیک بندے نے فرمایا ہے کہ:

جس شادی میں کسی کی نماز قضا ہوگئی تو اس شادی کی تمام برکتیں ختم ہو جاتی ہے، جس نکاح کی وجہ سے، جس شادی کی وجہ سے کسی کی نماز قضا ہو جائے، نماز چھوٹ جائے اس شادی کی تمام برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

سوچو: میری دینی بہنو! لوگوں کی نمازیں چھوٹنے سے، کتنا بڑا نقصان ہوتا ہے۔

کیا دلہن کے لئے نماز معاف ہے؟

اور میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ہمارے یہاں جو رواج ہے کہ بیچاری دلہن کو تیار کر کے کب سے بٹھا دیتے، اب وہ ایسی بن کے بیٹھ جاتی ہیں کہ نماز بھی نہیں

پڑھتی، اس کی سہلیاں قریب میں بیٹھ جاتی ہے، یہ بہت غلط طریقہ ہے، شادی کا دن ہو، رخصتی کا دن ہو کوئی بھی دن ہو، ہمارے لیے نماز فرض ہے، کوئی نماز ہماری معاف نہیں ہوتی ہے، اس لیے دلہنوں کو بھی نماز پڑھاؤ اور جو بھی شادی کے وقت پر دو چار عورتیں، سہلیاں آتی ہیں، ان سے بھی نماز پڑھنے کے لئے کہو، کسی کی بھی فرض نماز ہماری شادی کی وجہ سے چھوٹ نہ جاوے، اس کا خصوصی خیال رکھو۔

شادی یا انتخابی محفل؟

میری دینی بہنو! آج کل ہماری شادیوں کی ایک بُری بات میں آپ کو عرض کرتا ہوں، تاکہ اس گناہ سے ہماری حفاظت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ہم لوگ ثواب حاصل کر سکے، آج کل ہوتا یہ ہے کہ جو جوان لڑکیاں ہوتی ہیں، وہ شادیوں کی محفل کے انتظار میں رہتی ہیں، اس میں اچھے اچھے کپڑے پہن کر کے بے پردہ شادی کی محفل میں جائے گی اور جوان لڑکے بھی وہاں پر آتے ہیں، اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں، پسند کرتے ہیں۔

گویا نعوذ باللہ! آج ہماری شادی، شادی نہیں رہی؛ بلکہ جوڑے پسندیدگی کے میلے بنتی جارہی ہے، گویا پسندیدگی کے لئے کوئی میلہ رکھا گیا ہو، ایسا لگتا ہے۔ ماں باپ بھی جان بوجھ کر اپنی لڑکیوں کو سجا کر کے بھیجیں گے، اور شادی کی بھیڑ بھاڑ کی آڑ میں بہت سارے گناہ اور نئے ناجائز تعلقات وجود میں آتے ہیں، میری دینی بہنو! یہ غلط طریقہ ہے، اگر تمہاری بیٹی کو حیا-شرم، عفت، پاک دامنی کے ساتھ

رکھو گے، انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ غیب سے اچھے جوڑے عطا فرمائیں گے، اس لیے اپنی شادیوں کو اس طرح پسندیدگی کے میلے مت بناؤ۔

شادی اور تصویر

اور بہت دکھ کی بات سننے میں آتی ہے کہ ہماری شادیوں میں تصویر لی جاتی ہے، mobile پر photo لیتے ہیں اور whatsapp پر اس کو بھیجا جاتا ہے۔

میری دینی بہنو! یہ تو اتنا خطرناک گناہ ہے کہ دلہن کو سجا کر کے اس کی تصویر لے دے، پھر internet پر رکھے، whatsapp پر بھیجے۔

کیا یہ ہمارے دین کی تعلیم ہے کہ کسی عورت کے حسن جمال اور زینت کو ہم اس طرح شائع کرے؟

اس طرح لوگوں کے درمیان میں ظاہر کرے؟

توبہ، استغفر اللہ!!!

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن تصویر کھینچنے والے جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے، اس تصویر میں جان ڈالو، روح ڈالو اور اگر وہ روح نہیں ڈال سکے تو ان کو جہنم کی سزا دی جائے گی۔

ضرورت کے وقت فوٹو کھینچوانے پر استغفار

میری دینی بہنو! ذرا سا سوچ لو یہ passport ہے، سرکاری کاغذات ہیں، اس کے لیے ضروری photo کھنچوانا شریعت میں جائز ہے، لیکن اس کے

ساتھ استغفار کرنے کی تاکید لکھی ہے کہ ہم ضرورت کے وقت پر تصویر کھنچواویں، سرکاری کاغذات کے لیے تصویر بنوائیں؛ لیکن ساتھ میں استغفار بھی کرے، تو پھر بتاؤ ہم شادی میں، منگنی میں اس طرح تصویر کھینچے، photo کھچوائے اس کو internet پر رکھے، whatsapp پر بھیجے یہ تو بڑی خطرناک بے شرمی ہے، بڑی بے حیائی ہے، اگر کسی سے کچھ ایسا گناہ ہوا ہو، تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور internet سے ختم کردو، whatsapp سے delete کردو، گھر میں اس کی clip ہے تو اس کو جلا ڈالو، توڑ ڈالو، اس کے photo ہے تو ختم کر ڈالو، اور سچی توبہ اور استغفار کرلو، اللہ تعالیٰ انشاء اللہ اس گناہ کو معاف فرمادیں گے۔

آج تک شادیوں کے موقع پر لوگ سادہ کیمرے سے تصویر کھنچواتے تھے، لیکن اب موبائیل میں تصویر اور ویڈیو کا زمانہ آگیا، پوری شادی کی شوٹنگ ہوتی ہے، نکاح کی مجلس کو بھی اس میں لے لیتے ہیں، یہ سب غلط کام ہیں۔

ایک جگہ کسی کے پاس اس طرح شادی کی تصاویر کا پورا آلبم تھا، تو میں نے ان کو پوچھا کہ یہ کیوں تیار کروایا؟

کہنے لگے کہ شادی کی یادگار ہے۔

میں نے پوچھا کیا یادگار؟

کیا تمہاری ہونے والی اولاد اور ہونے والے پوتے نواسے یہ دیکھیں گے کہ ہماری اماں، ہماری دادی، ہماری نانی کیسے دلہن بنی تھی؟

اس کو کیسے دلہن بنایا گیا تھا، یہ یادگار رکھنے کی چیز ہے؟

دینی بہنو! یہ سب شیطانی چکر ہے، جس سے توبہ کی ضرورت ہے۔

شادی اور میوزک

دینی بہنو! سن کر کے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ہماری شادیوں میں گانا ہوتا ہے، songs ہوتے ہیں۔ ہماری بہنیں گیت گاتی ہیں، گانیں گاتی ہیں، توبہ استغفر اللہ!

حدیث میں آتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا خلاصہ ہے کہ جس طرح پانی گرتا ہے، اور زمین پر کھیتی اگتی ہے، اسی طرح گانوں سے دل میں نفاق اگتا ہے، یعنی جیسے پانی سے کھیتی کو اگتی ہے اسی طرح گانے بجانے سے بے ایمانی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک فرمان کا خلاصہ ہے کہ گانا سننے سے زنا وجود میں آتا ہے، اور آج کل یہ چیز خوب دیکھنے میں آرہی ہے۔

ایک حدیث کا مضمون ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کے نام بدل کر پیئیں گے، ان کے سامنے گانا بجانے کے سامان کے ساتھ عورتوں کا ناچنا ہوگا، اللہ تعالی ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور بعض کی صورتیں بدل کر بندر اور سور بنا دیں گے۔

اسلئے آپ اپنے کو گانے اور گیت وغیرہ سے بچاؤ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا واقعہ

میری دینی بہنو! مدینہ منورہ میں ایک صحابی ہے حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ، مکہ سے ہجرت کر کے مدینۂ منورہ آئے تھے، جن دس صحابہؓ کو آپ ﷺ نے دنیا میں جنت کی خوشخبری دی، ان میں سے ایک ہے۔

اس زمانہ میں طریقہ ایسا تھا کہ مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے صحابہؓ کو مدینہ میں کسی انصاری صحابی کے ساتھ نبی کریم ﷺ جوڑ دیتے تھے، تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ کے ساتھ جوڑ دیا، بھائی چارہ قائم کروا دیا، حضرت سعدؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہا کہ میں مدینہ میں بڑا مالدار ہوں، اور میرے پاس دو باڑیاں اور دو بیوی ہیں، اس لئے تم میری دونوں باڑی دیکھ لو، جو تم کو پسند ہو میں تم کو وہ دے دوں گا، اور میری دونوں بیویوں میں سے جو تم کو پسند ہو میں اس کو طلاق دے دوں، تم اس سے شادی کر لو، حضرت عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا: اللہ تعالی تم کو تمہارے گھر والوں میں اور مال میں برکت عطا فرمائیں۔

اس انصاری ساتھی کو کہنے لگے، مجھے تو مدینہ میں market کہاں ہے؟ بازار کہاں ہے؟ بتاؤ، حضرت سعدؓ نے ان کو بازار بتایا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بازار میں تجارت کرنے لگے، خریدنے بیچنے لگ گئے، اور جو نفع ملتا اس میں سے بچت بھی کرتے تھے۔

حضرات صحابہؓ کا ایک وصف

حضرات صحابہؓ بچت کرکے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے تھے،ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمارہے تھے اوراس کے لئے مال کی ضرورت تھے،تو حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے چندے کی اپیل فرمائی،حضرت عبدالرحمٰنؓ گھر تشریف لے گئے اور تیزی سے واپس آئے اور عرض کیا حضورﷺ میرے پاس ’’چار ہزار درہم‘‘ تھے،اس میں سے دو ہزار میں نے میرے رب کو قرض دئے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کئے ،اور دو ہزار گھر والوں کے لئے چھوڑے، نبی کریم ﷺ نے ان کو دعا دی، جوتم نے دین کے لئے دیا،اس میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماوے،اور گھر والوں کے لئے چھورا اس میں بھی اللہ تعالیٰ برکت عطاء فرماوے،اس دعا کا بڑا اثر ہوا۔

نبی کریم ﷺ کی دعا اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ کی مالداری

محنت کرتے کرتے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت برکت عطا فرمائی، بہت مال دار بن گئے ،اتنے مالدار بن گئے شاید آج ہم میں سے کوئی اتنا مالدار نہیں ہوگا۔جب حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ کا انتقال ہوا اور ان کی میراث تقسیم ہوئی ہے تو صرف چاندی اور سونا اتنا تھا کہ اس کو کلہاڑے کے ذریعہ سے کاٹ کاٹ کر کے تقسیم کرنا پڑا،اور کاٹنے والوں کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے،کلہاڑا تو لکڑے کاٹنے کے کام میں آتا ہے،لیکن ان کے پاس اتنا سونا،چاندی تھا کہ اس کو کلہاڑے سے کاٹ کے تقسیم کرنا پڑا،ان کی چار بیویاں تھیں ،ہر ایک کے حصے میں شرعی تقسیم کے مطابق

۸۰ر ہزار سونے چاندی کے سکے آئیں،ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سونے چاندی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ،سو گھوڑے،تین ہزار بکریاں یہ سب تھا،لیکن اتنے سارے مال اور اتنی ساری مالداری کی وجہ سے ان کی طبیعت،مزاج میں کوئی غلط قسم کا اثر نہیں آیا،حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اتنے سیدھے سادے رہتے تھے کہ اپنے غلاموں کے ساتھ ہوتے تو ان میں اور ان غلاموں میں کوئی فرق نہیں کرسکتا تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ کا نکاح

میری دینی بہنو!اتنے مالدار صحابی لیکن ان کا نکاح کیسا ہوا، کتنا سادہ نکاح ہوا کہ مدینہ میں شادی ہوئی اور مدینہ میں حضرت نبی کریم ﷺ موجود ہیں، اتنا سادہ نکاح ہوا، کہ کسی کو بلایا نہیں۔نکاح ہوا، رخصتی ہوئی۔رات گزار کر کے پھر نبی کریم ﷺ کی مبارک مجلس میں آئے ،تو اس زمانے میں دلہن جو کچھ لگاتی تھی جیسے آج کل مہندی لگاتے ہیں،ایسی کوئی چیز دلہن نے لگائی تھی ، وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے کپڑے پر لگی ہوئی تھی ،تو ان کے کپڑے پر نشان دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے پوچھا عبدالرحمٰن یہ دلہن والا اثر تمہارے کپڑے پر کیسے آ گیا؟

جیسے آج کسی مرد کے کپڑے پر عورت کا بال یا ٹیکی کی چمک دیکھ کر پوچھتے ہیں، کہ یہ عورت کا بال اور چمک تیرے کپڑے پر کیسے آ گئی؟ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے نبی کریم ﷺ سے کہا،حضور! میرا نکاح ہوا، رخصتی ہوئی اور میں رخصتی کر کے آرہا ہوں،اس لیے میرے کپڑے پر یہ نشان لگا ہوا ہے۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیوی کو کتنا مہر دیا؟ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا دیا۔

اس واقعہ سے حاصل ہونے والی چند نصیحتیں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی شادی کا یہ واقعہ جو میں نے آپ کو سنایا، اس میں ہم کو بہت ساری باتیں نصیحت کی ملیں۔

(۱) مالداری ہو تب بھی نکاح سادگی والا کرنا چاہیے، اور نیت اور جذبہ ہو کہ ہم سنت کی وجہ سے سادگی والا نکاح کر رہے ہیں۔

(۲) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ان کے انصاری ساتھی حضرت سعدؓ نے باڑی اور بیوی دونوں خود سے پیش کئے، یہ حضرات انصارؓ کی قربانی اور مہمانوں کے اکرام کی بات ہے، اور حضرات مہاجرین کے ساتھ اتنے بڑے ایثار کی بات ہے۔

(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اتنی بڑی پیش کش کے باوجود خود محنت کر کے، حلال روزی کما کر شادی کی۔

(۴) میری دینی بہنو! عجیب بات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں فرمایا، عبدالرحمٰن مجھے تم نے شادی میں نہیں بلایا، عبدالرحمٰن تم نے میری بھی دعوت نہیں کی، ایک مرتبہ بھی حضور نے ایسا نہیں فرمایا اور حضور کو بُرا بھی نہیں لگا۔

میری دینی بہنو! آج تو کسی کے یہاں شادی ہو، دعوت ہو اور ہم کو نہ بلائے، ہم کو دعوت نہ دیوے، تو ہم کو بُرا لگ جاتا ہے، اور ہم اس کو یاد رکھتے ہیں، ہم ناراض

ہو جاتے ہیں، یہ کتنی بُری عادت ہے۔

صحابہ کے دل میں حضرت نبی کریم ﷺ کی بہت پکی محبت تھی؛ لیکن اس کے باوجود نکاح میں بلانا ضروری نہ سمجھا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ایسا دل عطا فرمائیں، میں تو آپ کو کہتا ہوں کہ کوئی آپ کو دعوت نہ دیوے تو بُرا نہیں ماننے کا، بلکہ خوش ہونے کا کہ بہت اچھا نہیں بلایا تو۔ کون فارغ بیٹھا ہے کہ دعوتوں میں جاوے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ولیمہ

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

او لم و لو بشاۃ۔ (بخاری شریف رقم:۵۰۷۲)

ایک بکری کاٹو اور بکری کاٹ کے ولیمہ کر دو، اللہ تعالی تم کو تمہارے مال میں برکت عطا فرماوے۔

سبحان اللہ!!! کیسا simple نکاح! اللہ تعالیٰ آج امت کے مالداروں کو، امت کے غریبوں کو، سب کو ایسا کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائیں۔

سو شہیدوں کا ثواب

میری دینی بہنو! ہم حدیث سنتے رہتے ہیں، فتنے اور فساد کے زمانے میں ایک سنت کو زندہ کرنا سو شہیدوں کا ثواب ہے، سادے نکاح والی یہ سنت آج امت میں سے دھیمے دھیمے ختم ہو رہی ہے، آؤ میری دینی بہنو! نیت لے کے اٹھو، پکے ارادے لے کر کے اٹھو، ہمارے گھروں کی شادیاں ایک دم simple نبی کریم

ﷺ کی سنت کے مطابق ہوگی، اس کے پکے ارادے لے کر جاؤ۔

حضرت فاطمہؓ کا نکاح

ایک سنت اور بتلاتا ہوں آپ کو۔

اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی ہمت عطا فرمائیں۔

حضرت فاطمہؓ نکاح ہوا، نبی کریم ﷺ نے خود حضرت علیؓ کے ساتھ شادی کرائی اور شادی کرانے کے بعد ان کو جہیز میں جو ہوسکا تھوڑا سا ضروری سامان دیا

باپ شادی کے وقت اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیٹی کو کچھ دے سکتا ہے، اور دینا بھی چاہئے، کچھ gift دے یہ میں آپ کو کہتا ہوں گھر کا سامان دے دو، ضروری چیزیں دے دو، تاکہ اس کو پوری زندگی کام آوے۔ حضرت فاطمہ کا حضرت علیؓ سے نکاح ہوا تو حضرت علیؓ کے گھر سے کوئی بارات دلہن کو لینے نہیں آئی، بلکہ خود نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر کی ایک خدمت کرنے والی عورت حضرت ام ایمنؓ سے فرمایا: کہ میری بیٹی فاطمہ کو علی کے گھر پر پہنچادو، حضور ﷺ نے خود بیٹی کو پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

اللہ آپ کو ہمت دیوے تو آپ اپنی بیٹی کے سسرال والوں کو کہہ دو کوئی ہمارے یہاں لینے کے لیے نہیں آئے گا ہم ماں باپ ساتھ آکر کر ہماری بیٹی کو تمہارے گھر پہنچادیں گے۔

شادی کی پہلی رات کا ایک سنت عمل

میرے مرشد ثانی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم نے ایک عجیب عمل حدیث شریف سے نقل کیا ہے، وہ میں آپ کو بتاتا ہوں، اس پر عمل کرنے سے انشاءاللہ بہت ہی فائدہ ہوگا۔

حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا کا جب نکاح ہوگیا اور رخصت کرنے کا وقت آیا، تو حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا کو حضرت اُمِ ایمن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا۔ اس کے بعد بہ نفسِ نفیس آں حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، اور حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا سے کہا: تھوڑا پانی لاؤ، چناں چہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں، آپ ﷺ نے پیالہ اُن سے لے لیا اور ایک گھونٹ پانی دہنِ مبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا، اور فرمایا: آگے آؤ، وہ سامنے آکر کھڑی ہوگئیں، تو آپ ﷺ نے اُن کے سینے اور سر پر وہ پانی چھڑکا، اور فرمایا: "اللّٰهم إني أعيذها بك وذرّيتها من الشّيطان الرّجيم" اور اِس کے بعد فرمایا: میری طرف پشت کرو، چناں چہ وہ پشت کرکے کھڑی ہوگئیں، تو آپ ﷺ نے باقی پانی بھی یہی دعا پڑھ کر پشت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب رُخ کرکے فرمایا: پانی لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: مَیں سمجھ گیا جو آپ چاہتے ہیں، چناں چہ مَیں نے بھی پیالہ پانی کا بھر کر پیش کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آؤ، مَیں آگے گیا، آپ ﷺ نے وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے میں کلی کرکے میرے سر اور سینے پر پانی کے چھینٹے دیے، پھر فرمایا: پشت پھیرو، مَیں پشت پھیر کر کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ نے پھر وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے میں کلی کرکے میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیے، اِس کے بعد فرمایا: اب

اپنی دُلہن کے پاس جاؤ۔(حِصنِ حَصِین:۱۶۴)

لڑکی کی رُخصتی کے وقت ایسا کرنا بہتر ہے، داماد کو بھی بلا کر اسی طرح کرے۔(حِصنِ حَصِین:۱۶۳)

اَور ایک روایت میں ہے کہ: نکاح کے دن حضور ﷺ بعد عشاء حضرت علی مرتضیٰؓ کے گھر تشریف لائے، اور برتن میں پانی لے کر اُس میں اپنا لعابِ مبارک ڈالا، اور قل اعوذ برب الفلق الخ اور قل اعوذ برب الناس الخ پڑھ کر دعا کی۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا کو آگے پیچھے حکم فرمایا کہ: اِس کو پئیں اور وُضو کریں۔ پھر دونوں صاحبوں کے لیے طہارت اور آپس میں محبت رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور خوش نصیبی کی دعا فرمائی، اور فرمایا: جاؤ! آرام کرو۔

اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا بھی باعثِ برکت ہے۔(اختری بہشتی زیور:۶/۴۳)

اللہ تعالیٰ ایسی سنت کے مطابق شادیاں کرنے کی ہم لوگوں کو توفیق اور سعادت عطا فرمائیں اور ہمارے معاشرے میں سے شادی کے تمام خرافات کو دور کر دیویں۔

حضرت جی مولانا یوسف صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب کی شادی

جو اللہ کے نیک بندے بزرگانِ دین، اولیاء اللہ ان کے گھروں کی شادیاں

ہم سنتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں، یہ فضائلِ اعمال جو کتاب پڑھی جاتی ہیں، اس کتاب کے لکھنے والے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ میرے دادا پیر ہوتے ہیں اور میرے استاذوں کے استاذ ہوتے ہیں، حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کے گھر کی لڑکیوں کی شادی کس کے ساتھ ہوئی؟ اللہ اکبر!!! دعوت وتبلیغ کی مبارک محنت جو آج پوری دنیا میں چل رہی ہے اس کے دوسرے حضرت جی، حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ اور تیسرے حضرت جی جن کا ابھی کچھ سال پہلے انتقال ہوا حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ، ان دونوں کے ساتھ حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کی لڑکیوں کی شادیاں ہوئی تھیں۔ خود حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کی ایک دوسری کتاب ہے ''آپ بیتی'' اس میں حضرت نے اس شادی کا ذکر کیا ہے۔

میری دینی بہنو! وہ شادی میں آپ کو سناتا ہوں۔ جس گھر سے آج پوری دنیا کو دعوت وتبلیغ کی مبارک محنت ایک خاص ترتیب سے ملی اور آج پوری دنیا میں فضائلِ اعمال جیسی کتاب پڑھی جاتی ہے، ان گھروں میں کیسی شادی ہوتی ہے، جب سنت طریقے کے مطابق ایسی شادی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں میں بڑے بڑے عالم، حافظ، محدث، دین کے داعی، ذاکرین ہماری اولاد میں انشاء اللہ پیدا فرمائیں گے۔

حضرت شیخؒ نے آپ بیتی میں منگنی کے بارے میں لکھا ہے کہ ہماری خاندان میں جب کوئی لڑکی پیدا ہوتی تو جو اس کے قریب کا نامحرم لڑکا گویا شادی کے لئے

متعین تھا کہ اسی لڑکی کے ساتھ اس کی آگے چل کر کے شادی ہو جاتی۔ پھر فرماتے ہیں کہ مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ کی منگنی کیسے ہوئی، اس کا منظر بیان کیا ہے، پہلے ہمارے india میں postcard ہوتے تھے، اس کے ذریعہ سے مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ کا رشتہ طے ہوا۔

پھر شادی کا حال حضرت شیخ زکریا صاحبؒ نے لکھا ہے کہ ۱۳۵۴ھ محرم کی دوسری تاریخ کو مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں جب سالانہ جلسہ کے لئے میرے چچا جان یعنی حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ تشریف لائے، حضرت مولانا الیاس صاحبؒ فرمانے لگے کہ ہمارے یہاں میوات میں جلسوں میں نکاح کا دستور پڑ گیا ہے، اور حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ بھی جلسہ میں تشریف لانے والے ہیں، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے فرمایا کہ حضرت مدنیؒ سے یوسف اور انعام کا نکاح پڑھوادوں؟ انعام اور یوسف کا مطلب حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ اور حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب یہ دونوں اس وقت سہارنپور میں پڑھتے تھے، پہلے سے کوئی تیاری نہیں، کوئی بات نہیں۔

اس پر دونوں ہونے والی دلہنوں کے والد حضرت شیخ زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ نے عرض کیا، شوق سے ضرور پڑھوا دیجئے، مجھ سے کیا پوچھنا!!!

حضرت شیخ زکریا صاحبؒ لکھتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد میں نے گھر جا کر اپنی بیوی اور دونوں بیٹیوں سے کہا کہ کل جلسہ ہونے والا ہے اور چچا جان حضرت

مولانا الیاس صاحبؒ کا ارادہ ہے کہ کل کے جلسہ میں بچیوں کا نکاح پڑھوادیں، تو حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کی بیوی نے عرض کیا کہ تم دو چار دن پہلے کہتے تو میں ایک جوڑا یعنی کپڑے کا ایک جوڑ ان لڑکیوں کے لئے سلوا دیتی۔ تو حضرت شیخ زکریا صاحب نے جواب دیا، عجیب جواب دیا، اچھا مجھے خبر نہیں تھی کہ یہ لڑکیاں ننگی پھر رہی ہیں، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ کپڑے پہنے پھرتی ہیں، حضرت کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جو کپڑے روزانہ پہنتے ہیں اس سادے کپڑے میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے کوئی نئے کپڑے سلوانے کی ضرورت نہیں، حضرتؒ کا جواب سن کر اہلیہ خاموش ہو گئی، پھر سہارنپور کی جامع مسجد میں حضرت مدنیؒ نے نکاح پڑھا دیا۔

ناک کٹنا

جب اس طرح سادگی والا نکاح ہوا تو بعض لوگ ناراض ہوئے، لیکن حضرت شیخؒ نے کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کی، خاندان کے ایک صاحب نے یہ بات کہلوائی کہ اس طرح کی شادی سے زکریا نے اپنی ناک کٹوا دی اور ہم سب کی ناک بھی کاٹ دی، اس پر حضرت شیخ زکریا صاحبؒ نے انگلی ناک پر لگا کر فرمایا میری تو ناک نہیں کٹی ہے، اور آنے والے قاصد کو فرمایا تو بھی ہاتھ لگا کر دیکھ لے اور ان سے کہہ دینا کہ میں خود دیکھ کر آیا ہوں، کہ شیخ زکریا کی ناک نہیں کٹی ہے۔

یعنی اہل خاندان کی طرف سے اس طرح کی شادی پر جو بات بھی آوے، اس کی وجہ سے ڈگمگانا نہیں چاہیے، آج جب کہ لوگ گناہ کرنے میں نہیں شرماتے تو

ہم سنت زندہ کرنے میں کیوں شرمائے!!!

حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کی لڑکیوں کی رخصتی

پھر دوسرے سال ۱۳۵۵ھ ربیع الاول کے مہینے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں ایک meeting ہونے والی تھی۔حضرت شیخ زکریا صاحبؒ لکھتے ہیں کہ میرے چچا جان مولانا محمد الیاس صاحبؒ سہارنپور تشریف لائے اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ بھی تشریف لائے، نکاح ہو گیا تھا؛ لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی، اس لیے کہ دونوں لڑکے مدرسے میں پڑھ رہے تھے۔تو چچا جان مولانا الیاس صاحبؒ نے آکر کے فرمایا کہ کل مدرسے کی meeting کے بعد جب میں واپس جاؤں تو میرا دل چاہتا ہے کہ یوسف اور انعام کا جو نکاح ہو گیا تھا، تو ان کی بیویوں کو میں لے کر جاؤں۔

ایک دن پہلے چچا جان حضرت مولانا الیاس صاحبؒ فرما رہے ہیں تو حضرت شیخ زکریا صاحبؒ نے کہا، جیسی آپ کی عالی رائے ہو، مگر دونوں لڑکے مدرسے میں پڑھ رہے ہیں، چچا جان اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ہی گھر میں اپنی دونوں بیٹیوں کی رخصتی کردوں۔اس لیے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی رخصتی ان کے گھر میں ہوئی تھی۔

احادیث عمل کے لئے ہیں

حضرت شیخ زکریا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے چچا جان حضرت مولانا

الیاس صاحبؒ کی ایک بات میرے متعلق بہت مشہور ہے کہ ”زکریا کو اپنے کام کی حدیثیں بہت یاد رہتی ہیں“ خیر تو چچا جان مولانا الیاس صاحبؒ نے فرمایا بہت اچھا۔

یہ ان حضرات کا حدیث شریف پر عمل کرنے کا جذبہ تھا کہ حدیث شریف سنی تو فوراً عمل کے لئے تیار ہو جاتے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا مبارک جذبہ عطا فرمائیں۔

عجیب رخصتی

چنانچہ ۱۲/ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۳/جون ۱۹۳۶ھ میں، عصر کے وقت پر حضرت شیخ زکریا صاحبؒ نے گھر میں جاکر کے بیٹیوں سے کہا کہ اپنی بہنوں کو کپڑا پہنا دو، آج رات کو عشاء کے بعد ان کی رخصتی ہونے والی ہے۔

میری دینی بہنو! عصر کے وقت گھر میں جا کر حضرت نے بتایا، پھر وہی سہارنپور میں ان دونوں کی رخصتی ہوئی، چنانچہ حضرت شیخ زکریا صاحبؒ نے مولانا محمد یوسف صاحبؒ کو اپنے کمرہ میں اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کو کچے گھر میں ٹھہرایا، یہ دو جگہ پر رخصتی ہوئی، اور اس رات کو بارش بھی خوب ہوئی تو مولانا محمد یوسف صاحب بارش کی وجہ سے خوب بھیگے، دینی بہنو! سوچنے کا مقام ہے، کیسا کمرہ اور کیسا Bed room ہوگا کہ رخصتی کی رات میں بارش کی وجہ سے بھیگنا بھی پڑا۔

پھر تعلیم جاری تھی، اس لئے جمعہ کی رات میں دونوں حضرات گھر سونے کے

لئے آتے تھے اور جب سال ختم ہوا تب بیویوں کو ساتھ لے کر نظام الدین گئے۔

شادی کی نرالی دعوت

رخصتی کے دن حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کے یہاں بزرگوں اور مہمانوں کے لئے کھانا تو پکا ہی تھا، اس میں سے کچھ بچ گیا تھا، اس زمانہ میں حضرتؒ کے رشتہ داروں کے دس بارہ بچے کاندھلہ کے مدرسہ میں پڑھتے تھے، ان کو بلوایا اور وہ کھانا کھلا دیا، اور اس طرح سادگی والی دعوت بھی ہوگئی۔

سنت پر چلنے کی برکت

میری دینی بہنو! یہ ہیں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ ان کی لڑکیاں اور حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ، حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ، جب ایسے نکاح، ایسی رخصتی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو پورے عالم میں ہدایت کی محنت کے لئے قبول فرماتے ہیں۔ آج اس گھرانے کی کتنی برکت ہے کہ پوری دنیا میں دعوت کی مبارک محنت چل رہی ہے، فضائل اعمال پوری دنیا میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔

میری دینی بہنو! ایسے simple سنت طریقے کے نکاح اور رخصتیاں معاشرہ میں وجود آئیں گی تو انشاء اللہ ہمارے خاندان میں خیر و برکت آئے گی، ہمارے خاندان میں اللہ تعالیٰ نیک اور صالح اولاد پیدا فرمائیں گے۔ میں آپ سب کو بہت درد دل سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ کے واسطے، اللہ کے واسطے، اللہ

واسطے شادی اور منگنی کے فضول خرچے ختم کرو، اس کی فضول دعوتیں ختم کرو۔

دعوت کرنے کا موقع

اگر کوئی دعوت کرنے کا خوشی کرنے کا موقع ہے تو گھر میں کوئی لڑکا، لڑکی حافظ قرآن بن جائے، عالم بن جائے، قرآن اس کا پورا ہو، ناظرہ پورا ہو یہ موقع ہے خوشی کا۔

حضرت مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم کی گھر کی لڑکیوں کی شادی

میرے استاذ میرے مرشد ثانی جو حضرت مولانا سلیم صاحب کمکوتری زید فضلہ کے بھی پیر ہوتے ہیں، شیخ الحدیث حضرت مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم، ان کے گھر میں پانچ لڑکے لڑکیوں کی شادیاں میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی، سب کی شادیاں نہایت سادگی سے، سنت طریقہ کا پورا اہتمام کیا، کسی کو نکاح میں باقاعدہ دعوت نہیں دی گئی، یہاں تک کہ ہمارے ایک دوست دمن میں ہے ، ہمارے اتنے سارے سفر ہوتے ہیں، visa وغیرہ کا کام وہ کرتے ہیں۔

ایک دن منگل کو حضرت کی بیٹی کا عصر کے بعد نکاح تھا تو ہمارے ایجنٹ دوست حاجی ساجد صاحب میمن جو پہلے میرے ساتھ یہاں آئے بھی تھے، ان کا کسی کام سے فون آیا، تو میں نے ان کو کہا کہ میں حضرت کی بیٹی کا مسجد میں نکاح ہو رہا ہے وہاں جا رہا ہوں بعد میں بات کروں گا تو وہ بات سن کے چونک گئے کہ حضرت کے گھر میں نکاح اور مجھے بھی دعوت نہیں دی ، میں نے کہا ساجد بھائی!

ہمارے یہاں پورے سال جب چاہے دعوت کھالو لیکن ہمارے یہاں شادی بیاہ کی کوئی دعوت نہیں ہوا کرتی۔

اتنے بڑے شیخ الحدیث، اتنے بڑے اپنے زمانے کے پیر، قطب، ابدال، اپنے زمانے کے اللہ کے ولی اپنی بیٹیوں کو خود سسرال پہچانے کے لئے تشریف لے گئے۔

ایسا simple نکاح اللہ ہمارے گھروں میں کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، اور ابھی کچھ وقت پہلے حضرت دامت برکاتہم کے گھر میں چھوٹے چھوٹے پوتے، پوتی، نواسے، نواسی حافظ قرآن بنے، تو اس موقع پر بہت بڑی دعوت کی، شاندار دعوت کی، ڈیڑھ ہزار کے قریب آدمی کی دعوت کی، خوشی اور دعوت کا اصل موقع یہ ہے کہ بچے حافظِ قرآن بن جائے، عالمِ دین بن جائے۔

میری بہنو! تا کہ قرآن والی نعمت کا اظہار ہو کہ اللہ نے ہم کو قرآن مجید والی یہ نعمت عطا فرمائی۔

اللہ تعالی مجھے آپ کو سچی سمجھ عطا فرمائیں، پوری امت کو سچی سمجھ عطا فرمائیں اور سنت طریقے کی شادی کرنے کی اللہ تعالی مجھے، آپ کو اور پوری امت کو توفیق اور سعادت نصیب فرمائیں۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم،ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم، سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على

المرسلين و الحمد لله رب العالمين.

صلی اللہ علیہ وسلم

﴿ ۷ ﴾

﴿چند ضروری اعمال﴾

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

☆	شب قدر کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خود نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اگر میں شب قدر کو پا لوں تو کیا پڑھوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دعا پڑھو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.**
☆	ایک خاص بات بتاتا ہوں کہ آپ اپنے گھر میں جو خدمت کرنے والے، کام کرنے والے ہیں، ان پر محنت کرو، ان کو دین کی دعوت دو۔ اللہ تعالیٰ ہماری محنت، دعا سے ہدایت دے دے، ایمان کی دولت دے دے تو انشاء اللہ وہ ہمارے لئے بہت بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہوگا۔
☆	اگر کوئی عورت حیض میں ہو تو حیض والی عورت کو بھی شب قدر کی فضیلت انشاء اللہ العزیز حاصل ہوگی، وہ محروم نہیں ہوگی۔ بس اتنا ہے کہ وضو کر کے مصلے پر بیٹھ جائے اور بیٹھ کر تسبیحات پڑھے، درود پاک پڑھے، اور دعا مانگنے میں رات گزارے۔
☆	میری دینی بہنو! اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کی خاص فکر کرو، ہر قسم کا گناہ، t.v. ہے، film ہے، music ہے ان سب چیزوں سے اپنے آپ کو بچانے کی عادت ڈالو۔

﴿ ۷ ﴾

﴿چند ضروری اعمال﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَإِنَّهٗ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ. أَمَّا بَعْد

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ. (پارہ۲/سورۃ بقرہ/آیت ۲۰۸) صدق اللّٰہ مولانا العظیم.

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

چند ضروری اعمال

روزانہ مستورات کی طرف سے سوالات کے پرچے آتے ہیں، ان میں سے کچھ سوالات کے جوابات کا خلاصہ یہاں فائدہ کے خاطر ترتیب سے بتایا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو نفع عام کا ذریعہ بناوے۔ آمین

(۱) بہتر یہ ہے کہ آخری عشرہ کی ہر رات میں عبادت کا خاص اہتمام کر لیا جائے، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کا ثواب اور فضیلت انشاء اللہ عطا فرما دیں گے۔ ۹ یا ۱۰ رات جاگنا کوئی مشکل بات نہیں ہے، ہمت کر لیں۔

شبِ قدر کی دعا اور کرنے کے کام

(۲) شبِ قدر کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خود نبیٔ کریم ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اگر میں شبِ قدر کو پالوں تو کیا پڑھوں؟ تو نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

اے اللہ تعالیٰ! آپ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں، اور معافی کو پسند کرتے ہیں، مجھے معاف کر دیجئے، یہ دعا شبِ قدر میں پڑھنی چاہئے۔ اس کے علاوہ جو روزانہ کا معمول ہے کہ مغرب کی نماز ہم لوگ پڑھیں، مرد حضرات مسجد کی جماعت سے پڑھیں اور عورتیں گھروں میں پڑھیں، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھیں، ۶ رکعت اوابین کی نماز پڑھ لیں، عشاء کی نماز پڑھیں، تراویح

کی نماز پڑھیں، کچھ قرآن کی تلاوت کریں، صلاۃ التسبیح پڑھیں۔ لا الہ اللہ پڑھیں، درود شریف پڑھیں، پھر تہجد میں ۸؍رکعت نماز پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں، دعا میں زیادہ وقت لگائیں، اور پھر فجر کی نماز باجماعت ادا کریں، عورتیں گھروں میں پڑھ لیں، اسلئے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرلی تو آدھی رات کے قیام کا ثواب پالیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت سے ادا کرلی تو پوری رات جاگنے، اور عبادت کرنے کا ثواب حاصل کرلیا۔

روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت جبرئیل امین آسمان سے آکر کے عبادت کرنے والوں سے ملاقات کرتے ہیں، اس مبارک رات میں حضرت جبرئیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لاتے ہیں، اور جو شخص کھڑے یا بیٹھے اللہ تعالی کا ذکر کررہا ہے، اور عبادت میں مشغول ہے، اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

اسی طرح یہ مضمون بھی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ تمام فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ ہر ذکر کرنے والے کے گھر میں جاؤ اور ان سے مصافحہ کرو، لہذا حضرت جبرئیلؑ کے کہنے سے تمام فرشتے جدا جدا ہوکر ہر ہر گھر میں یہاں تک کہ جنگل میں اور کشتی میں بھی کوئی ایمان والا ہو تو اس کے مصافحہ کے لئے جاتے ہیں، لیکن یہ بات بھی ہے کہ جس گھر میں کتا (غیر شرعی طریقہ سے) ہو، سور ہو، یا

حرام کاری کی وجہ سے کوئی ناپاک ہو یا جاندار کی کوئی تصویر ہو، وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

اور حضرت جبرئیل کی ملاقات کی نشانی یہ ہے کہ ہم کو دعاؤں میں زیادہ رونا آوے، دعاؤں میں دل زیادہ لگے، اس مبارک رات میں اور کچھ نفل صدقہ خیرات بھی کریں، ہم عبادت کرتے ہیں تو ساتھ ساتھ میں کچھ خیرات بھی کرلیں۔ پھر فجر کی نماز پڑھ لیں، بیچ میں تھوڑی نیند آجاوے تو تھوڑا سا آرام بھی کرلیں، انشاء اللہ شب قدر کی فضیلت حاصل ہوگی۔

حیض والی عورت شب قدر میں کیا کرے

اگر کوئی عورت حیض میں ہو تو حیض والی عورت کو بھی شب قدر کی فضیلت انشاء اللہ العزیز حاصل ہوگی، وہ محروم نہیں ہوگی۔ بس اتنا ہے کہ وضو کرکے مصلے پر بیٹھ جائے اور بیٹھ کر تسبیحات پڑھے، درود پاک پڑھے، اور دعا مانگنے میں رات گزارے۔

ایک اہم بات

ایک خاص بات بتاتا ہوں کہ آپ اپنے گھر میں جو خدمت کرنے والے، کام کرنے والے ہیں، ان پر محنت کرو، ان کو دین کی دعوت دو۔ اللہ تعالیٰ ہماری محنت، دعا سے ہدایت دے دے، ایمان کی دولت دے دے تو انشاء اللہ وہ ہمارے لئے بہت بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہوگا۔

آج دکھ کی بات یہ ہے کہ بعض مرد اور عورتیں سالہا سال سے ہمارے یہاں خدمت کے لئے آتے ہیں، ہم ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، تنخواہ کے علاوہ بھی بہت کچھ دیتے ہیں، لیکن ہم اس کو جو دینا ہے وہ نہیں دیتے، اس لئے ان کی دینی خیر خواہی بھی کرو، اور اگر وہ خدمت والے ایمان والے ہیں، تو ان کو نماز کی تاکید کرو، نماز سکھاؤ، نماز پڑھ لیوے، اس کے لئے وقت دو، اجازت دو۔

وضو غسل کے مسائل سکھاؤ، روزہ رکھنے کے لئے کہو، روزہ کے دنوں میں کام کاج بھی کم کراؤ، دکان فیکٹری وغیرہ میں زیادہ لوگ کام کرنے والے ہیں تو ان کے لئے بیان کے پروگرام رکھو، دینی بات سکھانے کے لئے مجلس قائم کرو، ان کے لئے مکتب مدرسہ کا انتظام کرو، اور جو ایمان والے نہیں ہیں، ان کو ایمان کی دعوت دو، ان کے ساتھ اس طرح اخلاق سے پیش آؤ کہ وہ ہمارے اخلاق اور دینی زندگی دیکھ کر متأثر ہو جائے اور ایمان کو قبول کر لیویں۔

سال بھر کے اعمال

(۱) جب آپ کی نماز کے دن ہو تو روز قرآن مجید پڑھو، ایک پارہ پورا سال پڑھو تو بہت اچھا، ورنہ آدھا پارہ، ورنہ پاؤ پارہ، کچھ نہ کچھ قرآن روزانہ پڑھنے کی عادت بنا لو

(۲) اور روزانہ صبح میں ایک مرتبہ یٰس شریف کی تلاوت کر لو۔

(۳) ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لو۔

(۴) صبح شام کی تسبیحات کی پابندی کر لو، **سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر** ۱۰۰/ مرتبہ صبح اور ۱۰۰/ مرتبہ شام کو، اور درود شریف کوئی بھی درود شریف صبح میں ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لو اور شام میں ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لو اور استغفار **استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ** . وہ بھی صبح و شام ۱۰۰، ۱۰۰/ مرتبہ پڑھ لو۔

(۵) اور جب جمعہ کی رات ہوتی ہے یعنی جمعرات- جمعہ کے بیچ کی رات اس رات میں ۳۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی عادت بنا لو، گذشتہ سال میں نے مسجد میں کہا تھا تو ہمارے کچھ بھائیوں نے ۳۰۰ مرتبہ درود شریف کی عادت بنائی تو الحمد للہ ایک بھائی کو آپ کی مسجد میں خواب میں نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک زیارت نصیب ہوئی۔

(۶) اسی طریقے سے میری دینی بہنو! اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کی خاص فکر کرو، ہر قسم کا گناہ، t.v. ہے، film ہے، music ہے ان سب چیزوں سے اپنے آپ کو بچانے کی عادت ڈالو۔

(۷) پردہ کرو۔ ایسا ماحول بناؤ کہ ہمارا lilongway ’’حجاب زون‘‘ بن جاوے، یعنی یہاں ہر مسلمان بہن پردہ پہنتی ہو، ایسا ماحول بناؤ۔

(۸) میری دینی بہنو! اپنی زبان کی حفاظت کرو، کسی بہن کی غیبت نہ کرنا، کسی بہن کی فضول باتوں میں نہ پڑنا، پرائی بات میں، دوسروں کی پنچات میں اپنے

اوقات کو ضائع مت کرو۔

(۹) اپنی اولاد کی تربیت کرو کہ ہماری اولاد نیک اور صالح بنے، ان کو اچھے اخلاق سکھاؤ، اچھی عادتیں ان کو سکھاؤ اور اس سلسلہ میں پہلے آپ کو بیانات کر دئے ہیں اور وہ بیانات کتابوں میں چھپے بھی ہیں، کیسے اولاد کی تربیت کرنی اس کا پورا نظام اس بیان کی کتاب میں موجود ہے، اس ترتیب سے اپنی اولاد کی تربیت کرو۔

(۱۰) اور ایک خاص بات روزانہ ۱۰-۱۵ منٹ چاہے آپ کی نماز ہو یا نماز نہ ہو۔ اللہ کے سامنے دعا کے لئے کوئی ایک وقت طے کرلو کہ اس وقت میں ہم کوئی کام نہیں کریں گے، mobile swich off, یا silent پر کر دیں گے۔ اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے، پورے عالم کے مسلمانوں کے لئے دعاوں کا اہتمام کرو۔

(۱۱) اور صدقہ خیرات کی عادت بناؤ، گھر میں ایک ڈبہ بنالو۔ ایک box بنا لو کہ daily اس میں کچھ نہ کچھ صدقہ ڈالو، روز چاہے ایک ڈالر ہو، یا ۱۰۰ کو چہ ہو، بچوں کے پاس بھی صدقہ کرواؤ، تاکہ ان کا مزاج بھی صدقہ کا بنے، اور week میں ایک دن جمعہ کو اپنے گھر والوں کا صدقہ، اپنے کاروبار کا صدقہ، اپنی دوکان کا صدقہ، یہ صدقہ نکالنا عام کرو، صدقہ کی برکت سے اللہ بلائیں دور کریں گے، بیماریاں دور کریں گے اور خیر و برکت کی دولت سے نوازیں گے۔

(۱۲) مستورات کی ہفتہ واری تعلیم جو ہوتی ہے اس تعلیم کے حلقہ میں بھی

جاؤ، اپنے گھروں میں بھی تعلیم زندہ کرو، فضائل اعمال پڑھو، یہ جو بیانات کی کتاب چھپی ہے اس بیانات کی کتاب کو بھی گھروں میں پڑھو، حضرت نبی کریم ﷺ کی مبارک سیرت کی کتاب لاؤ اور سنت کی کتابیں گھر میں لا کر کے سنت سیکھ کر کے گھر میں عمل شروع کرو، ضروری مسائل کا مذاکرہ ہو، موت، قبر، قیامت، جہنم، کے واقعات کو بھی پڑھو، حضرت شیخ زکریا صاحبؒ کی بہت اچھی کتاب ہے ''موت کی یاد'' بھی پڑھو۔

(۱۳) چالیس حدیث عمل کی ہم نے جمع کی ہیں، پہلے english میں تیار ہوئی تھیں، آپ لوگوں کو free میں دی گئی تھیں، اب اس کا نیا edition آیا ہے تو وہ چالیس حدیث صبح-شام پڑھنے کی ہے اس کی پابندی کرو۔

اللہ تعالیٰ ہماری زندگی دینی زندگی بنادے۔

پورے عالم میں مسلمان پریشان ہیں۔

میری دینی بہنو! عجیب عجیب حالات سے گزر رہے ہیں، میں آپ سے بیان نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالی نے ہم کو بہت اچھی حالت میں رکھا ہے تو دینداری والی زندگی گزارو اور اللہ تعالی سے دعا کرو۔

اے اللہ تعالی! ہم تیرے کمزور بندے اور بندیاں ہیں، ہم امتحان اور آزمائش کے لائق نہیں ہیں، ہمارے جو بہن اور بھائی پریشان ہیں، اے اللہ تعالی! ان کی پریشانی کو دور کر دیجئے اور ہمیں ہمیشہ عزت اور عافیت میں رکھ دینا اس کی دعا

کرو، پورے عالم کے مسلمان کے لئے دعا کرو۔

اور ہم بہت اچھی حالت میں ہیں اس نعمت کی شکر گزاری کرو اللہ تعالیٰ عافیت ،سلامتی ،عزت ،راحت کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔

(۱۴) نماز میں دھیان پیدا کرنے کے واسطے ہم لوگ بہت اچھا وضو کریں، پورے دھیان سے، اچھی طرح وضو کرو اور وضو کرنے کر بعد پھر پورے دھیان سے نماز پڑھو، ہم نماز پڑھنا شروع کریں تو mobile کو بند کرو یا تو silent پر کردو اور جو کام ہمارے دل میں خلل کر سکتے ہیں وہ کام بند کر کے، پھر نماز پڑھنا شروع کرو اور دھیمے دھیمے نماز میں دل لگاؤ۔

ایک چیز سوچو! اللہ تعالیٰ تو مجھے دیکھ رہے ہیں، میرے دل کو دیکھ رہے ہیں۔

یہ خیال، یہ سوچ کر کے نماز شروع کرو تو انشاءاللہ نماز میں دھیمے دھیمے دھیان لگے گا، اور جب بھی دعا مانگو تو اپنی دعا میں ایک دعا بڑھا دو۔

اے اللہ تعالیٰ آپ مجھے نماز کا خشوع عطا فرمایئے۔

اور قیام کے وقت سجدہ کی جگہ نظر جماؤ، رکوع کے وقت قدم پر نظر جماؤ، قعدہ میں بیٹھتے وقت گود میں نظر جماؤ، اس ترتیب کے ساتھ دھیان دینے سے بھی انشاءاللہ نماز میں دل لگے گا۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم، ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم، سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين

و الحمد لله رب العالمين.

جل جلاله

﴿۸﴾

قرآنِ مجید کی دولت

اس بیان کے چنندہ

جواہر پارے

- ☆ یہ بیان ٹکولی مدرسہ کے استاذ حدیث حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کی صاحب زادی کی تکمیل حفظ کے موقع پر کیا گیا تھا۔
- ☆ قرآن کی حفاظت کی اصل ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ نے لی ہے اور انسان کا دل، دماغ اس کے اسباب وذرائع ہیں۔ اسی لیے بہت خوش نصیب ہے وہ ماں باپ جن کے بچے حافظِ قرآن بن جائے۔
- ☆ ایک بات اہمیت سے سمجھو کہ لڑکیاں اگر نیک بنیں گی قرآن پڑھنے والی بنیں گی ان کی اصلاح وتربیت ہوگی تو اِن کی برکت سے اُن کی ہونے والی اولاد اور نسل بھی انشاء اللہ نیک اور دیندار بنے گی۔
- ☆ میرے استاذِ محترم حضرت قاری احمد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرمایا کرتے ہیں کہ: کیا قرآن صرف مردوں کے لیے ہے؟ عورتوں کے لیے نہیں؟ ظاہر ہے کہ قرآن مجید عورتوں کے لیے بھی ہے۔ تو پھر جس طرح مردوں کو قرآن صحیح پڑھنا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی قرآن صحیح پڑھنا بہت ضروری ہے؛
- ☆ ترتیل کا خلاصہ بھی ہے حروف صحیح کرنا اور وقف کی جگہوں کو پہچاننا؛ اس لیے اس کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔

﴿ ۸ ﴾

﴿قرآنِ مجید کی دولت﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَاوَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَشَفِيْعَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ.

عورتوں میں قرآن کی تعلیم

بزرگوں اور دینی بہنو! آج بہت ہی خوشی کا موقع ہے، اور خوشی اس بات پر

ہے کہ ہماری ایک دینی بہن نے قرآنِ مجید کے حفظ کو مکمل کیا ہے، یہ واقعۃً بہت بڑی خوشی کا موقع ہے۔ لڑکیوں میں حفظ کی تعلیم، قرآن مجید کی صحیح تعلیم یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی مبارک کتاب ہے اور اس قرآن کی حفاظت کی خود اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ ''ہم اس قرآن کو دنیا میں بھیجنے والے ہیں اتارنے والے ہیں اور اس قرآن کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے''۔

دنیا میں اسباب کی ضرورت

یہ ''دنیا'' اسباب کی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ بغیر کھائے ہوئے بھی انسان کا پیٹ بھر دے؛ لیکن اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا کہ انسان کھانا کھاوے اور پیٹ بھرے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ وقت پر آسمان سے انسان کے لیے اللہ تعالیٰ خوان اتار دے، اور انسان کھالیوے؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو محنت کے ساتھ کمانے کے ساتھ جوڑا، کھیتی کرنی پڑتی ہے کمانا پڑتا ہے اور اس کے ذریعہ آدمی کھاتا پیتا ہے، یہ اسباب کی جگہ ہے۔

باقی ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے تیار کھانا اتار سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اتارا بھی ہے جنت سے کھانا۔ خود قرآن میں ایک واقعہ آیا ہے:

﴿رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

مِّنۡکَ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دعا کی برکت سے آسمان سے بہترین کھانے سے بھرا ہوا خوان اتارا گیا اللہ تعالیٰ آج بھی قدرت رکھتے ہیں؛ لیکن اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اسباب کے ساتھ جوڑا ہے۔ محنت کرو، مزدوری کرو، کھیتی باڑی کرو، کماؤ اور اپنا پیٹ بھرو، اس لئے کہ یہ دارالاسباب ہے۔

قرآن کی حفاظت کے اسباب

ایسے ہی قرآن کا معاملہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی؛ لیکن اس حفاظت کے اسباب کیا ہیں؟ اس کے اسباب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ ہمارے سینوں کو، دلوں کو، دماغوں کو اپنے قرآن کی حفاظت کے اسباب کے طور پر قبول فرماتے ہیں یہ اسباب ہیں۔

آپ اندازہ لگاؤ کہ ہمارے یہاں چھوٹے چھوٹے بچے قرآن کے حافظ بنتے ہیں۔ سات برس کا بچہ، پانچ برس کا بچہ، نو برس کا بچہ اتنی چھوٹی چھوٹی عمر کے بچے حافظ قرآن بنتے ہیں۔ ۳۰/ پارے مکمل حفظ کرتے ہیں؛ حالاں کہ اُسی بچہ کو چھوٹی سی کہانی کی کتاب دو کہ بیٹا اس کو لفظ بلفظ زبانی یاد کر کے بتاؤ؛ حالاں کہ بچوں کو کہانی میں، سٹوری میں مزہ آتا ہے؛ اس کے باوجود اس بچہ کو کہو کہ اس کتاب میں جتنی کہانیاں لکھی ہیں لفظ بلفظ پڑھتے جاؤ اور یاد کر کے بتاؤ اور وہ کتاب اتنی چھوٹی ہو کہ قرآن کے ایک پارہ جتنی ہو؛ لیکن پھر بھی بچہ اس کو لفظ بلفظ یاد نہیں کر سکے گا۔

لیکن اس کے باوجود ۳۰/ پارے قرآن کے وہ چھوٹا سا بچہ حافظ ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اس نظام کا ایک حصہ ہے اُس حفاظت کی جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے اُس کا ایک حصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن بچوں کا دماغ، ان کا دل، ان کا میموری پاور اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا کہ وہ ان تیس پاروں کو آسانی کے ساتھ اپنے دماغ میں یاد کر لیتے ہیں۔

تو اصل ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ نے لی ہے اور انسان کا دل، دماغ اس کے اسباب وذرائع ہیں۔ اسی لیے بہت خوش نصیب ہے وہ ماں باپ جن کے بچے حافظِ قرآن بن جائے۔

حفظِ قرآن پر خوش خبری

حدیث میں یہ مضمون آتا ہے کہ: جو بچہ یا بچی، لڑکا یا لڑکی حافظِ قرآن بن جاوے اور قرآنِ مجید میں جو احکام ہیں جو مسائل ہیں جو قانون ہیں جو دین کی بات ہیں اس پر عمل کریں، حرام کو حرام سمجھیں اس سے بچیں، حلال کو حلال سمجھیں اس کو اپنائیں، اللہ تعالیٰ اس دنیا کے بعد اس کے والدین کو، قیامت کے دن تاج پہنائیں گے ایسا تاج جس کی چمک جس کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہوگی، تو جب اس کے ماں باپ کو اتنی بڑی فضیلت دیں گے تو پھر اس بچہ کو اللہ تعالیٰ کتنا بڑا اونچا مقام عطا فرمائیں گے؛ اس لیے بہترین کام یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دیوے۔

بہترین انسان

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ)

’’تم میں بہترین شخص یعنی مرد ہو کہ عورت، سب سے اچھا آدمی کون ہے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے، وہ سب سے اچھا آدمی ہے‘‘۔ اور ماشاء اللہ یہ موقع تو اتنی خوشی کا ہے کہ بچے تو حافظِ قرآن ہوتے ہیں ماشاء اللہ، خوش نصیب ہے ہی ہیں؛ لیکن یہاں ایک بچی ماشاء اللہ حافظۂ قرآن ہوئی ہے۔ کتنا خوشی کا موقع ہے ان کے ماں باپ کے لیے، ان کے خاندان کے لیے اور ان کے استاذ کے لیے، سب کے لیے عزت وخوشی کا موقع ہے۔

قرآن مجید میں ایک آیت ہے:

﴿وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا﴾

’’اور باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر ہے توقع‘‘۔ (۵/۵۹۳) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک حدیث نقل کی:

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے ماں باپ کے لئے جس کے لئے جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہے، نیک لڑکیاں جہنم سے نجات کا ذریعہ بنیں گی، وہ پوری حدیث ہمارے خطبات ۲/۳۲ پر موجود ہے۔

حدیثِ پاک میں آتا ہے: ’’کل قیامت کے دن جب انسانوں کے اعمال کو تولا جائے گا نیکیوں کو تولا جائے گا برائیوں کو تولا جائے گا تو ایک مسلمان آئے گا بہت

سارے مسلمان آئیں گے جن کے گناہ زیادہ ہوجائیں گے نیکی کم ہوجائے گی تو فیصلہ ہوگا کہ اس کو جہنم کی آگ میں لے جاؤ، جہنم میں ڈالو اس کو‘‘۔ اللہ تعالیٰ ایسی بری حالت سے ہماری حفاظت فرمائے۔

جب اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے گناہ زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کو گھسیٹ کر کے، کھینچ کر کے جہنم کی طرف لے جارہے ہوں گے تو اس کی لڑکیاں اس کی بیٹیاں وہ آکر کے اس باپ کو لپٹ جائے گی اور لپٹ کر کے روئے گی چلّائیگی شور مچائے گی اور اللہ تعالیٰ سے کہے گی کہ اے اللہ! یہ میرا باپ ہے جس باپ نے بہت محنت سے مجھے بڑا کیا تھا وہ محنت سے میری تعلیم کی تھی اور بہت محنت سے میری تربیت کی تھی بہت محنت سے مجھے دیندار بنایا تھا، اے اللہ! تو میرے باپ کی مغفرت فرمادے۔ تو حدیث میں آتا ہے اس بچی کے لپٹنے کی وجہ سے رونے کی وجہ سے اور اس بچی کی دینداری کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس باپ کی مغفرت فرمادیتے ہیں؛ حالانکہ لڑکیوں کے خاطر باپ نے دنیا میں کوئی زیادہ محنت نہیں کی تھی اس کو ۱۵، ۱۶، ۱۷، سال تک گھر میں رکھا اس کو دین کی تعلیم دی اور شادی کرادی اور سسرال بھیج دیا؛ لیکن وہی نیک لڑکی قیامت کے دن اس باپ کے لیے نجات اور مغفرت کا ذریعہ بنے گی۔

ایک عورت کا پورے خاندان پر اثر

اس حدیث سے آپ اندازہ لگاؤ کہ لڑکیوں کو دیندار بنانا، لڑکیوں کو نیک بنانا، لڑکیوں کو اچھی تعلیم دینا کتنا مبارک عمل ہوگا کتنی پیاری چیز ہوگی، اس لئے ایک بات

اہمیت سے سمجھو کہ لڑکیاں اگر نیک بنیں گی قرآن پڑھنے والی بنیں گی ان کی اصلاح و تربیت ہوگی تو اِن کی برکت سے اُن کی ہونے والی اولاد اور نسل بھی انشاء اللہ نیک اور دیندار بنے گی۔

ایک لڑکی پڑھے گی تو پورے خاندان کو پڑھائے گی پورے خاندان میں دین کی تعلیم کا ذریعہ بنے گی؛ اسی لئے لڑکیوں میں دینداری آئے قرآن کی تعلیم آئے وہ صحیح قرآن پڑھنے والیاں بنیں تو اس کی تعلیم کی برکت سے پورا خاندان نیک بنے گا پورا ماحول صالح بنے گا معاشرہ پاکیزہ بنے گا۔

لڑکیوں میں صحیح قرآن کی تعلیم

ہندوستان کی آزادی سے پہلے ۱۹۴۷ء سے پہلے ہریانہ میں جو پانی پت شہر ہے، وہ پانی پت شہر علم کا گہوارہ تھا، گھر گھر میں علم کے چرچے تھے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی جن کی تفسیر ''تفسیر مظہری'' بڑی مشہور ہے ان کا مدرسہ بھی تھا اور بھی بہت سارے علماء جیسے بوعلی شاہ قلندر پانی پتیؒ جن کی کتاب ''تذکرۂ غوثیہ'' ہے، ایسے بڑے بڑے علماء پانی پت میں ہوا کرتے تھے اس پانی پت کا حال یہ ہوا کرتا تھا کہ گھر گھر میں عورتیں اور لڑکیاں بھی حافظۂ قرآن ہوا کرتی تھیں۔ صرف حافظۂ قرآن نہیں بلکہ قرآن کی قاریہ ہوا کرتی تھیں اور صرف حفص کی قاریہ نہیں؛ بلکہ قرآت سبعہ کی قاریہ ہوا کرتی تھیں پانی پت کی لڑکیاں۔

پانی پت کا عجیب واقعہ

میرے پیر و مرشد حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی زبان سے میں نے یہ واقعہ خود سنا حضرت سناتے تھے کہ پانی پت کی ایک عورت کا قصہ کہ ایک عورت روٹی بنا رہی تھی روٹی بنانے کے لئے آٹا گوند رہی تھی اس کا کام چالو ہے اور سامنے اس کا بچہ اپنی ماں کو قرآن کا دور سنا رہا تھا، بچہ قرآن کا دور سنا رہا ہے، وہ بچہ حافظ بن رہا ہے، اپنا سبق یاد کرتا ہے، سبق سناتا ہے، دور یاد کرتا ہے، اور ماں روٹی بناتے بناتے آٹا گوندتے گوندتے اپنے بچہ کا قرآن سن رہی ہے۔ حضرت سناتے تھے کہ عجیب بات ہے کہ ماں بچہ سے سورۂ یوسف سن رہی تھی، اب سورۂ یوسف میں ایک آیت آتی ہے: ﴿لَا تَأْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ﴾ جب اس آیت کے پر وہ بچہ پہونچا۔

تو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم جو قرآن پڑھتے ہے، عام طور پر امام حفصؒ کی قرآت میں پڑھتے ہے اور امام حفص ''لاتامنا'' میں اشمام کرتے ہے، تو اس بچہ نے اشمام نہیں کیا ہونٹ گول نہیں کیا ''لاتامنا'' پر، تو وہ عورت نے روٹی پکاتے پکاتے بچہ کو تنبیہ کی۔

حضرتؒ اس عورت کی نقل بھی فرماتے ہیں، فرمایا اس عورت نے پہلے اپنے ہاتھ میں سے آٹا نیچے برتن میں رکھا، پھر دونوں ہاتھ کو جھاڑا تاکہ ہاتھ میں آٹا نہ رہے؛ پھر اس عورت نے اپنے بچہ کے ہاتھ سے قرآن لیا اور قرآن لے کر کے بغل میں دبایا، پھر اپنے بچہ کو دو چپت ماری، اور پھر کہتی ہے۔

وہ ماں اے بیٹا! تجھے معلوم نہیں کہ امام حفص اس مقام پر اشمام کرتے ہے، امام

حفص کے نزدیک یہاں اشمام ہے، فوراً اپنے بچہ کو تنبیہ کی۔

آپ اس سے اندازہ لگاؤ کہ اس زمانہ کی پانی پت کی عورتیں حافظۂ قرآن بھی تھیں اور قاریہ بھی ہوا کرتی تھیں اور ایک دوسری بات جو اس واقعہ سے سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ مائیں اس زمانہ میں کھانا پکاتی تھیں تو وضو کے ساتھ پکاتی تھیں تو ہی تو اس نے ہاتھ جھاڑ کر ہاتھ میں قرآن لیا قرآن لے کر کے بغل میں دبایا، پھر اپنے بچہ کو ایک چپت مارا اس سے معلوم ہوا کہ مائیں وضو کے ساتھ کھانا پکاتی تھی تو اس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ اولاد کی زندگی میں دین داری آتی تھی۔ آج تو ہماری ماؤں نے کھانا پکاتے پکاتے مشغلہ بنایا ہے کہ میوزک چل رہا ہے، گانا چل رہا ہے، غیبت ہو رہی ہے، گالیاں بول رہی ہے، فضول باتیں بول رہی ہے تو اس کی نحوست کھانے میں آئے گی اور وہ کھانا پیٹ میں جائے گا تو اولاد کی زندگی میں دینداری نہیں آوے گی۔

اور وہ عورتیں وضو کے ساتھ کھانا پکا رہی ہے اور کھانا پکاتے پکاتے ان کا ٹائم پاس کیسے ہو رہا ہے بچوں کا قرآن سننے میں ٹائم پاس ہو رہا ہے۔ جب ایسے ماحول میں عورتیں کھانا پکائے ایسے ماحول میں گھروں میں بچے قرآن کے حافظ بن رہے ہو پھر اندازہ لگاؤ کہ ایسے گھروں میں علما وحفاظ پیدا ہوں گے۔

اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ گھر میں عورتیں نیک ہو دیندار ہو وہ قرآن کو صحیح پڑھنے والی ہو ان کی زندگیوں میں دینداری ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ پورے گھر کا ماحول بننا بہت آسان ہو جائے گا، یقیناً اس سے دینداری آئے گی اور دیکھئے پورے گھر کے نظام

کا دارومدار ہماری بہنوں پر ہے، مرد تو بیچارے کمانے کے لئے گھر سے باہر جاتے ہیں، اور گھریلو کام کاج عورتوں کے ذمہ ہوتے ہے، باہر کے کام کاج مردوں کے ذمہ ہے اور بچے جو ہے وہ دو ڈھائی، تین گھنٹے مکتب میں جاتے ہیں، باقی زیادہ وقت ان کا اپنی ماں کے ساتھ گزرتا ہے اگر ماں دیندار ہوگی تو یقیناً وہ اپنے بچوں کو دینداری سکھائے گی۔

قرآن مجید کو صحیح پڑھنا

میرے استاذِ محترم حضرت قاری احمد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرمایا کرتے ہیں کہ: کیا قرآن صرف مردوں کے لیے ہے؟ عورتوں کے لیے نہیں؟ ظاہر ہے کہ قرآن مجید عورتوں کے لیے بھی ہے۔ تو پھر جس طرح مردوں کو قرآن صحیح پڑھنا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی قرآن صحیح پڑھنا بہت ضروری ہے؛ اس لیے آپ تمام بہنیں قرآن کو صحیح سیکھ کر صحیح پڑھنے کی فکر کرو۔

حضرت الاستاذ قاری احمد اللہ صاحب کا انقلابی کارنامہ

آج حضرت الاستاذ قاری احمد اللہ صاحب بھاگلپوری دامت برکاتہم اپنے دوپہر کے آرام اور عصر کے بعد کی تفریح کو قربان کر کے لڑکیوں کو قرآن پڑھا رہے ہیں، ایک انقلابی کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

صحیح مخرج اور معروف ومجہول پڑھنے کے اثرات

میری دینی بہنو! دوسری ایک اہم بات آپ کو بتلانا ہے، قرآن مجید تم پڑھتے

ہیں؛لیکن قرآن صحیح پڑھتے ہیں یا غلط، وہ بھی دیکھنا بہت ضروری ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ بہت سارے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں جن پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن صحیح نہ پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاویں گے،آج میری کوئی بات کوئی دوسرے کے سامنے نقل کرے اور اس کو صحیح انداز سے نقل نہ کرے تو مجھے ناراضی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کا قرآن اگر ہم صحیح طریقہ سے نہ پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ کتنے ناراض ہوں گے۔

ہر زبان کو بولنے کا ایک انداز ہوتا ہے اسی انداز سے وہ زبان بولی جاوے تو اچھا لگتا ہے ورنہ بہت برا لگتا ہے،انگریزی ''two'' اس کو صحیح بولنا ہے ''ٹُو'' اور اگر کوئی اس کو ''ٹو'' ''[illegible]'' بولے تو کتنا برا لگتا ہے،اسی طرح قرآن میں جہاں پیش ہے اس کو صحیح اور معروف طریقہ سے نہیں پڑھیں گے تو کتنا بُرا لگے گا۔

انگریزی ''لفٹ'' ہے اس کو ''ایل'' کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھیں گے تو ''لفٹ'' کا صحیح تلفظ ہوگا،یعنی وہ مشین جو اوپر نیچے لے جاوے اور اس کو مجہول پڑھیں گے تو ''لیفٹ''،یعنی ''بایاں'' لیفٹ سائڈ پورا معنی بدل جاوے گا۔

اس طرح قرآن میں دھیان نہ دیں گے تو معنیٰ بدل سکتا ہے، نماز خراب ہوسکتی ہے،عربی میں ''کلب'' اور ''قلب'' دونوں کو دیکھو، چھوٹے ''کاف'' سے پڑھو تو معنیٰ ''کتّا'' کے معنی اور بڑے ''قاف'' سے پڑھو تو ''دل'' کا معنیٰ،مخرج اور حرف ادا کرنے میں تبدیلی تو اس کی وجہ سے پورا معنیٰ بدل جاتا ہے۔

اسی طرح وقف کے قاعدے ہیں اس کی رعایت بھی بہت ضروری ہے ورنہ معنی پورا بدل جاتا ہے۔

وقف کے قوانین کی رعایت نہ کرنے پر عجیب حالت

میرے استاذ مرحوم شیخ الحدیث مولانا اکرام علی صاحب بھاگلپوریؒ نے ایک مرتبہ ایک عجیب مثال بیان فرمائی، ایک مرید کی بیوی کو بچہ نہیں ہوتا تھا، اس نے اپنے پیر صاحب سے دعا کی درخواست کی، پیر صاحب نے کوئی وظیفہ بتایا، اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا مرید صاحب کی بیوی حاملہ ہوئی۔اب وہ مرید صاحب گئے حضرت پیر صاحب کے پاس اور خوش خبری دی اور اور ساتھ ہی سوال کیا کہ:

لڑکا ہوگا یا لڑکی وہ بھی بتا دیجیے، پیر صاحب کے لیے بڑی مشکل آئی کہ کیا جواب دیوے اگر وہ پیر صاحب واقعی سچے پیر ہوتے تو صاف بتا دیتے کہ حمل میں کیا ہے؟ بچہ لڑکا ہوگا یا لڑکی یہ تو اللہ تعالیٰ کے علم کی بات ہے،خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ويعلم ما في الأرحام﴾

عورت کے پیٹ میں کیا ہے وہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، یہ صحیح جواب دینا تھا؛ لیکن جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہوتا آخرت کا فکر نہ ہوتا اس قسم کے لوگ پیر بنانے کے لائق ہی نہ ہوتے، خیر اس پیر صاحب نے اپنی بات نیچی نہ پڑے اس لیے ایک جواب دیا کہ ''لڑکا نہ لڑکی'' اور ساتھ یہ سوچا کہ اگر لڑکا ہی پیدا ہوا تو میں

کہہ دوں گا کہ دیکھا میں نے کہا تھا کہ:

’’لڑکا، نہ لڑکی‘‘

یعنی لفظ لڑکا پر وقف کر دوں گا، اور اگر لڑکی پیدا ہوگی تو جواب دوں گا ’’لڑکا نہ، لڑکی‘‘، یعنی ’’نہ‘‘ پر وقف کروں گا اور بولوں گا۔

دیکھو! یہ معنی کی تبدیلی وقف کی وجہ سے ہو رہی ہے۔

اس طرح کے فریبی لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔

بیعت اور اصلاح کا تعلق نیک صالح متقی دیندار شریعت وطریقت سے واقف اللہ والوں سے قائم کرنا چاہیے۔

اب یہ لطیفہ دیکھو کہ ایسی وقف کی جگہ بدلنے کی وجہ سے بات کیسی کیسی ہو جاتی ہے؛ اس لیے قرآن مجید میں وقف کے قواعد کی خاص رعایت کرنی چاہئے، ورنہ اس کا اثر معنی پر بھی ہوتا ہے۔

غلط وقف کرنے کا اثر

دیکھئے! قرآن مجید سے دو مثال پیش کرتا ہوں، قرآن مجید میں ایک جگہ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت آؤ، یعنی نشہ کی حالت میں نماز مت پڑھو، اب کوئی آدمی ﴿لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ پر وقف کر دے تو معنی ہوگا ’’اے ایمان والو نماز کے قریب مت آؤ‘‘۔

اسی طرح دوسری جگہ ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾

اس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؛ لیکن اگر کوئی ﴿لَا إِلٰهَ﴾ پر وقف کر دے تو دیکھئے معنی پر اثر ہوگا؛ اس لیے صحیح وقف کے جو مقامات ہیں ان کا علم بھی ضروری ہے۔

اور ترتیل کا خلاصہ بھی ہے حروف صحیح کرنا اور وقف کی جگہوں کو پہچاننا؛ اس لیے اس کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔

عورت کا رحم کے بچہ کے بارے میں علم

قرآن مجید کی اس آیت سے ایک بات یہ سیکھنے کو ملی کہ عورت کے رحم میں جو بچہ ہوتا ہے اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اسی سلسلہ میں چند اور باتیں ذہن میں رکھیں:

(۱) پورے عالم کی تمام عورتوں کے رحم میں جو بچہ ہے اس میں کون مذکر اور مؤنث ہے، ایک وقت میں ایک ساتھ علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

(۲) حمل ٹھہرنے کی شروعات ہی سے بلکہ حمل ٹھہرنے سے پہلے ہی باری تعالیٰ جانتے ہیں کہ کسی عورت کو کس وقت لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی۔

(۳) حمل سے مکمل مدت پر بچہ ہوگا یا ادھورا ہوگا، اسقاط ہو جاوے گا یا کتنے مہینوں میں ولادت ہوگی یہ کامل علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

(۴) بچہ بعد میں مؤمن یا کافر بنے گا صالح یا فاسق بنے گا، سعید یا شقی ہوگا

اس کا علم صرف اور صرف باری تعالیٰ ہی کے پاس ہے؛ اس لیے سونوگرافی مشین سے کسی کو دھوکا نہ ہو، اس مشین سے حمل پر ایک خاص زمانہ گذر جانے کے بعد ہی جانچ ہوسکتی ہے اور سونوگرافی میں بچہ کی صرف جنس ہی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اور وہ بھی یقینی نہیں ہوتا اور عالم کے تمام بچوں کے متعلق نہیں ہوسکتا۔

ایک ماں کے اثرات

میرا حال یہ ہے کہ: میری مرحومہ ماں نیک تھی، وہ باقاعدہ عالمہ نہیں تھی؛ لیکن پرانے زمانے میں جو عورتیں ہوتی تھیں، وہ ماشاءاللہ مکتب کی تعلیم پوری حاصل کی ہوئی قرآن صحیح پڑھنے والی اور ان کے اندر دینی ذوق اور ہمارے یہاں پہلے مکتب میں اردو بھی پڑھادیا جاتا تھا، تو میری ماں جب صبح میں مجھے اٹھانے کے لیے آتی تو اٹھانے کے ساتھ فجر کی اذان کے ساتھ اٹھاوے اور اٹھاتے ہوئے کہے کہ بیٹا اٹھنے کی دعا پڑھو، ماں اٹھاتے ہی اپنے بچوں کو کہے کہ: بیٹا! سوکر اٹھنے کی دعا پڑھو، کلمہ پڑھو، پھر اس کے بعد بچہ کو استنجاء خانہ میں بھیجے کہ بیٹا دیکھ! استنجاء خانہ میں جانے کی پہلے دعا پڑھ پھر اندر جا، پہلے بایاں پیر رکھ، یہ سب دعائیں صبح سے لے کر رات کو سونے تک کی میری ماں کو بھی یاد تھی اور میری ماں نے مجھے بچپن میں یاد کرائی، اور ذرا بھی دعا پڑھنا بھول جاتے تھے تو ماں بغل میں یا کمر پر ایک چمٹا دیتی تھی چاوی دیتی تھی، اور کہتی تھی کہ بھول گیا دعا پڑھنا اور ہم کو حکم تھا کہ زور سے دعا پڑھوتا کہ بچے بھول نہ جاوے اور یاد رہ جاوے، اس ترتیب سے میری ماں نے بچپن سے میری تربیت کی۔ تو جتنی ضروی مسنون دعائیں

ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم مدرسہ میں جانے سے پہلے یاد ہوچکی تھیں۔ وہ ماں کی محنت، ماں کی تعلیم کی برکت۔

اور پھر یہ کہ میں مغرب بعد مدرسہ کا سبق یاد کروں، اور عشاء کے بعد اسکول کا سبق یاد کروں، تو پوری نگرانی ان کی رہتی تھی، یاد کرنے کے بعد جب میرا سونے کا وقت آجاوے تو میری ماں بستر کے پاس بیٹھ کر کے روزانہ کسی نہ کسی نبی کا تھوڑا سا قصہ سناوے۔ دن میں گجراتی یا اردو کی کتابوں سے میری ماں نبیوں قصے یاد کر کے رکھے کہ بچہ کو رات کو قصہ سنانے ہے، رات کو سوتے وقت آخری کام یہ کہ میری اماں جان مجھے روز کسی نبی یا ولی کا کوئی نہ کوئی قصہ سناوے اس کے بعد سونا ہوتا تھا۔

اس کی برکت یہ ہوئی کہ میں نے جلالین شریف بعد میں پڑھی، میں نے قرآن مجید کی تفسیر بعد میں پڑھی، قرآن کی تفسیر پڑھنے سے پہلے میں نے اپنی اماں کی زبان سے تمام نبیوں کے قصے بچپن میں سن چکا تھا، پھر میں نے مدرسہ میں پڑھا، پہلے اپنی اماں کی زبان سے سن لیا، یہ ماں کی محنت کی برکت ہے۔

بچوں کو سبق یاد کرانے کا فائدہ

اسی لیے میری دینی بہنوں، میرے دینی بھائیوں! اپنے گھروں میں دینی ماحول بناؤ، ہماری عورتیں قرآن کو صحیح پڑھیں، اپنے بچوں کو قرآن صحیح یاد کرائے، دیکھو! بچے کو مکتب کا سبق اگر ماں یاد کرائے گی تو اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ماں کو خود کو قرآن پڑھنے کی توفیق ہوگی، باقی ہماری عورتیں رمضان سے رمضان قرآن کھولتی ہے،

اب اگر ماں روزانہ ذمہ داری لے لے کہ میں اپنے بچہ کو قرآن خود یاد کراؤں گی کہ اس نے مکتب میں کیا پڑھا؟ کہاں سبق چلتا ہے؟ تو اس بہانے وہ بے چاری خود بھی پڑھ لے گی اور اس کا دھیان رہے گا کہ میرا بچہ کیسا چل رہا ہے۔ ہمارے یہاں تو ماں باپ کو کوئی فکر نہیں اور پھر جا کر کے استاد پر ساری گرمی اتارنا، اس سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوجاتا، ماں باپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے، اور ماں کی خاص طور پر زیادہ ذمہ داری بنتی ہے۔

ایک خوش نصیب گھرانہ

میرے ایک استادِ محترم اس وقت ایک بڑے مدرسے کے شیخ الحدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وعافیت عطا فرمائے، ان کی عمر کو اللہ تعالیٰ دراز فرمائے۔ حضرت سے میں نے خود یہ بات سنی کہ: میری شادی ہوئی تو شادی کے بعد میں نے سب سے پہلے اپنی عورت کو حافظۂ قرآن بنایا، پھر میرے جتنے بھی بچے گھر میں ہے کہا کہ: تمام بچوں کو اس کی ماں نے حافظ بنایا، دوسری بات کہ: میں نے اپنی بیوی کو اردو پڑھایا اور جتنے میرے بچے ہیں اُن کو اس کی ماں نے اردو پڑھایا، بعد میں مَیں فارسی پڑھاتا تھا اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھاتا تھا، پھر مدرسہ میں داخلہ کراتا۔

بچوں کا حفظ ماں کے پاس، بچوں کی اردو کی ابتدائی تعلیم ماں کے پاس، اس کی ماں بے تکلف کھانا بناتی گھریلو کام کرتے کرتے سب بچوں کو پڑھاتی۔

ایک کو ناظرہ پڑھا رہی ہے ایک کو حافظ بنا رہی ہے، ایک کا دور چلا رہی ہے،

ایک کا قرآن سن رہی ہے، ایک کا سبق سن رہی ہے، ایک کو اردو پڑھا رہی ہے، گھر میں مدرسہ بھی چل رہا ہے اور ماشاءاللہ گھر کا کام بھی ہو رہا ہے۔

اور اس سے آگے کی بات بتاؤں کہ استاذ کی اہلیہ تو اس وقت دنیا میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے۔ کہا کہ: جب پہلے بڑے بیٹے کا نکاح ہوا، اور بہو آئی تو استاذ اور اہلیہ نے مشورہ کیا کہ بہو کا ایسا مزاج بناتے ہیں کہ بیٹا! گھریلو کام میں اتنے سال سے کرتی ہوں اب بھی کروں گی انشاءاللہ؛ لیکن اب تو بہو بن کر آئی ہے، پہلا کام یہ ہے کہ حافظۂ قرآن تجھے بننا ہے کہ گھر کا ابھی تجھے کوئی کام نہیں کرنا، سارے کاموں سے تیری چھٹی؛ لیکن تجھے پہلے حافظہ بننا ہے، تو کہا کہ: بہو اپنی ساس کے پاس حافظۂ قرآن بنی۔

گھر میں اس طرح حفظِ قرآن کے ماحول کی برکت یہ سامنے آئی کہ ایک شہر کی تقریباً سات مسجدوں میں اکیلے ہمارے استاذ کے بچے تراویح پڑھا رہے تھے، میں نے کہا: کتنے خوش نصیب ماں باپ ہے کہ سات سات مسجدوں میں ایک ماں کی اولاد قرآن کی تراویح پڑھا رہے ہیں اور یہ سب کیسے ہوتا جب ہماری عورتیں کچھ فکر لے لیں، ہمیں اپنی اولاد کو نیک بنانا ہے، اب تو چھٹیاں ہوتی ہے تو ماں باپ خود کہتے ہیں کہ کھیل کود میں لگاؤ اور اسی کھیل تماشوں میں ہمارے بچے اپنے اوقات کو برباد کرتے ہیں۔

اولاد کو غلط چیزوں سے بچاؤ

میری دینی بہنو! اللہ تعالیٰ کے واسطے گندی چیزوں سے اپنی اولاد کو بچاؤ۔ یہ

کرکیٹ یہ کومینٹری یہ ٹیلی ویژن یہ موبائل یہ انٹرنیٹ آپ کی اولاد کو برباد کرنے والی چیزیں ہے، برباد کردے گی ان کے اخلاق کو ان کی زندگی کو برباد کردے گی آپ اپنی اولاد کو گھروں میں دین کی باتیں سکھاؤ، اسلامی کتابیں پڑھاؤ، ان کو کلمہ سکھاؤ، دعائیں سکھاؤ، ان کو باہر کے گندے ماحول میں جانے مت دو، آج کل اتنا گندا خطرناک ماحول ہے کہ ایمان تک خطرہ میں ہوجاتا ہے؛ اس لیے بہت ضروری ہے کہ بچیوں کے اندر دینداری آئے بچیوں کو قرآن کی تعلیم پوری محنت سے دی جائے، تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اولاد میں نسلوں میں دین کی تعلیم آئے گی۔

اسی لیے واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ آج بہت بڑی خوشی کا موقع ہے کہ ایک ہماری دینی بہن نے قرآن مجید کی حفظ کی تکمیل کی، میں اس بچی کے والدین کو اور جس استانی سے اس نے حفظ کیا اس کو خصوصی مبارک بادی دیتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ تم سب کے لیے اس کو مبارک بنائے، اور سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور ماشاء اللہ اس حفظ کی نسبت سے ان کے استاذ مولانا مسعود جسات صاحب کی اہلیہ کی طرف سے دعوت کا بھی نظم ہوا، بہت ہی عمدہ کام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے گھر میں ایسے خوشی کے مواقع بار بار عطا فرمائیں کہ گھروں میں بچوں میں، بچیوں میں قرآن کی تعلیم، دین کی تعلیم، حفظِ قرآن کا ماحول یہ جتنا عام ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فتنوں سے حفاظت ہوگی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس سلسلہ کو امت میں عام فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو بے حیائی بے

شرمی کے ماحول سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جتنا ہم اپنے بچوں کی نگرانی کریں گے ان کی دیکھ بھال کریں گے، یہ بچے ہمارے لیے آخرت میں صدقۂ جاریہ بنیں گے۔

حدیث میں آتا ہے: جب انسان کی موت ہوجاتی ہے تو اعمال کے دفتر فرشتے بند کردیتے ہیں؛ لیکن تین نیکی ایسی ہے کہ اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو ملتا رہتا ہے۔

پہلی نیکی کسی کو علم کی بات سکھلادی، دین کی بات سکھلادی، وہ اس پر عمل کرے گا، مرنے کے بعد بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ہم کو ثواب پہنچتا رہے گا۔

دوسری چیز صدقۂ جاریہ کا کام، مسجد بنائی، مدرسہ بنایا، مکتب بنایا، ہسپتال بنائی، کنواں کھودوایا، بورنگ کرایا، کسی غریب کا گھر بنایا اس کا ثواب انشاء اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

اور تیسری چیز ''وَلَدٌ صَالِحٌ'' نیک اولاد اگر ہوگی تو وہ ماں باپ کے لیے دعا کرتی رہیں گی، نیک اولاد ہوگی، قرآن پڑھی ہوئی ہوگی دیندار ہوگی تو وہ ماں باپ کے لیے دعا کرے گی اور ماں باپ کو انشاء اللہ تعالیٰ قبر میں ثواب پہنچاتی رہے گی۔

حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ جس دن میرے حفظ کی تکمیل ہوئی، حضرت بہت چھوٹی عمر میں حافظ ہوئے تھے تو میرے والد حضرت حافظ محمد احمد صاحبؒ کہ وہ بھی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے، انھوں نے بہت بڑی دیوبند میں دعوت کی، اور دیوبند کے اس زمانہ کے علماء، بزرگانِ دین، مشائخین کو

جمع کیا اور شاندار دعوت کی، جب سب لوگ دعوت کھا کر مبارکبادیاں دے کر چلے گئے تو میرے والد صاحب نے مجھے پاس میں بلایا اور بلا کر کہا کہ بیٹے طیب میں تمھارے لیے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہارے علم کو دنیا میں چمکائیں گے اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں پہنچائیں گے؛ لیکن بیٹا میں نے تم کو حافظِ قرآن بنایا ہے اپنے واسطہ، اور واقعۃً دعا قبول ہوئی آج الحمد اللہ حضرت قاری طیب صاحب کا علم پوری دنیا میں جگمگا رہا ہے۔

والد صاحب کے لئے ایصالِ ثواب

لیکن تم کو حافظ اپنے لیے بنایا اس کا مطلب: یہ ہے کہ قرآن پڑھ کر والدین کے لئے ایصال ثواب کرتا رہوں، قاری صاحب فرماتے تھے کہ: الحمد للہ میں نے اس دن سے لے کر آج تک تقریباً ٧٥ سال ہو گئے روزانہ کم از کم ایک پارہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتا ہوں، جن لوگوں نے حضرت قاری صاحب کو دیکھا ہے وہ گواہی دیتے ہے کہ سفر میں ہو کہ وطن میں ہو، دیوبند میں ہو کہ دنیا میں کسی جگہ ہو، روزانہ اوابین میں ایک پارہ کی تلاوت فرماتے تھے اور اپنے والد کو ایصالِ ثواب کرتے تھے۔ کتنے خوش نصیب وہ ماں باپ کہ جن کی اولاد حافظ ہو قرآن پڑھے ہوئے ہو ماں باپ کو قبر میں ثواب پہنچ رہا ہو ان کا تو کام بن گیا۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سب کو یہ دولت اور نعمت عطا فرمائے، اولاد کی تعلیم اور تربیت کی طرف خوب دھیان اور توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے، اپنے بچوں پر محنت کرو، ان کو پابندی سے مدرسہ میں بھیجو، ٹائم ٹو ٹائم بھیجو؛ بلکہ ٹائم سے پہلے بھیجو، اور پورا ٹائم

مدرسہ میں رہ کر صحیح دین سیکھے، اور گھر پر اس کے مطابق اسلامی زندگی گذارے اس کا دھیان دو۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو قبول فرمائے، ہمارے جمع ہونے کو قبول فرمائے، کہنے سننے کو قبول فرمائے، حافظہ ہونے والی بچی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ان کے استاد کو قبول فرمائے، ان کے خاندانوں کو قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ پوری امت کی ہماری دینی بہنوں کو صحیح دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

☆ دعا ☆

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبَّنَا لاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

اے اللہ! آپ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے، اے اللہ! آپ ہم سب کی زندگی کو تیری مرضی والی بنا دیجئے، جن کاموں سے آپ ناراض ہوتے ہے، اے اللہ! ان کاموں سے تو بچنے کی توفیق عطا فرما دیجئے، جن کاموں سے آپ راضی ہوتے ہیں ان کاموں کو زیادہ سے زیادہ کرنے کی توفیق عطا فرما دیجئے، اے اللہ! ہماری

اولادوں کو نیک اور صالح بنا دیجئے، ہم کو ہماری اولادوں کو ہماری نسلوں کو تیرے دین کے لیے قبول فرما لیجئے، اے اللہ! آپ ہم سب کو جو اولاد کی لائن سے جو ذمہ داریاں دی ہیں اس کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دیجئے، اے اللہ! آپ اپنے فضل سے ہماری اولاد کی اسلامی تعلیم اور تربیت فرما دیجئے، اے اللہ! جس بچی نے حفظِ قرآن کو مکمل کیا ہے، اے اللہ! اس کو قبول فرما، اے اللہ! اس کے استاد اس کے والدین اس کے خاندان کے لیے اے اللہ اس کو دنیا اور آخرت میں اپنی رضا کا ذریعہ بنا دیجئے، اے اللہ! جس طرح آپ نے اس کے سینے کو حفظِ قرآن کے لیے قبول فرمایا علومِ قرآن کے لیے بھی اس کے سینے کو کھول دیجئے، اور قرآن کی خدمت کے لیے قبول فرما لیجئے، اور نسلوں میں علماء اور حفاظ کو پیدا فرما دیجئے، اے اللہ! آپ ہم سب سے راضی ہو جایئے، پورے عالم کے مسلمانوں کی اجتماعی انفرادی تکلیفوں کو دور فرما دیجئے، امت کی پریشانیوں کو دور فرما دیجئے، پورے عالم میں ہدایت کی ہواؤں کو چلا دیجئے، ہر انسان اور جنات کو مالا مال فرما دیجئے، تمام کلمہ پڑھنے والوں کو کامل مسلمان بنا دیجئے، اے اللہ! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی خیر مانگی اور بتلائی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما دیجئے، اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن شرور سے پناہ چاہی ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما، ہم سب کی دلی جائز تمناؤں کو پورا فرما دیجئے، تیری رضا سے ہمیں دنیا اور آخرت میں مالا مال فرما دیجئے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تم بحمد اللہ